قُرّۃُ الاَبصار

اُردُو ترجمہ

دقائق الاخبار

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام ابو الحامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

عبدِ مصطفےٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

قرۃ الابصار

اردو ترجمہ

دقائق الاخبار

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام ابو الحامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

عبدِ مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

فیضانِ نظر

حجۃ المحدثین سند المفسرین مظہر غوثِ اعظم نائب اعلیحضرت محمد عبد اللہ قادری رضوی برکاتی محدث قصوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ قادریہ سکندریہ حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

marfat.com

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

° جملہ حقوق محفوظ ہیں °

نام: قُرَّۃُ الْاَبْصار اردو ترجمہ دقائق الاخبار

مصنف: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: محمد محبت علی قادری ابن محمد علی کھرل

المتوطن گبنہ گڑھی ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ نزد سیدوالا

صفحات: ۲۷۸

اشاعت: جمادی الاول ۱۴۲۴ھ جولائی ۲۰۰۳ء

ناشر: مکتبہ قادریہ سکندریہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

تعداد:

قیمت:

کمپوزنگ: اختر علی (تک وتاز) لاہور 0320-4843097

زیر سرپرستی صاحبزادہ والاشان سید مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) مکتبہ قادریہ سکندریہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نیز گنج بخش روڈ اور دربار مارکیٹ کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

(۲) مکتبہ اشرفیہ برکاتیہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

(۳) جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ بند روڈ لاہور

marfat.com

انتساب

قدوۃ السالکین امام العارفین سند المحدثین امیر اہلسنت شارح بخاری حضرت علامہ الحاج ابوالخیرات سید محمود احمد رضوی قادری اشرفی مشہدی فضل الرحمانی رحمتہ اللہ علیہ امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے نام جس کی دینی و مسلکی خدمات اہل دین و مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے لئے ناقابل فراموش ہیں بالخصوص آپ نے اپنے دور کی اہم تحریکوں میں ہر دستہ اول کا کردار کر کے سینوں کی صحیح معنوں میں رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

فقیر محمد محبت علی قادری عفی عنہ

اور قدوۃ العارفین سند الواصلین پیشوائے سالکین دلیل الکاملین فخر السادات سیدنا علی مرتضی و سیدہ فاطمۃ الزہرا کے سدا پھلتے پھولتے باغ کے مہکتے پھول نسل پاک امام حسن و حسین اولاد غوث الوری جگر گوشہ سید بہاول حق قلندر پاک نور نظر سید محمد مقیم سکون دل و جاں سید مدد ٔیین قرۃ العین سید عارف علی شاہ راحت قلب سید امداد علی سرکار شہزادہ سید آغا نثار علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پیر طریقت راز دار حقیقت سید اعجاز علی شاہ گیلانی زیب سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم کے نام جن کی عنایتوں اور بندہ نوازیوں نے اس ناچیز کی دستگیری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس سایہ قدس کو ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین ثم آمین یارب العلمین بحرمۃ رسولک الکریم۔

marfat.com

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ شرف اہلسنت عبد الحکیم شرف قادری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دقائق الاخبار، حجۃ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت احوال ملائکہ اور احوال آخرت کا تذکرہ ہے۔ امام غزالی کا نام علمی دنیا میں سندی حیثیت رکھتا ہے ان کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اس سے پہلے اس کتاب کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے لیکن آج کا قاری اردو میں پڑھنا چاہتا ہے۔ مولانا علامہ محبت علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف اس کا اردو ترجمہ کیا ہے بلکہ کمپوز کروا کر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی مساعی لائق صد تحسین ہیں۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور اس ترجمہ کو نافع خلائق بنائے آمین۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت پاکستان

۵ صفر ۱۴۲۴ھ

marfat.com

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث الحافظ القاری حضرت علامہ عبد الرشید سیالوی قادری بانی و ناظم اعلی دار العلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ نزد بکر منڈی بندروڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مولانا صوفی محبت علی قادری، زید مجدہ کا اردو ترجمہ دقائق الاخبار جو کہ تصنیف لطیف ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی چیدہ چیدہ جگہوں سے نظروں میں گزرا مولانا موصوف نے ترجمہ میں سلاسیت کو خوب مدنظر رکھا اور بعض بعض مقام پر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مضمون کے دقیق ہونے کی بنا پر مشکل تھی مولانا نے خوب پیرایہ میں ترجمہ کی حسن وخوبی سے حل فرمایا کہ عام قاری کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی مترجم میں ایسی ہی صلاحیت ہونی چاہیے مسئلہ نور محمدی ﷺ نہایت ہی لطیف مسئلہ ہے اس پر ہر مصنف کی بساط علمی پرکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالی مولانا موصوف کی سعی جمیلہ کو عوام الناس کے لئے نافع بنائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

ابو الضیاء، حافظ عبد الرشید سیالوی قادری عفی عنہ

خادم الحدیث جامعہ شیراکوٹ لاہور۔

marfat.com

تقریظ سعید

جانشین مفتی اعظم قبلہ محدث قصوری رحمتہ اللہ علیہ پیر طریقت ابو العلی مفتی سعادت علی قادری شیخ الحدیث و ناظم مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ، اما بعد، حجۃ الاسلام شیخ الاسلام حضور سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب دقائق الاخبار نہایت جامع کتاب ہے موجودہ دور میں قاری کو ایسا مواد پڑھانے کی ضرورت ہے جس کے پڑھنے سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی محبت نصیب ہو جائے اور خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو کر فکر آخرت میں انہماک حاصل ہو۔ موجودہ دور میں عربی یا فارسی کی بجائے اردو ترجمہ کی ضرورت شدت اختیار کر گئی ہے ایسے حالات میں فاضل جلیل استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ مدرس دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور نے نہایت محبت سے ترجمہ کی ذمہ داری قبول فرما کر احسن انداز میں فریضہ کو سرانجام دیا ہے۔ مولانا محبت علی قادری صاحب مدظلہ نہایت فاضل شخصیت ہیں۔ پیر طریقت نائب اعلیٰ حضرت مظہر غوث الاعظم ابو العلا مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی محدث قصور رحمتہ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے آمین آمین۔

فقیر ابو العلی محمد سعادت علی قادری

خادم الحدیث والافتا و ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور

20-5-2003

marfat.com

تقریظ سعید

استاذ العلماء وقراء الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف دقائق الاخبار کے چند صفحات پروف ریڈنگ کے لئے کتاب مستطاب کے مترجم محبی فی اللہ حضرت مولانا محبت علی قادری دامت فیوضہ نے عطا فرمائے۔ میں نے اس کتاب کو عوام الناس اور علماء کرام کے لئے یکساں مفید پایا بالخصوص خطباء اور مقررین کے لئے تو اس میں بہت سارا مواد اکٹھا کیا گیا ہے موجودہ دور (جو کہ بے راہ روی کا دور ہے) میں اس کتاب کے ترجمہ کی اشد ضرورت تھی میں سمجھتا ہوں کہ مترجم کا ہم پہ احسان ہے کہ انہوں نے اس ضرورت دینیہ کو پورا فرمایا اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کہاں تک اسے استفادہ وافادہ کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ نہایت سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو پڑھنے کے ساتھ ہی جہاں مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی وہاں علم وحکمت کے دروازے بھی کھلتے چلے جاتے ہیں اے اللہ اس کتاب کو خیر برکت کا باعث اور مصنف ومترجم کے لئے ذریعہ نجات اور قارئین کے لئے ہدایت وراہنمائی کا سامان بنائے۔

فاغفر لنا شدھا واغفر لقارئہا

سالنک الخیر یاذا الجود والکرم

دعا گو وطالب دعا

غلام حسن قادری: حزب الاحناف لاہور

marfat.com

اسمائے گرامی علماء کرام مصححین

اہلسنت والجماعت کے عظیم سکالر اور ترجمان بزرگ عالم دین

۱ حضرت علامہ محمد اقبال فاروقی سرپرست مکتبہ نبویہ

۲ استاذ العلماء شیخ فقہ حضرت علامہ مولانا غلام یسین علائی قادری صدر مدرس مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور

۳ فخر اہلسنت رئیس العلماء، وزبدۃ الصلحاء حضرت علامہ مولانا الحاج محمد حسین صاحب رضوی خطیب اعظم موڑ کھنڈا

۴ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالغفور خطیب جامعہ مسجد حنفیہ چوہان روڈ لاہور

۵ فخر اسلام مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار قادری ایم اے عربی، اسلامیات، فاضل درس نظامی، خطیب اعظم دفتوہ قصور

۶ محترم المقام حضرت مولانا الحاج محمد عمر فاروق صاحب بی ایس سی سرپرست مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

۷ خطیب العصر ضیاء اہل سنت صاحبزادہ پیر ضیاء المصطفیٰ حقانی ایم اے، ناظم تعلیمات جامعہ حنفیہ غوثیہ شیر اکوٹ ابن استاذ الاساتذہ جامع المنقول والمعقول حضرۃ العلام قاری عبدالرشید سیالوی

۸ استاذ الحفاظ حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد جمال الخیری صاحب مدرس شعبہ حفظ جامعہ حزب الاحناف لاہور

۹ محترم جناب حافظ سید منور حسین شاہ قادری فاضل درس نظامی ایم اے اسلامیات نمبہ قلندر شاہ ضلع شیخوپورہ

۱۰ خطیب اہلسنت جناب مولانا نور حسن صاحب خطیب اعظم جامع مسجد چک ۲۰ قصور

۱۱ جناب محترم رائے محمد شریف صاحب کھرل بی اے برادر اصغر فقیر مصنف

marfat.com

سخن ھائے فقیر بطور تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس اصول کے تحت کہ کلام الامام امام الکلام اس کتاب کا مرتبہ وحیثیت واضح وعیاں ہے کہ اسے آیات قرانیہ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ واقوال تابعین وتبع تابعین وسلف صالحین رضوان اللہ علیھم سے مزین ومرتب کیا گیا ہے اور خود مصنف کتاب ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالی کا نام علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیر نظر کتاب دقائق الاخبار کو مصنف علیہ الرحمہ نے فصیح عربی میں تصنیف فرمایا اس میں تقریباً 45 ابواب ہیں باب اول میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت واصل کائنات ہونے کا بیان باب دوم میں آدم علیہ اسلام کی تخلیق و پیدائش کا تذکرہ پھر دیگر ابوب احوال ملائکہ اور ذکر موت احوال برزخ اور اچھے برے اعمال کے نتائج وانجام اور احوال آخرت اور جنت ودوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ قبل ازیں اس کا فارسی ترجمہ شائع ہوا۔ مگر فی زمانہ فارسی سے استفادہ کرنے والے حضرات بھی اقل القلیل ہیں لہذا ضرورت تھی کہ عامۃ الناس کے استفادہ کے لئے اس کا ترجمہ عام فہم اردو میں کیا جائے اس کے پیش نظر فقیر غفر اللہ لہ نے پوری کوشش سے کہ اسے آسان سلیس کیا جائے اردو ترجمہ کیا ہے۔ ساتھ عربی بھی کمپوز کرادی ہے قارئین سے گزارش ہے کہ اس میں جو بھی کمی وکوتائی دیکھیں بطور اصلاح وخیر خواہی آگاہ کریں تنقید وعیب جوئی سے برائے کرم اجتناب فرمائیں اللہ تعالیٰ بطفیل محبوب کریم ﷺ بندہ مسکین کی اس مساعی قلیل کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے مفید عام وخاص کرے۔ آمین یارب العلمین بحرمۃ رسولک الکریم الامین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم اجمعین

(فقیر محمد محبت علی قادری) صفر 1424 ہجری

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	حضرت محمد ﷺ کے نور کی پیدائش کے بیان میں	15
2	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بیان میں	23
3	ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں	30
4	اسرافیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے پگھلنا	32
5	موت کی تخلیق میں	34
6	موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا	36
7	مرنے والے کو ہر طرف سے موت کا نظر آنا	37
8	دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں	38
9	بدکاروں کا دوبارہ دنیا میں آنے کی آرزو کرنا	39
10	ملک الموت کے روح نکالنے میں	40
11	ملک الموت کی جسامت کی وسعت	40
12	ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا	46
13	اللہ کا ذکر چوپائیوں کے زندہ رہنے کا باعث ہے	51
14	روح کے جواب کے بیان میں	52
15	اعضاء کے جواب میں	53
16	اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے	58

marfat.com

17	ایمان سلب ہونے کے اسباب	58
18	موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان کے حیلے	60
19	مرنے کے بعد آدمی کا حال پانچ طرح کا ہے	62
20	روح کے بیان میں	63
21	زمین اور قبر کے ندا کرنے میں	66
22	روح کے نکلنے کے بعد کی ندا کے بیان میں	68
23	حضرت ابوقلابہ کا خواب میں مقبرہ دیکھنا	74
24	ملک الموت کو دیکھ کر کپکپی طاری ہونا	77
25	مصیبت کے وقت اور میت پر رونے کے بیان میں	78
26	مصیبت کے وقت سینہ کوبی اور نوحہ کرنا عذاب کا باعث ہے	78
27	ملک الموت کا میت پر رونے والوں سے سوال	79
28	مصیبت کے وقت صبر کرنے میں	82
29	صبر کا فائدہ	83
30	روح کا بدن سے نکلنے کے بیان میں	85
31	قیامت کو چار شخص نوری منبروں پر ہونگے	99
32	منکر ونکیر کے سوال وجواب	103
33	جو مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔	110

marfat.com

34	باجماعت نماز پڑھنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے	113
35	پنجگانہ نماز کا اہتمام سے ادا کرنے پر پندرہ انعام	113
36	نمازوں میں سستی کا وبال	115
37	نماز کے اجر عظیم کا بیان	116
38	کتے کی پسندیدہ عادتیں	117
39	اس بیان میں کہ روح نکلنے کے بعد میت کی قبر اور گھر کی طرف کیسے آتی ہے	119
40	روح میت کے گھر والوں کی خبر گیری کرتی ہے	122
41	روح اترنے کی مراد کا بیان	123
42	جسم میں روح کے محل میں اختلاف	125
43	بدن سے نکلنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے	129
44	میت جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے	130
45	اللہ کی طرف سے روح کی اضافت خلقی یا تکریمی ہے	134
46	صور پھونکنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر کے بیان میں	134
47	جب صور پھونکا جائے گا تو مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی	138
48	صور پھونکنے اور گھبراہٹ کے بیان میں	138
49	اللہ سو میں ایک رحمت دنیا میں کرتا ہے باقی آخرت میں کریگا	141
50	مخلوق کے فناء کے ذکر میں	145

marfat.com

51	مخلوق کی موت کے بعد حشر کے بیان میں	146
52	روز قیامت حضور علیہ السلام کو اپنی امت کی فکر	150
53	براق کے بیان میں	151
54	اللہ محبوب کی رضا چاہتا ہے	153
55	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا مدبرانہ سوال	154
56	صور پھونکنے اور اٹھنے کے بیان میں	155
57	مخلوق کے اپنی قبروں سے نکلنے کے بیان میں	165
58	قیامت کو حضور کے نمازی امتیوں کی پہچان	165
59	وہ لوگ جن سے ملائکہ قیامت کو مصافحہ کریں گے	168
60	مخلوق کے حشر کی طرف چلنے کے بیان میں	173
61	خلائق کے حشر کے بیان میں	175
62	سات شخص قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے	176
63	لوائے حمد کی صفت	179
64	دس جنتی حیوان	183
65	عالم دین کا مقام	184
66	اللہ کے ولی سے محبت اور دشمن سے عداوت اصل ایمان ہے	186
67	جنت قریب ہونے کے بیان میں	188
68	روح نکلتے وقت دنیا میں بندہ پر مشکل گھڑی کے بیان میں	190

marfat.com

69	عملنامہ کھلنے میں قیامت کے دن	192
70	میزان قائم ہونے اور اس کے وصف کے بیان میں	201
71	دوزخ کے بیان میں	211
72	جہنم کے دروازوں کے بیان میں	216
73	لوگوں کے جہنم کی طرف جانے کے بیان میں	220
74	عذاب کے فرشتے کے بیان میں	225
75	بسم اللہ شریف کی برکت	225
76	اہل دوزخ اور ان کے کھانے پینے کے بیان میں	228
77	بقدر اعمال عذاب کی اقسام کے بیان میں	233
78	شرابی کے عذاب کے بیان میں	234
79	دوزخ سے نکلنے کے بیان میں	240
80	جنت کے بیان میں	250
81	جنت کے دروازوں کے بیان میں	252
82	ماہ رمضان کے روزہ کی فضیلت	263
83	اہل جنت کے بیان میں	264

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بَاب'' فِیْ تَخْلِیْقِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ فِی الْخَبَرِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَۃً وَّلَھَا اَرْبَعَۃُ اَغْصَانٍ فَسَمَّاھَا شَجَرَۃَ الْیَقِیْنِ ثُمَّ خَلَقَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حِجَابٍ مِّنْ دُرَّۃٍ بَیْضَآءَ مَثَلُہٗ کَمَثَلِ الطَّاؤُسِ وَوَضَعَہٗ عَلٰی تِلْکَ الشَّجَرَۃِ فَسَبَّحَ عَلَیْھَا مِقْدَارَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ثُمَّ خَلَقَ مِرْاٰۃَ الْحَیَاءِ وَوَضَعَھَا بِاسْتِقْبَالِہٖ فَلَمَّا نَظَرَ الطَّاؤُسُ فِیْھَا رَاٰی صُوْرَتَہٗ اَحْسَنَ صُوْرَۃٍ وَّاَزْیَنَ ھَیْئَۃٍ فَاسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ فَسَجَدَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَارَتْ عَلَیْنَا تِلْکَ السَّجَدٰتُ فَرْضًا مُّوَقَّتًا فَاَمَرَ اللّٰہُ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان والوں کا۔

اور درود ہو اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سب آل اور اصحاب پر۔

باب نمبر ا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی پیدائش کے بیان میں

حدیث میں آیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو پیدا کیا اور اس کی چار شاخیں تھیں۔

marfat.com

تو اس کا نام شجرۃ الیقین رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے نور کو سفید مروارید کے پردے میں پیدا کیا جو کہ مور کی مانند تھا۔ پھر اسے اس درخت پر رکھا پس وہ نور بشکل مور اس درخت پر ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آئینہ حیاء کو پیدا کیا تو اسے اس مور کے سامنے رکھا جب مور نے اس آئینہ میں دیکھا تو اپنی صورت وشکل کو بہت خوب اور مزین پایا۔ تو اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے لگا پھر اس نے اللہ کے حضور پانچ سجدے کیلئے تو وہ سجدے اوقات معینہ میں ہم پر فرض ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم کیا۔

تعالی بخمس صلوات علی مُحمّدٍ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم واُمته واللّٰہُ تعالی نظر الی ذلک النُّور فعرِق حیآءً مِن اللّٰہ تعالی فمنْ عرق رأسه خلق الملئکة ومنْ عرق وجهه خلق العرْش والکُرسِیَّ و اللوْح والقلم والشَّمس والقمر والحجاب والکواکب وما کان فی السَّمآء ومنْ عرق صدره خلق الانبیآء والرُّسل والعُلمآء و الشُّهدآء والصّلحین ومنْ عرق حاجبیه خلق اُمَّةً مِن المُؤمنین والمُؤمنت والمُسلمین والمُسلمت ومنْ عرق اُذنیه خلق ارْواح الیهُود والنَّصری والمجُوس ومآ اشبه ذلک ومنْ عرقِ رِجْلیه خلق الارْض من المشرق والمغرب وما فیها ثُمّ امر اللّٰهُ نُوْرَ محمّد صلّی اللّٰهُ علیه واله وسلّم اُنظُرْ الی اما مک فنظر نُوْرُ محمّد صلّے اللّٰهُ علیه واله وسلّم فرای منْ اما مه نُوْرًا وَّعنْ

marfat.com

وَّرَآئِـــہٖ نُـوْرًا وَّعَـنْ یَـمِیْـنِـــہٖ نُـوْرًا وَّعَـنْ یَّسَـارِہٖ نُوْرًاوَّھُوَ اَبُوْبَکْرٍوَّعُمَرُوَعُثْمَانُ

حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی امت کو پانچ نمازوں کا۔ حضور ﷺ اصل کائنات ہیں اور اللہ تعالٰی نے نور کی طرف نظر فرمائی تو حضور ﷺ کے نور کو اللہ تعالٰی سے حیا سے پسینہ آ گیا۔ تو آپ کے سر کے پسینہ سے اللہ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے چہرہ کے پسینہ سے عرش اور کرسی اور لوح وقلم اور سورج چاند اور حجاب اور ستاروں کو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے سب کو پیدا فرمایا اور آپ کے سینہ کے پسینہ سے انبیاء ورسل علیہم السلام اور علماء وشہداء اور صلحاء کو پیدا کیا اور آپ کے دونوں ابرو کے پسینے سے اہل ایمان مسلمان مردوں اور عورتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے کانوں کے پسینہ سے یہود ونصاری اور مجوس اور ان کے مشابہ اوروں کی ارواح کو پیدا کیا۔ اور آپ کے پیروں کے پسینہ سے زمین مشرق تا مغرب اور جو کچھ اس میں ہے کو پیدا کیا پھر اللہ تعالٰی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو حکم دیا کہ اپنے سامنے نظر کرے پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نے اپنے سامنے دیکھا تو سامنے نور پایا اور پیچھے دیکھا تو نور پایا اور دائیں اور بائیں بھی نور دیکھا اور وہ نور ابوبکر وعمر عثمان وعلی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا تھا،

وَّعَلِیٌّ" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ سَبَّحَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ثُمَّ خَلَقَ نُوْرَالْاَ نْبِیَآءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُـمَّ نَظَرَاِلٰی ذٰلِکَ النُّوْرِ خَلَقَ اَرْوَاحَھُمْ فَقَالُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ"

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰه ثُمَّ خلق قنْديلاً مِّنَ الْعقيق الْاحْمَرِيُرى ظاهِرُهٗ منْ باطنه ثُمَّ خلق صُوْرة مُحمَّدصلّى اللّٰهُ تعالى عليْه و آله وسلّم كصوْرته فى الدُّنيا ثُمَّ وضع فىْ هذه الْقنْديل قيامهٗ كقيامه فى الصَّلوة ثُمّ طافت الْاَرْواح حوْل نُوْر مُحمَّد صلّى اللّٰهُ عليْه و آله وسلّم فسبَّحوْا وهلّلوْا مقدا رمائة الْف سنة ثمّ امر لينْظُرُوْا اليْها كُلُّهُمْ فينْظرُوْن اليْها كُلُّهُمْ فمنْهُمْ مَنْ رَاى راسهٗ فصار خليْفةً وَّسُلْطاناً بيْن الْخلائق ومنْهُمْ مَنْ رَاى وجْههٗ فصار اميْرا عادلًا ومنْهُمْ مَنْ رَاى عيْنيْه فصار حافظًا لكلام اللّٰه تعالى ومنْهُمْ مَنْ رَاى حاجبيْه فصار مُقبلا ومنْهُمْ مَنْ رَاى اُذُنيْه فصار مُسْتمعاً ومنْهُمْ مَنْ رَاى خدّيْه فصار مُحْسنا وعاقلاً ومنْهُمْ مَنْ رَاى انْفهٗ

اس کے بعد وہ نور ستر ہزار برس اللہ کی تسبیح کرتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور محمد علیہ ﷺ سے انبیاء علیہم السلام کے نور کو پیدا کیا پھر اس نور کی طرف نظر فرمائی تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی روحوں کو پیدا کیا پس انہوں نے پڑھا لا اله الا الله محمد رسول الله پھر اللہ تعالیٰ نے سرخ عقیق سے قندیل کو پیدا کیا۔

کہ اس کے ظاہر سے اس کا باطن دکھائی دیتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ کو پیدا کیا جس طرح کہ آپ کی دنیا میں صورت بعد ازیں صورت مبارکہ کو اس قندیل میں قیام کی ہیئت میں رکھا جس طرح کہ آپ کا نماز میں قیام پھر ستر ہزار سال تک تمام روحیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کے ارد

marfat.com

گرد طواف کرتی رہیں پس ایک لاکھ سال تک تسبیح وتہلیل کرتی رہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سب ارواح کو حکم دیا کہ وہ حضور ﷺ کی صورت مبارکہ کو دیکھیں تو سب نے اس کی طرف دیکھا ان میں سے جس نے آپ کے سر مبارک کو دیکھا وہ خلیفہ اور سلطان بنا اور جس نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا وہ عادل اور مخلوق میں امیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کی آنکھوں کو دیکھا وہ کلام اللہ کا حافظ ہوا اور جس نے آپ کی ابروؤں کو دیکھا وہ سعادت مند بنا اور ان میں سے جس نے آپ کے کانوں کو دیکھا وہ حق سننے والا ہوا اور جس نے آپ کے رخساروں کو دیکھا وہ نیک کار عقلمند ہوا اور جس نے آپ کی ناک مبارک کو

فَصَارَ حَکِیْمًا وَّطَبِیْبًا وَّعَطَّارًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی شَفَتَیْهِ فصار احسن الْوَجْهِ وَوَزِیْرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی فَمَهٗ فَصَارَ صَآئِمًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی سِنَّهٗ فَصَارَ اَحْسَنَ الْوَجْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی لِسَانَهٗ فَصَارَ رَسُوْلًا بَیْنَ السَّلَاطِیْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی حلقه فصار وَاعِظًا وَّمُؤَذِّنًا وَّنَاصِحًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی لِحْیَتَهٗ فصار مُجاهدا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی عُنُقَهٗ فَصَارَ تَاجِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی عَضُدَیْهِ فَصَارَ رَمَّاحًا وَّسَیَّافًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَاٰی عَضُدَهُ الْیُمْنٰی فصار حَجَّامًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی عَضُدَهُ الْیُسْرٰی فَصَارَ جَلَّادًا وَّجَاهِدًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی کَفَّهُ الْیُمْنٰی فَصَارَ صَرَّافًا وَّطَرَّازًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی کَفَّهُ الْیُسْرٰی فَصَارَ کَیَّالًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی یَدَیْهِ فَصَارَ سَخِیًّا وَّکَیَّاسًا

marfat.com

وَمِنهُم مَنْ رَّاى ظَهرَ كَفَّيهِ

دیکھا وہ حکیم طبیب اور عطار ہوا اور جس نے آپ کے ہونٹوں کو دیکھا وہ حسین وجمیل اور وزیر بنا اور جس نے آپ کے دہن شریف کو دیکھا وہ پابند صوم ہوا اور جس کسی نے آپ کے داندان مبارکہ کو دیکھا وہ انسانوں میں سے خوبصورت ہوا اور جس نے آپ کی زبان کو دیکھا وہ سلاطین کے درمیان سفیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے حلق مبارک کو دیکھا وہ واعظ موذن ناصح ہوا اور جس نے آپ کی ریش مبارک کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوا اور جس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک کو دیکھا وہ تاجر بنا اور جس نے آپ کے بازوؤں کو دیکھا وہ نیزہ زن اور شمشیر زن ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے دائیں بازو کو دیکھا وہ حجام بنا اور جس نے آپ کے بائیں بازو کو دیکھا وہ جلاد اور توانا ہوا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ صراف اور نقش ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ کیال (تولنے) والا ہوا اور جس نے آپ کے ہاتھ مبارک کو دیکھا وہ سخی اور ہوشیار ہوا اور جس کسی نے آپ کی ہتھیلی کی پشت کو دیکھا وہ بخیل اور گھٹیا بنا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی وہ رنگ ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی۔

فَصارَ بَخِيلاً وَلَئِيمًا وَمِنهُم مَنْ رَاى ظَهرَ كَفِهِ الْيُمنٰى فَصارَصَبَّاغًا وَمِنهُم مَنْ رَّاى ظَهرَ كَفِهِ الْيُسْرى فَصارَحا طِبًا وَمِنهُم مَنْ رَّاى اَنامِلَهٗ فَصارَ كاتِبًا وَمِنهُم مَنْ رَّاى ظُهُوْرَاَصابِعِهِ الْيُمنٰى فَصارَخَيَّا طًا

marfat.com

وَمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی ظُهُوْرَ اَصَابِعِهِ الْيُسْرٰی فَصَارَ حَدَّادً وَّمِنْهُم مَّنْ رَّاٰی صَدْرَه، فَصَارَ عَالِمًا وَّشُكُوْرًا وَّمُجْتَهِدًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی ظَهْرَه، فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَّمُطِيْعًا بِاَمْرِ الشَّرْعِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی جَبِيْنَه، فَصَارَ غَازِيًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی بَطْنَهٗ فَصَارَ قَانِعًا وَّزَاهِدًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی رُكْبَتَيْهِ فَصَارَ سَاجِدًا وَّرَاكِعًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی رِجْلَيْهِ فَصَارَ صَيَّادًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَاٰی تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَصَارَ مَاشِيًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی ظِلَّه، فَصَارَ مُغَنِّيًا وَّصَاحِبَ الطُّنْبُوْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ فَصَارَ مُدَّعِيًا رُبُوْبِيَّتِه كَالْفَرَاعِنَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْكُفَّارِ وَمِنْهُمْ مَّنْ نَّظَرَ اِلَيْهِ وَلَمْ يَرَه، فَصَارَ يَهُوْدِيًا وَّنَصْرَانِيًا وَّمَجُوْسِيًا وَّغَيْرُهُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ الصَّلٰوتَ عَلٰی صُوْرَةِ اِسْمِ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی

وہ لکڑ ہارا ہوا اور جس نے آپ کی انگلیوں کے پوروں کو دیکھا وہ کاتب بنا اور جس نے آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشتوں کو دیکھا درزی بنا اور جس کسی نے آپ کے بائیں ہاتھ کی پشت کو ملاحظہ کیا وہ آہن گر بنا اور جس نے آپ کے سینہ مبارک کی زیارت کی وہ عالم اور شکر گزار اور مجتہد ہوا اور جس نے حضور ﷺ کی پشت مبارکہ کی زیارت کی وہ متواضع اور اور احکام شرعیہ کا مطیع ہو اور جس کسی نے آپ کی پیشانی کی زیارت کی وہ غازی کا بنا اور جس نے حضور ﷺ کے نورانی شکم اقدس کو دیکھا وہ قانع اور زاہد ہوا اور جس نے آپ کے زانوں کو دیکھا وہ رکوع وسجود کرنے والا بنا اور جس

marfat.com

نے آپ کے قدموں کو دیکھا وہ شکاری بنا اور جس نے آپ کے قدموں کے باطن کو دیکھا وہ پیادہ چلنے والا ہوا اور جس نے آپ کے سایہ کو دیکھا وہ گویّہ اور صاحب طنبور ہوا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف نہ دیکھا وہ مدعی الوہیت ہوا جیسا کہ فرعون وغیرہ کفار اور جس نے انسانوں میں سے آپ کی طرف نظر کی مگر دیکھ نہ پایا وہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی وغیرہ کفار سے ہوا۔ جاننا چاہیے کہ نماز میں نمازی کی صورت اسم احمد کے مشابہ ہو جاتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اس ہیت پر پڑھنے کا حکم دیا جو کہ اسم احمد۔

(واضح رہے کہ اس جگہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اعضاء مبارکہ کو دیکھنے سے بعض کا حقیر پیشہ یا بری کیفیت اختیار کرنے کا ذکر ہوا اس سے آپ کے وجود باسعود پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب و نقص سے مبرء و پاک پیدا کیا رہا یہ کہ پھر ان حقیر پیشہ یا بری کیفیت کے اظہار کا کیا سبب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بارش اللہ کی رحمت ہے مگر زمین اپنی خاصیت کے مطابق ہی چیزیں اگاتی ہے اچھی زمین اچھی چیزیں اور بری زمین بری گندی و بیکار چیزیں۔ ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارکہ تو کائنات کے لئے رحمت ہے مگر سب نے اپنی خاصیت و قسمت کے مطابق اثر قبول کیا۔

'عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ فَالْقِيَامُ فِي الصَّلٰوةِ مَثَلُ الْاَلِفِ وَالرُّكُوْعُ كَالْحَآءِ وَالسُّجُوْدُ كَالْمِيْمِ وَالْقُعُوْدُ كَالدَّالِ وَخَلَقَ الْخَلْقَ عَلٰى صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فَالرَّاسُ مُدَوَّرٌ'' كَالْمِيْمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَآءِ وَالْبَطْنُ كَالْمِيْمِ

marfat.com

والرَّجْلان كَالدَّالِ وَلا يُحرقُ احد" مِّنَ الْكُفّار على صُوْرته بلْ تُبدَّلُ صُوْرَتهُ عَلى صُوْرَةِ الْخنزِيرِو اللّٰهُ تعالى اَعْلَمُ به باب" فِىْ تَخْلِيق آدم قال ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خلق اللّٰهُ تعالى آدم مِنْ اَقَالِيمِ الدُّنيا فَرأسُهُ مِنْ تُرابِ الْكعْبَةِ وَصدره مِنْ تُرابِ الدَّهْنا وَبطْنُهُ وَظهْرُهُ مِنْ تُرابِ الْهِنْدِ وَيدَيْه مِنْ تُرابِ الْمشْرق وَرِجْلَيْه مِنْ تُرابِ الْمغْرِب وقال وهبُ ابْنُ مُنبَّهَ رضى الله تعالى عنهما خَلَقَ اللّٰهُ تَعالى آدمَ مِنَ الْاَرْضِ السَّابِعِ فَرأسُهُ مِن الْاَوّل وعُنقُهُ مِنَ الثَّانِيةِ وَصدْرُهُ مِنَ الثَّالِثةِ ويدَيْه مِن الرَّابِعةِ وظهْرُهُ وَبطْنُهُ من الخامِسَةِ وَفخذَيْه وَعجُزُهُ مِن السَّادسَةِ وَساقَيْه

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت بنتی ہے پس نماز میں قیام الف کی شکل سے مشابہ ہے اور رکوع حا کے اور سجدہ میم کے اور قعدہ دال کے اللہ تعالیٰ نے انسان کا وجود اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے وجود کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل پر پیدا کیا پس انسان کا سر میم کی مانند اور دو ہاتھ حا کی طرح اور پیٹ میم کی طرح اور دو پاؤں دال کی مانند اور کفار میں سے کسی کو بھی انسانی صورت پر دوزخ میں نہیں جلایا جائے گا بلکہ اس کی صورت خنزیر کی صورت کی طرح کی جائے گی،

اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ باب نمبر 2 **(حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بیان میں)** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ

marfat.com

تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دنیا کی کئی جگہوں کی مٹی سے پیدا کیا آپ کے سر کو کعبہ کی مٹی سے آپ کے سینہ کو دھنا مقام کی مٹی سے اور آپ کے بطن مبارک اور پشت مبارکہ کو ملک ہند کی مٹی سے اور آپ کے ہاتھوں کو مشرق کی مٹی سے اور آپ کے پاؤں کو مغرب کی مٹی سے اور وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ساتوں زمینوں کی مٹی سے پیدا فرمایا پس آپ کے سر کو زمین اول اور آپ کی گردن کو ثانیہ سے اور آپ کے سینہ کو تیسری زمین سے اور آپ کے ہاتھوں کو چوتھی اور آپ کی پشت او بطن کو پانچویں سے آپ کی رانوں کو چھٹی اور سرین کو ساتویں اور آپ کی دونوں پنڈلیوں او قدموں کو آٹھویں زمین سے پیدا کیا۔

وَقَدمَیہ مِنَ السَّابِعَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ رَاْسَه' مِنْ تُرَابِ الْبَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَوَجْهَه' مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَاَسْنَانَه' مِنْ تُرَابِ الْکَوْثَرِ وَیَدَهُ الْیُمْنٰے مِنْ تُرَابِ الْکَعْبَةِ وَیَدَهُ الْیُسْرٰی مِنْ تُرَابِ الْفَارِسِ وَرِجْلَیْهِ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِوَعَظْمَه' مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ وَعَوْرَتَهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ وَظَهْرَه' مِنْ تُرَابِ الْعَرَاقِ وَقَلْبَه' مِنْ تُرَابِ الْفِرْدَوْسِ وَلِسَانَه' مِنْ تُرَابِ الطَّآئِفِ وَعَیْنَیْهِ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْکَوْثَرِ فَلَمَّا کَانَ رَاْسُه' مِنْ تُرَابِ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَا جَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْعَقْلِ وَالْفِطْنَةِ وَالنُّطْقِ وَلَمَّا کَانَ وَجْهُه' مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَمَوْضِعَ الْمَلَاحَةِ وَلَمَّا کَانَتْ اَسْنَانُه' مِنْ تُرَابِ الْکَوْثَرِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

marfat.com

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے سر کو بیت مقدس کی مٹی سے بنایا اور آپ کے چہرہ کو جنت کی مٹی سے آپ کے دانتوں کو حوض کوثر کی مٹی سے اور آپ کا دایاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے اور بائیاں ہاتھ فارس کی مٹی سے اور آپ کے دونوں پاؤں ہند کی مٹی سے اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی سے اور آپ کی شرمگاہ بابل شہر کی مٹی سے اور آپ کی پشت عراق کی مٹی سے اور آپ کا دل جنۃ الفردوس کی مٹی سے اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے اور آنکھیں حوض کوثر کی مٹی سے۔ پس جب آپ کا سر بیت المقدس کی مٹی سے بنا تھا۔ البتہ وہ محل عقل وفراست اور نطق ہوا اور آپ کا چہرہ جنت کی مٹی سے بنا تھا لہٰذا وہ مقام ملاحت حسن وجمال ہوا اور آپ کے دندان حوض کوثر کی مٹی سے تھے لہٰذا وہ محل مٹھاس ہوا اور آپ کا دایاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے تھا البتہ وہ آلہ مدد ہوا اور آپ کی پشت عراقی مٹی سے تھی اس لئے وہ قوۃ بنی اور آپ کی شرمگاہ بابل کی مٹی سے تھی اس لئے وہ جائے شہوت ہوئی۔ (تطبیق) ابن عباس وابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ان روایتوں میں مطابقت یوں ہے کہ دونوں روایتوں میں ایک طرف اختصار ہے اور دوسری طرف سے تفصیل ابن عباس کی روایت میں اختصار یہ ہے کہ اس میں صرف زمین اول سے مٹی لینے کا ذکر ہے باقی زمینوں کا نہیں جب کہ زمین اول سے مختلف مقام سے مٹی لینے کی تفصیل ہے ابن منبہ کی روایت کا اختصار وتفصیل اس کے برعکس ہے۔

اَلْحلَاوَۃِ وَلَمَّا کَانَتْ یَدُہُ الْیُمْنٰی مِنْ تُرَابِ الْکَعْبَۃِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

marfat.com

الْمعُوْنة ولمَّا كانتْ ظهرُه' منْ تُراب الْعراقِ فصارتْ موْضِعَ الْقُوَة
ولـمَـا كانتْ عوْرته' منْ تُراب الْبابلِ فصارتْ موْضع الشَّهْوةِ ولَمّا
كـانـتْ عـظْـمُـه' مِـنْ تُراب الْجبلِ فصارتْ موْضع الصَّلا بةِ ولَمّا
كـانـتْ قـلْبُه' منْ تُرابِ الْفرْدُوْس فصار موْضع الا يْمان ولَمَّا كَان
لسـانـه' مِـنْ تُراب الطّآئف فصار موْضع الشَّهادَة وجعلَ فيْه تسْعَة
ابْـواب سبْعة فىْ راْسه وَهىَ عيْناهُ واُذْناهُ ومنْخراهُ وفَمُهُ واِثْنيْنِ فِىْ
بـدنـه وهـى قُبـلُه' ودُبُره'' وجمعَ اللّٰهُ تعالٰى الْحواسَ فِے ادم عَليْهِ
اَلسلامُ الْبـصـر فـى الْـعيْـنيْـن والسَّـمْـع فِىْ الْاُذُنيْنِ والشَّمَّ فِـىْ
الْـمـنْـخـريْنِ والذَّوْق فِى اللّسان واللُّمْس فِى الْيَديْنِ والْمَشْىَ فِى
الـرّجْـليْـنِ ويُقالُ لمّآ ارادَاللّٰه انْ يّنْفخ الرّوْح فِىْ ادم امرالرَّوْح انْ
يّـدْخُـل مِـنْ فـمـه ويُـقـالُ مِـنْ دِما غه وهُوَ الْاَصحُ فاسْتَدارتْ فِيْه
مـقْـدارماْتىْ عامٍ ثُمّ نَزلَتْ مِن الرّاْسِ اِلى عيْنيْهِ فنظرَ ادمُ اِلٰى نفْسه
فـراى كُـلّـه' طيْـنـا فـلمّا بلَغتْ اِلى اذُنيْهِ سَمِعَ تَسْبيْح الْملٰئكةِ ثُمّ
نـزلـتْ اِلى خيْشُوْمِه فعطسَ قبْلَ انْ يّفْرُغ مِنْ عطْسِه نَزلَتِ الرُّوْحُ
الـى فـمـه وَلسَـانـه فـلَـقّـنـهُ الْـحـمْـدَ فـقالَ اَلْحمْدُ لِلّٰهِ فَاَجابَهٗ رَبُّهٗ
يرْحـمْـکَ اللّٰهُ يآدمُ ثُمّ نزلتْ الى صدْره فعجّل

اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی سے بنیں لہٰذا وہ سخت ہوئیں اور آپ کا دل
جنۃ الفردوس کی مٹی سے تھا لہٰذا وہ مقام ایمان ہوا اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے

marfat.com

تھی البتہ وہ محل شہادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں نو دروازے بنائے اور ان میں سے سات آپ کے سر میں اور دو آنکھیں اور دو کان ہیں اور دو ان میں سوراخ اور ایک آپ کا منہ اور دو باقی بدن میں ذکر اور دبر (شرمگاہ) اور اللہ تعالیٰ نے مختلف حواس کو آدم علیہ السلام میں جمع کر دیا دیکھنے کی قوت کو آنکھوں میں رکھ دیا اور سننے کی قوت کو کانوں میں اور سونگنے کی حس کو ناک کے دو سوراخوں میں اور ذائقہ کو زبان میں اور کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنے والی حس کو پورے بدن میں اور پکڑنے کی قوت کو ہاتھوں میں اور چلنے کی قوت کو پاؤں میں اور بیان کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام میں روح ڈالے تو روح کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے منہ میں داخل ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آدم کے دماغ میں داخل ہونے کا حکم کیا اور یہی صحیح ہے تو روح دو سو سال کی مدت میں دماغ میں داخل ہوئی پھر سر سے آنکھوں کی طرف آئی پس آدم علیہ السلام نے اپنے وجود کو دیکھا تو سب جسم کو مٹی پایا پھر جب روح دونوں کانوں کو پہنچی تو آپ نے فرشتوں کی تسبیح سنی پھر روح ناک کے سوراخوں کو پہنچی تو آپ نے چھینک لی ابھی چھینکنے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ روح نے آپ کے منہ اور زبان پر تصرف کیا تب آپ کو حمد باری تعالیٰ کا القاء ہوا آپ نے پڑھا الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا یرحمک اللہ یا آدم۔ اے آدم تجھ پر اللہ کی رحمت ہو پھر جب روح آپ کے سینہ تک آئی تو آپ جلدی سے کھڑے ہونے لگے مگر کھڑے نہ ہو سکے۔

اَلْقِیَامَ فَلَمْ یُمْکِنْهُ وَذٰلِکَ قَوْلُه، تَعَالٰی وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا وَلَمَّا

marfat.com

وَصَلَتْ اِلیٰ جَوْفِهٖ اِشْتَهَی الطَّعَامَ ثُمَّ اَنْتَشَرَتِ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِهٖ كُلِّهٖ فصارلحمًا وَّدمًا وَّعُرُوْقًا وعصبًا ثُمَّ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِبَاسًا مِّنْ ظُفُرٍ تزيدُ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذَّنْبَ بَدَّلَ اللّٰهُ هٰذَا الظُّفُرَ بِالْجِلْدِ وَبَقِيَتْ مِنْهُ بَقِيَّةٌ" فِی الْاَ نَامِلِ لِيَذْكُرَ اَوَّلَ حَالِهٖ فَلَمَّا اَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَهُ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَاَلْبَسَهُ لِبَاسًا مِّنْ لِّبَاسِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْمَعُ فِیْ جَبْهَتِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمْ طُوْفُوْا بِهٖ فِی السَّمٰوٰتِ لِيَرٰی عَجَآئِبَهَا مِمَّا فِيْهَا فَيَزْدَادُ يَقِيْنًا فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبَّنَا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ وَطَافُوْا فِی السَّمٰوٰتِ مِقْدَارَ مِائَتَیْ عَامٍ ثُمَّ خَلَقَ لَهٗ فَرَسٌ" مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ يُقَالُ لَهَا مَيْمُوْنَةُ وَلَهَا جَنَاحَانِ مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ فَرَكِبَ اٰدَمُ وَاَخَذَ جِبْرَائِيْلُ بِلِجَامِهَا وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاِسْرَافِيْلُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَطَافُوْا بِهٖ فِی السَّمٰوٰتِ

انسان کی اسی جلد بازی کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا۔ وکان الانسان عجولا :اور انسان جلد باز ہے۔ اور جب روح آدم علیہ السلام کے پیٹ کو پہنچی تو آپ نے کھانے کی تمنا کی پھر روح آپ کے تمام جسم میں پھیل گئی تو جسم گوشت خون رگیں پٹھے بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپ کو ناخن کا لباس پہنایا آپ ہر دن حسن میں بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ سے بھول سرزد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ناخن کے لباس کو کھال

marfat.com

سے بدل دیا اور ناخن کے لباس سے کچھ انگلیوں کے پوروں پر باقی رکھا تاکہ ان کو اپنی پہلی حالت یاد رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کو پورا کر کے اس میں روح پھونک دی اور آپ کو جنتی لباس عطا کر دیا تو آپ کی پیشانی میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک رکھ دیا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند درخشاں تھا۔ پھر آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو اٹھایا تو فرشتوں نے اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اسے تمام آسمانوں کی سیر کراؤ تاکہ ان عجائب کو دیکھے جو ان میں ہیں تاکہ اس کا یقین بڑھے پس فرشتوں نے عرض کی اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا اور مانا فرشتے آدم علیہ السلام کو دو سال تک آسمانوں کی سیر کرتے رہے پھر ملائکہ نے انہیں اپنی گردنوں پر اٹھا لیا اور دو سو سال تک آسمانوں کی سیر کراتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز خوشبو کستوری سے اس کے لئے گھوڑا پیدا کیا جسے میمونہ کہا جاتا ہے۔ اس گھوڑے کے دو پر مروارید اور مرجان سے تھے جب آدم علیہ السلام اس پر سوار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کی باگیں تھامیں میکائیل اس کی دائیں جانب ہو لئے اور اسرافیل اس کی بائیں جانب اور اسے تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔

کُلِّهَا وَهُوَ يُسَلِّمُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاٰدَمُ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ باب'' فِي تَخْلِيْقِ الْمَلٰئِكَةِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَلٰئِكَةَ اَحَدُهُمْ مِيْكَآئِيْلُ وَثَانِيْهُمْ اِسْرَافِيْلُ وَ ثَالِثُهُمْ جِبْرَآئِيْلُ وَرَابِعُهُمْ عِزْرَائِيْلُ عَلَيْهِمْ

marfat.com

السَّلاَمُ وَجعلهُمْ سَبَبَ اُمُوْرِ الْخلاَئِقِ وتَدْبِيْرِ الْعَالَمِ فَجَعَلَ جِبْرَآئِيْلَ صَاحِبَ الْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ ومِيْكَآئِيْلَ صَاحِبَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وعزرآئيل قابض الْاَرْوَاحِ واسْرافِيْلَ صاحبَ الْقُرآنِ قَالَ ابْنُ عبّاس انّ اسرافيل سال اللّه اَنْ يُعْطِيَه' قُوَّةَ سَبْعِ سمٰوٰتٍ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الْجِبَالِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ السِّبَاعِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الثَّقَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ وَله' اَجْنِحَةٌ' وَّمِنْ لَّدُنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى رَاْسِه شُعُوْرٌ' مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَفِيْ كُلِّ شَعْرَةٍ اَلْفُ اَلْفِ وَجْهٍ وَّفِيْ كُلِّ وَجْهٍ اَلْفُ اَلْفِ فَمٍ وَّعَلٰى كُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ وَّالْاَفْوَاهُ وَالْاَلْسِنَةُ كُلُّهَا

اور آدم علیہ السلام جب ملائکہ کے پاس سے گزرے تو کہتے السلام علیکم اور اس کے جواب میں وہ کہتے کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ آپ اور آپ کی اولاد کے تمام مومنین کا قیامت تک آپس میں سلام رہے گا۔ باب نمبر 3 (**ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں**) جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا ایک ان میں میکائیل دوسرے اسرافیل تیسرے جبرائیل اور چوتھے عزرائیل علیہم السلام اور ان چاروں کو مخلوق کے امور اور عالم کی تدبیر کا سبب کیا۔ پس جبرائیل کو صاحب وحی و پیغام کیا اور میکائیل کے ذمہ بارش اور رزق کیا اور عزرائیل کو ارواح قبض کرنے پر مامور کیا۔ اسرافیل کے ذمہ قیامت کو صور پھونکنا کیا

marfat.com

پھونکنا کیا اسرافیل کی قوت کا بیان حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ساتوں آسمانوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا ساتوں زمینوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی قوت مانگی تو اسے دی گئی اور اس نے سب درندوں کی قوت مانگی تو اسے دی گی، اور اس نے جن وانس کے برابر زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا اور اس کے بازو ہیں اور قدموں سے سر تک زعفران کے بال ہیں اور ایک بال میں ہزار ہزار (دس لاکھ) چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ہزار ہزار (دس لاکھ) منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار ہزار (دس لاکھ) زبانیں ہیں اور سب منہ اور سب زبانیں بالوں میں پوشیدہ ہیں۔

مُغطَاۃ'' بـالاَجْـنـحَۃِ یُسَبِّـحُ اللّٰہَ تعالٰی بکُلِّ لسانٍ بالْف اَلْف لُغۃ وَیـخْـلُقُ اللّٰہُ تَعالٰی مِنْ کُلِّ نَفْسٍ مَلَکًا یُسبّحُوْنَ اللّٰہَ تعالٰی الٰی یوْم الْقِـیٰـمَۃِ وَھُـمُ الْـمَـلٰئِکَۃُ الْمُقرَبُوْنَ وحَملۃُ الْعرشِ وَکرامُ الْکاتبِیْن وَھُمْ علٰی صُوْرَۃِ اِسْرافِیْلَ وَیَنْظُرُ اِسْرافیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کُلِّ یوْم ثَـلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰی جَھَنَّمَ فَیَذُوْبُ جِسْمُہٗ وَیصیْرُ کوَتَرِ الْقَوْسِ وَیَبْکِیْ وَیَتَـضَـرَّعُ وَلَـوْ لَآ اَنَّ الـلّٰـہَ مَـنَعَ بُکَاءَہٗ وَدُمُوْعَہٗ لَا مْتَلَأتِ الْاَرْضُ بِـدُمُـوْعِـہٖ وَیـصِـیْرُ الدُّنیا کطُوْفانِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّ دُمُوْعَہٗ اُرْسِلَتْ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَالَغَرقَتْ اَھْلُ الدُّنْیَا کَمَا غَرِقُوْا فِی الطُّوْفانِ وَمِنْ عَـظْـمَتِـہٖ اَنَّـہٗ لَـوْصُبَّ مَآءُ جَمِیْعِ الْبُحُوْرِوَالْاَنْھارِ علٰی رَاْسِہٖ مَاوَقَعَتْ قَطْرَۃٌ'' عَلَی الْاَرْضِ وَاَمَّا مِیْکَآئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَخلَقَہُ اللّٰہ

marfat.com

تَعَالٰی بَعْدَ اِسْرَافِیْلَ بِخَمْسِمِائَۃِ عَامٍ وَّمِنْ رَّاْسِہٖ اِلٰی قَدَمِہٖ شُعُوْر'' مَنَ الزَّعْفَرَانِ وَاَجْنِحَۃ'' مِنَ الزَّبَرْجَدِ وَعَلٰی کُلِّ شَعْرٍ اَلْفُ اَلْفُ وَجْہٍ وَّفِیْ کُلِّ وَجْہٍ اَلْفُ اَلْفُ عَیْنٍ وَّفَمٍ وَّفِیْ کُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ وَّعَلٰی کُلِّ لِسَانٍ اَلْفُ اَلْفِ لُغَۃٍ وَّ

وہ ہر زبان سے ہزار ہزار لغات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسرافیل کے ہر سانس سے فرشتہ پیدا فرماتا ہے وہ فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے اور وہ مقرب ملائکہ عرش اٹھانے والے اور کرام الکاتبین ہیں اور وہ سب اسرافیل کی صورت پر ہیں **(اسرافیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے پگھلنا)** اور اسرافیل علیہ السلام ہر دن تین بار جہنم کی جانب دیکھتا ہے۔ جس کے سبب اس کا جسم پگھلتا ہے اور کمان کی تانت کے مانند ہو جاتا ہے اور وہ روتا اور زاری کرتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے رونے اور آنسوؤں کو نہ روکے تو روئے زمین اس کے آنسوؤں سے بھر جائے اور دنیا پر نوح علیہ السلام کے طوفان جیسا طوفان آ جائے اور اگر آنسو دنیا پر چھوڑے جائیں تو اہل دنیا اس میں غرق ہو جائیں جس طرح نوح علیہ السلام کے طوفان میں غرق ہوئے تھے اور اسرافیل علیہ السلام کا جسم اس قدر بڑا ہے کہ اگر سب دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے اور اسرافیل کے بعد پانچ سو برس اللہ تعالیٰ نے میکائیل کو پیدا فرمایا اور اس کے سر سے قدموں تک زعفران کے بال ہیں اور اس کے پر زبر

marfat.com

جد کے ہیں اور ہر بال پر ہزار ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار آنکھیں اور منہ ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے ہزار ہزار لغات بول سکتا ہے۔

بِکُلِّ عَیْنٍ یَّبْکِیْ رَحْمَةً عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِکُلِّ لِسَانٍ یَّسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰی وَیَقْطُرُ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَطْرَةٍ فَیَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْ کُلِّ قَطْرَةٍ مَّلَکًا عَلٰی صُوْرَةِ مِیْکَآئِیْلَ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاَسْمَاؤُ هُمْ رُوْحَانِیُّوْنَ وَاَمَّا صُوْرَةُ مَلَکِ الْمَوْتِ فَمِثْلُ صُوْرَةِ اِسْرَافِیْلَ فِی الْوُجُوْهِ وَالْاَلْسِنَةِ وَالْاَجْنِحَةِ بَابٌ' فِیْ تَخْلِیْقِ الْمَوْتِ قَدْ جَآءَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَی الْمَوْةَ حَجَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْخَلَآئِقِ بِاَلْفِ اَلْفِ حِجَابٍ وَّعَظْمَتُه' اَکْبَرُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَلَقَدْ شُدَّ بِسَبْعِیْنَ اَلْفَ سِلْسِلَةٍ طُوْلُ کُلِّ سِلْسِلَةٍ مَّیْسِرَةُ اَلْفِ عَامٍ لَا یُقَرِّبُوْنَهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَلَا یَعْلَمُوْنَ مَکَانَه' وَیَسْمَعُوْنَ صَوْتَه' مِنْ کُلِّ حَوْلٍ وَّلَا یَدْرُوْنَ مَاهُوَ اِلٰی وَقْتِ اٰدَمَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَسَلَّطَ مَلَکَ الْمَوْتِ عَلَیْهِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ یَارَبِّ مَاالْمَوْتُ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَی الْحُجُبَ اَنْ تَنْکَشِفَ فَانْکَشَفَتْ حَتّٰی رَاٰهُ مَلَکُ الْمَوْةِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اور وہ ہر آنکھ سے گنہگار مومنین پر رحمت کے سبب روتا ہے اور ہر زبان کے

marfat.com

ساتھ وہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اور ہر آنکھ سے ستر ہزار آنسوؤں کے قطرے بہاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پر پیدا فرماتا ہے۔ وہ سب فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔ اوران کے نام روحانیوں ہے اور بہر حال ملک الموت کی صورت چہروں اور زبانون اور پروں کے اعتبار سے اسرافیل جیسی ہے۔ **باب نمبر 4 (موت کی تخلیق میں)** حدیث مرفوع میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب موت کو پیدا فرمایا تو اسے ہزار ہزار (دس لاکھ) پردوں میں مخلوق سے پوشیدہ رکھا اور ہر پردے کی موٹائی سب آسمانوں اور زمینوں سے بڑی تھی اور موت کو ستر ہزار زنجیروں سے باندھ رکھا ہر زنجیر کی لمبائی ایک ہزار سال چلنے کی مسافت تھی۔ ملائکہ اس کے قریب نہ جاسکتے اور نہ اس کی جگہ جانتے اور اس کی آواز ہر طرف سے سنتے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چیز ہے آدم علیہ السلام کی پیدائش تک یوں ہی رہا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ملک الموت کے ذمہ اس کی موت کی تو ملک الموت نے عرض کیا اے پروردگار موت کیا ہے؟ **(اللہ تعالیٰ کا موت سے پردوں کو ہٹانا)** پس اللہ تعالیٰ نے پردوں کو موت سے کھلنے کا حکم دیا پردے کھل گئے یہاں تک کہ ملک الموت نے موت کو دیکھ لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور موت کی طرف دیکھو تو سب کے سب فرشتوں نے کھڑے ہوکر موت کو دیکھا۔

لِلْمَلٰئِکَةِ قِفُوْا وَانْظُرُوْا اِلَی الْمَوْتِ فَوَقَفَتِ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَقَالَ لِلْمَوْتِ طِرْ عَلَیْهِمْ بِالْاَجْنِحَةِ کُلِّهَا وَافْتَحْ اَعْیُنَکَ کُلَّهَا فَلَمَّا

marfat.com

طَارَالْـمَوْتُ وَ نَظَرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ فَخَرَّتْ کُلُّھُمْ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ اَلْفِیْ عَامٍ فَلَمَّا اَفَاقُوْا قَالُوْا رَبَّنَا اَخَلَقْتَ اَعْظَمَ مِنْ ھٰذَا خَلْقًا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا خَلَقْتُہٗ وَاَنَا اَعْظَمُ مِنْہُ وَقَدْیَذُوْقُ مِنْہُ کُلُّ خَلْقٍ وَّقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَاعَزْرَائِیْلُ قَدْ سَلَّطْتُکَ عَلَیْہِ فَقَالَ یَااِلٰھِیْ بِاَیِّ قُوَّۃٍ اٰخُذُہٗ فَاِنَّہٗ عَظِیْمٌ '' فَاَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قُوَّۃً ثُمَّ اَخَذَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَسَکَنَ الْمَوْتُ فَقَالَ الْمَوْتُ یَارَبِّ اِئْذَنْ لِّیْ حَتّٰی اُنَادِیَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مَرَّۃً ثُمَّ اَذِنَ لَہٗ فَنَادَی الْمَوْتُ بِاَعْلٰی صَوْتٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ کُلِّ حَبِیْبٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجَتِہٖ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَنَاتِ وَالْاُمَّھَاتِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْاَبْنَآءِ وَالْاٰبَآءِ اَنَاالْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْقَوِیِّ وَالضَّعِیْفِ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَانِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُخَرِّبُ الدُّوْرَ وَالْقُصُوْرَ اَنَا الْمَوْتُ

اور اللہ نے موت کو حکم دیا کہ ان فرشتوں پر اپنے تمام پروں کے ساتھ اڑ اور آنکھوں کو پوری طرح کھول پس جب موت نے پوری قوت کے ساتھ پرواز کی اور ملائکہ نے اسے دیکھا تو سب بے ہوش ہو کر گر پڑے دو ہزار برس تک ان پر غشی طاری رہی پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو عرض کی اے ہمارے پروردگار کیا تو نے کوئی چیز اس موت سے بڑی بھی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا اور میں اس سے بہت بڑا ہوں اور مخلوق سے ہر ایک نے اس موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے

marfat.com

فرمایا اے عزرائیل میں نے تجھے اس موت پر قدرت دی تب اس نے عرض کی یا الٰہی کس قوت سے میں اس پر قابو پاؤنگا پس بے شک وہ تو بہت ہی بڑی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسے قوت عطا کی اور ملک الموت نے موت پر قابو پالیا تو ساکن ہوگئی تب موت نے عرض کی اے پروردگار مجھے اذن دے تاکہ میں آسمان اور زمین میں ایک بار ندا کرلوں پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اذن دیا **(موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا)** تو موت نے باواز بلند ندا دی کہ میں وہ موت ہوں کہ پیاروں کے درمیان جدائی کردیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کردیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹیوں اور ماؤں کے درمیان جدائی کردیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹوں اور باپوں کے درمیان جدائی کردیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بنی آدم کے قوی اور ضعیف کسی سے نہیں ٹلتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ بنی آدم کے بھائیوں کے بھائی چارے توڑ دیتی ہوں اور میں گھروں اور شہروں کو ویران کردیتی ہوں۔

اَلَّذِیْ اُھْلِکُکُمْ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط وَلَمْ یَبْقَ مَخْلُوْق '' اِلَّا یَذُوْقُ مِنِّیْ فَاِذَا نَزَلَ الْمَوْتُ عَلٰی اَحَدٍ قَامَ بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ثُمَّ تَقُوْلُ النَّفْسُ مَنْ اَنْتَ وَمَا تُرِیْدُ قَالَ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُخْرِجُکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَجْعَلُ اَوْلَادَکَ یَتِیْمًا وَّ زَوْجَتَکَ اَرْمَلَۃً وَّمَا لَکَ مَوْرُوْثًا بَیْنَ وَرَثَتِکَ الَّتِیْ لَا تُحِبُّھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکَ فِیْ حَالِ حَیٰوتِکَ فَاِنْ تَقَدَّمَ لِنَفْسِکَ خَیْرًا اَلْیَوْمَ جَآءَتْ اِلَیْکَ وَلَمْ یَنْفَعْکَ الْخَیْرُ

marfat.com

بَعۡدَکَ فَاِنۡ سَمِعَتِ النَّفۡسُ مِنَ الۡمَوۡتِ حَوَّلَ وَجۡهه' اِلَی الۡحَائِطِ فَتَرٰی الۡمَوۡتَ قَآئِمًا بَیۡنَ یَدَیۡهَا فَتُحَوِّلُ وَجۡهَهَا اِلَی الۡجَانِبِ الۡاُخۡرٰی فَتَرٰی الۡمَوۡتَ قَآئِمًا بَیۡنَ یَدَیۡهَا فَقَالَ الۡمَوۡتُ اَلَمۡ تَعۡرِفۡنِیۡ اَنَا الۡمَوۡتُ الَّذِیۡ قَبَضۡتُ رُوۡحَ وَالِدَیۡکَ وَاَنۡتَ تَنۡظُرُ اِلَیۡهِمَا وَلَمۡ تَنۡفَعُهُمَا الۡیَوۡمَ اٰخُذُ رُوۡحَکَ حَتّٰی یَنۡظُرَ اَوۡلَادُکَ اِلَیۡکَ وَلَمۡ یَنۡفَعُوۡنَکَ وَاَنَا الۡمَوۡتُ الَّذِیۡ قَدۡ اَفۡنَیۡتُ الۡقُرُوۡنَ الۡمَاضِیَةَ قَدۡ کَانَتۡ اَکۡثَرُ قُوَّةً مِّنۡکَ ثُمَّ یَقُوۡلُ لَهُ الۡمَوۡتُ وَکَیۡفَ رَاَیۡتَهَا الدُّنۡیَا فَیَقُوۡلُ رَاَیۡتُهَا غَدَّارَةً مَّکَّارَةً ثُمَّ یَخۡلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰی الدُّنۡیَا

اور میں وہ موت ہوں کہ تمہیں ہلاک کر دیتی ہوں اگر چہ تم مضبوط قلعوں میں ہو اور مخلوق میں سے کوئی بھی میرا ذائقہ چکھنے سے نہیں بچتا **(مرنے والے کو ہر طرف سے موت کا نظر آنا)** پس جب کسی کی موت کا وقت ہو تو اپنی صورت میں اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے پھر وہ جان پوچھتی ہے تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے تب وہ کہتی ہے میں وہ موت ہوں کہ تجھے دنیا سے نکال لوں گی اور تیری اولاد کو یتیم کر دوں گی اور تیری بیوی کو بیوہ کر دوں گی اور تیرا مال تیرے ورثا کے درمیان میراث کر دوں گی۔ جن کو تو دنیا کی زندگی میں پسند نہیں کرتا تھا اور نہ وہ تجھے پسند کرتے تھے پس اگر تو نے اپنے لئے کچھ آگے بھیجا تو آج تجھے پہنچے گا اور پیچھے چھوڑا ہوا تیرے بعد تجھے فائدہ نہ دے گا پس جب قریب المرگ جان موت کا کلام سنتی ہے تو اپنا چہرہ اس سے موڑ کر دیوار کی طرف کر لیتی ہے تو موت کو اس جانب اپنے سامنے پاتی ہے اور اپنا رخ

marfat.com

دوسری جانب کرتی ہے پس موت کو اس طرف اپنے سامنے کھڑی دیکھتی ہے پھر موت اسے کہتی ہے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں وہی موت ہوں جس نے تیرے والدین کی روح تیری آنکھوں کے سامنے قبض کی اور تو انہیں بچا نہ سکا آج میں تیری روح قبض کرتی ہوں دریں حال کہ تیری اولاد تجھے دیکھتی ہوگی اور تجھے کچھ فائدہ نہ دیگی اور میں وہ موت ہوں جس نے گذشتہ زمانے کے لوگوں کو نہ چھوڑا حالانکہ وہ تجھ سے قوی تھے پھر موت اس سے پوچھتی ہے تو نے دنیا کو کیسا پایا وہ شخص کہتا ہے میں نے اسے غدارہ اور مکارہ پایا ہے (**دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں**) پھر اللہ تعالیٰ دنیا کو بوڑھی عورت کی صورت میں اس مرنے والے کے سامنے پیش کرتا ہے۔

علی صُوْرَۃِ عجوزَۃٍ فتقوْلُ الدُّنیا یاعاصیُ اَما تَسْتَحْیِی اَنْتَ اَذْنبْتَ فِیّی وَ لَمْ تَمْنَعْ عَنِ الْمَعَاصِیُ اَنَّکَ طَلَبْتَنِیُ وَاَنَا مَا طَلَبْتُکَ حَتّٰی اَنَّکَ لاَ تُفرِّقُ الْحَلالَ مِنَ الْحرامِ ظَننْتَ اِنَّکَ لاَ تُفارِقُ الدَّنُیا فَاَنا برِیْیٰ ءٌ مِّنْکَ وَمِنْ عَمَلِکَ ویری مالہ قَدْ وَقَعَ فِیْ یَدِغیْرِہٖ فیقُوْلُ الْمَالُ یَاعَاصِیُ اِنَّکَ قَدْ کَسَبْتَنِیُ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّلا تَصَدَّقْتَنِیُ عَلَی الْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنَ الْیَوْمَ وَقَعْتُ فِیْ یَدِ غَیْرِکَ وَهُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ لاَ یَنْفَعُ مَالٌ وَّلاَ بَنُوْنَ اِلاَّ مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط فَیَقُوْلُ یَارَبِّ ارْجِعُنِیُ لَعَلِّیُ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ فَیَقُوْلُ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لاَ یَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلاَ یَسْتَقْدِمُوْنَ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ثُمَّ اَخَذَ رُوْحَہٗ اِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَعَلَی السَّعَادَۃِ

marfat.com

وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا فَعَلَی الشَّقَاوَۃِ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ کَلَّا اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ باب ''۵ فِیْ ذِکْرِ مَلَکِ الْمَوْتِ اِنَّہٗ کَیْفَ یَاْخُذُ الْاَرْوَاحَ ذُکِرَ فِیْ کِتٰبِ السَّلْوٰی عَنْ مُّقَاتِلِ ابْنِ

اور وہ اسے کہتی ہے اے عاصی تو شرم نہیں کرتا تھا تو میری طلب میں گناہ میں مبتلا ہو جاتا تھا اور گناہوں سے باز نہیں رہتا تھا تو نے مجھے طلب کیا میں نے تجھے طلب نہ کیا یہاں تک کہ تو حلال وحرام میں تمیز نہ کرتا تیرا گمان تھا کہ تو دنیا سے جدا نہ ہوگا پس اب میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور وہ اپنے مال کو دوسروں کے ہاتھوں جاتا دیکھتا ہے تب اس کا مال اسے کہتا ہے اے گناہ میں مبتلا ہونے والے تو نے مجھے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا اور فقیروں مسکینوں پر خرچ نہ کیا آج میں تیرے غیر کے ہاتھ جا رہا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شاہد ہے۔یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔آج کے دن نہ نفع دے گا مال اور نہ اولاد مگر وہ جو کہ (بدعقیدگی اور گناہ سے) محفوظ دل کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا بدکاروں کا دوبارہ دنیا میں آنے کی آرزو کرنا پھر وہ شخص کہے گا اے میرے پروردگار مجھے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا شاید میں اچھے کام کرلوں جو پہلے نہ کر سکا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسانوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی اس کو پیچھے یا آگے نہیں کر سکتے اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا معینہ وقت آجائے پھر ملک الموت اس کی روح قبض کرتا ہے اگر مرنے والا مومن ہو تو خوشنجی ہی ہی مرتا ہے اور اگر

marfat.com

منافق ہوتو بدبختی پر جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ کلا ان کتب الا برابر لفی علیین ط کلاان کتب الفجار لفی سجین حق ہے کہ تحقیق نیکوں کا اعمال نامہ میں علیین ہے حق ہے کہ بدکاروں کا اعمالنامہ سجین میں ہے۔ **باب نمبر ۵ (ملک الموت کے روح نکالنے میں)** مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سلوی میں ہے کہ

سُلَیمان رَحمۃُ اللّٰہ عَلَیہ اِنَّ مَلک الْموۃ کَان لہ' سرِیْر '' فی السَّمآء السَّابعۃ وَیُقَالُ فِیْ السَّمآء الرَّابعَۃ خَلقَہُ اللّٰہُ تعالٰی مِنْ نُوْرِ وَلہ' سبْعُوْن الْف قآئمۃِ وَلہُ اَربعۃُ اجْنحۃِ مَمْلوٌ''جمیْعُ جسدہ بالْعُیُوْن وَالا لْسنۃ بقدْ رخَلْقہ منَ الْادمیّ وَالطُّیُوْرِ وَالسَّباع ولَیس احدمَنْ ھذہ الْمخلُوْقات مَن الْادمیّ وَالطُّیُوْرِ وَالْوُحُوْش وَکُلّ ذیْ رُوْحِ الَاولہ' فیْ جسدہ وَجہ''وَعیْن '' وَیَد''بعد دھمْ فیاْخُذُ رُوْحہ' بذلک وقال النّبیُّ صلَّی اللّٰہُ علَیْہ وَسلَّم اِنَّ مَلکَ الْموْۃ لہٗ ستّۃُ اوْجُہ وَجہ''بیْن یدیْہِ ووجہ''ورآء ظَھرِہٖ ووجہ''عَنْ یمِیْنِہٖ ووجہ''عنْ یَسارہ ووجہ''علی رأسہ وَوجہ''تحت قدمَیْہ قِیْلَ یا رسُوْل اللّٰہ لم تلْکَ الْوُجُوْہُ فقال صلّی اللّٰہُ تعالٰی علَیْہِ وَسلّم امَّاالْوجْہُ الّذیْ عنْ یمیْنہ فیقْبضُ بہ ارْواحَ اھْلِ الْمشْرقِ وَامَّا الْوجْہُ الّذیْ عنْ یسارہ فیقْبضُ بہ ارْواح اھْلِ الْمشْرق وَامَّا الْوَجْہُ الّذیْ عنْ یسارہ فیقْبضُ بہ ارْواح اھْلِ الْمغْرِب وَامَّا الْوَجْہُ الّذیْ

marfat.com

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَيَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ اَهْلِ الْكَبَآئِرِ وَاَهْلِ النَّارِ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مِنْ اُمَّتِیْ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ

بے شک ملک الموت کے لئے ساتویں آسمان میں تخت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چوتھے آسمان میں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا ہے جس کے ستر ہزار پائے ہیں اور ملک الموت کے چار پر ہیں اور اس کا تمام جسم پروں سے بھرا ہوا ہے اور اس کی زبانیں بقدر تمام مخلوق آدمیوں اور پرندوں اور درندوں کے ہیں اور نہیں کوئی ایک بھی اس مخلوقات میں سے آدمیوں اور پرندوں اور وحشیوں سے اور تمام ذی روح سے مگر ان سب کے بقدر ملک الموت کے جسم میں چہرے آنکھیں اور ہاتھ ہیں تو ان کی روح ان کے ساتھ قبض کرتا ہے اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق ملک الموت کے چھ چہرے ہیں ایک چہرہ اس کے سامنے ہے اور ایک چہرہ اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور ایک چہرہ اس کے سر پر ہے اور ایک چہرہ اس کے قدموں کے نیچے ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت کے اتنے چہرے کس لئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ چہرہ جو دائیں طرف ہے اس سے وہ اہل مشرق کی روح قبض کرنے پر متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو بائیں جانب ہے اس سے وہ اہل مغرب کی ارواح قبض کرنے کو متوجہ ہوتا ہے اور جو چہرہ اس کی پیٹھ پیچھے ہے اس سے اہل کبائر اور اہل دوزخ کی روحیں نکالنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو سامنے کی طرف ہے اس سے وہ میری امت کے مومنین و مومنات کی روحیں نکالنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ

marfat.com

علی راسه فیقبض به ارواح اهل السمآء وامّا الوجه الّذی تحت قدمیه فیقبض ارواح الجنّ وقال فیاخذ بتلک الیدروحه وینظر بالوجه الّذی یحاذیه وکذلک یقبض به ارواح المخلوقین فی کل مکان فاذا ماتت نفس احد فی الدّنیا ذهب عین من جسده ویقال انّ له اربعة اوجه الاوّل من قدّامه والثّانی علی راسه والثالث علی ظهره والرّابع تحت قدمیه فیاخذ ارواح الانبیآء والملئکة من الوجه الّذی علی راسه والارواح المؤمنین من الوجه الّذی من قدّامه وارواح الکفرین من الوجه الّذی ورآء ظهره وارواح الشّیطین والجنّ من الوجه الّذی تحت قدمیه واحدی رجلیه علی جسر جهنّم والاخری علی سریرا لجنّة ویقال من عظمته لو صبّ مآء جمیع البحور والانهار علی راس ملک الموت ما وقعت قطرة علی الارض ویقال انّ الدّنیا باسرها فی جنب ملک الموت کخوان قد وضع علیه کلّ شیء ووضع بین یدی رجل لیاکله فیاکل ماشاء فکذلک ملک الموت فی الخلائق ویقلب ملک الموت الدّنیا

جو اس کے سر پر ہے اس سے وہ آسمان والوں کی روحیں قبض کرنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو اس کے قدموں کی طرف ہے اس جنات کی روحیں نکالنے کو رخ کرتا ہے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا ملک الموت اس ہاتھ سے روح قبض کرتا ہے اور اس چہرے

marfat.com

سے دیکھتا ہے جو روح کے محاذی ہو اور ایسے ہی مخلوق کی ارواح ہر جگہ قبض کرتا ہے تو مخلوق میں سے جب کوئی دنیا سے فوت ہو جائے تو ملک الموت کی بھی ایک آنکھ جسم سے چلی جاتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک الموت کے چار چہرے ہیں ایک اس کے سامنے اور دوسرا اس کے سر پر اور تیسرا اس کی پیٹھ کی طرف اور چوتھا اس کے قدموں کے نیچے۔ پس انبیاء علیھم السلام اور ملائکہ کی روحیں قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سر پر ہے اور مومنین کی ارواح قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جب کفار کی روحیں نکالتا ہے تو اس چہرہ سے دیکھتا ہے جو اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور جب شیطانوں اور سرکش جنوں کی روحیں نکالتا ہے تو اس چہرے سے دیکھتا ہے جو اس کے قدموں کے نیچے ہے اور موت کے فرشتے کا ایک پاؤں دوزخ کے پل پر ہے اور دوسرا جنت کے تخت پر **(ملک الموت کی جسامت کی وسعت)** اور ملک الموت کی جسامت اس قدر بڑی ہے کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گر سکے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ تمام دنیا ملک الموت کے پہلو میں اس دستر خوان کی طرح ہے جس پر ہر قسم کے کھانے رکھے جائیں اور وہ دستر خوان ایک شخص کے آگے رکھا جائے تا کہ وہ اس سے کھائے تو اس نے کھایا جو چاہا پس ایسے ہی ملک الموت کی مثال تمام مخلوق میں ہے اور ملک الموت دنیا کو اپنی ہتھیلی میں ایسے گماتا ہے جیسے کوئی آدمی درہم کو اپنی ہتھیلی میں گھماتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ملک الموت

فِیْ رَاحَتِہٖ کَمَا یُقَلِّبُ الرَّجُلُ دِرْھَمًا وَیُقَالُ لَا یَنْزِلُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَّا

marfat.com

الی الانبیآء والرسل علیهم السلام وله لقبض ارواح السباع والبهآئم اعوان" "ویقال ان اللہ تعالی اذا افنی الخلق کله من الناس وغیره یطمس العیون التی علی جسد ملک الموت کلها ویبقی ثمانیة" لثمانیة یقال هی جبرائیل واسرافیل وعزرائیل ومیکائیل واربعة من حملة العرش علیهم السلام واما معرفة انتهآء الاجال فیقال ان ملک الموت اذارفع الیه نسخة الموت والمرض یقول الهی وسیدی متی اقبض روح العبد وعلی ای حال وهیئة ارفع یقول اللہ تعالی یا ملک الموت هذا علم غیبی لا یطلع علیه احد" غیری ولکن اعلمک اذا جآء وقته واجعل لک علامات تقف علیه هی وان الملک الذی هو موکل "علی الانفاس یاتی الیک فیقول تمت انفاس فلان ابن فلان والملک الذی هو موکل" علی الارزاق والاعمال یقول تم رزقه وعمله فان کان من السعدآء یتبین علی اسمه الذی هو مکتوب"

انبیاء اور رسل علیہم السلام کے سوا کسی کی طرف نہیں اترتا اور درندوں اور چوپایوں کی ارواح قبض کرنے کو اس کے نائب ہیں اور بیان ہوا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب سب مخلوق انسانوں وغیرہ ہم کو فنا کر دیگا تو ملک الموت کے جسم سے تمام آنکھیں محو ہو جائیں گی سوا آٹھ آنکھوں کے جو آٹھ فرشتوں کے لئے ہیں کہا گیا ہے کہ وہ جبرائیل اور اسرافیل وعزرائیل ومیکائیل اور چار فرشتے حاملین عرش ہیں علیہم السلام اور

marfat.com

اجلوں کا وقت پورا ہونے کی پہچان پس کہا گیا ہے کہ تحقیق ملک الموت کی طرف جب موت اور مرض اٹھائی جائے گی تو عرض کرے گا الٰہی وسیدی میں تیرے بندہ کی روح کب اور کس حال اور ہیئت پر قبض کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ملک الموت یہ غیبی علم ہے۔ جس پر میرے بتائے سوا کوئی مطلع نہیں ہوتا لیکن جب اس کا وقت آئے گا تو میں تجھے بتا دونگا۔ اور تیرے لیے نشانیاں کر دونگا کہ ان کے ذریعے تو اس پر آگاہ ہو جائے گا اور وہ یہ کہ بے شک آئیگا تیرے پاس وہ فرشتہ جو مقرر ہے سانسوں پر پس وہ کہے گا فلاں بن فلاں کے سانس پورے ہو گئے اور آئے گا وہ فرشتہ جو مقرر ہے رزقوں اور اعمالوں پر کہے گا فلاں بن فلاں کا رزق اور عمل پورا ہو گیا پس اگر نیک بختوں سے ہوگا تو اس کا وہ نام ظاہر کرے گا جو لکھا ہوا ہے۔

فِیْ صَحِیْفَةِ الَّتِیْ عِنْدَ مَلَکِ الْمَوْةِ خطٌ'' مِّنَ النُّوْرِ حَوْلَ اِسْمِهٖ وَاِنْ کَانَ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ تَبَیَّنَ خطٌ ''مِّنَ السَّوَادِ ثُمَّ لَا یَتِمُّ لِمَلَکِ الْمَوْةِ عِلْم'' بِذٰلِکَ حَتّٰی یَسْقُطَ عَلَیْهِ وَرَقَةٌ'' مِّنَ الشَّجَرَةِالَّتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ مَکْتُوْب'' عَلَیْهَا اِسْمُه'' فَحِیْنَئِذٍ یَقْبِضُ رُوْحَه' وَرُوِیَ عَنْ کَعْبِ الْاَخْبَارِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَةً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَیْهَا اَوْرَاق'' بِعَدَدِ کُلِّ الْخَلَآئِقِ فَاِذَا انْقَضٰی اَجَلُ الْعَبْدِ وَبَقِیَ لَه' مِنْ عُمْرِهٖ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَةٌ' فَیَقَعُ عَلٰی حُجْرِ عِزْرَآئِیْل فَیَطَّلِعُ بِذٰلِکَ فَاَمَرَ بِقَبْضِ رُوْحِ صَاحِبِهَا وَبَعْدَ ذٰلِکَ یُسَمُّوْنَه' مَیِّتًا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ حَیٌّ'' عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا وَّیُقَالُ اِنَّ

marfat.com

مَیکآئیل علیہ السَّلام یَأتِیْ علی مَلک الْمَوْۃِ بِصَحِیفَۃٍ مِّنْ عِنْد اللّٰہ فِیْھا اسْمُ مَنْ اُمِرَ بِقَبْضِ رُوْحِہ وَالْمَوْضِعُ الَّذِیْ یُقْبَضُ فِیْہ وَالسَّبَبُ الَّذِیْ یقبض رُوْحُہٗ علیہ وذکر ابُوْ اللَّیْثِ السَّمرقَنْدِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالی علیہ تنزِلُ قَطْرتانِ مِنْ تَحْتَ الْعَرْشِ علی اسْم صاحبہ احدُھما حضرآء والْاُخْرٰی

(ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا) اس صحیفہ میں جو ملک الموت کے پاس ہے کہ اس اسم کے اردگرد ونور کا دائرہ ہے اور اگر وہ آدمی بدبختوں سے ہوگا تو اس کا نام سیاہ دائرہ میں ظاہر ہوگا پھر ملک الموت کے لئے ان علامتوں کے ساتھ علم پورا نہ ہوگا یہاں تک کہ ملک الموت پر اس درخت کا ایک پتہ گرے گا جو عرش کے نیچے ہے اس پر جسے موت آنی ہے اس کا نام لکھا ہوگا پس اس وقت موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرے گا اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اس پر تمام مخلوق کی تعداد کے برابر پتے ہیں تو جب کسی کے اجل قریب آتی ہے اور اس کی عمر کے چالیس روز باقی رہ جاتے ہیں تو اس درخت کا ایک پتہ گرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام کے پہلو پر لگتا ہے پس وہ مطلع ہوتا ہے اس کے ساتھ تو اس کے بعد اپنے نائب کو حکم دیتا ہے روح قبض کرنے کا اس کی جس کے نام کا پتہ گرا ہے اسی وقت آسمان پر اس کا نام مردہ شمار ہوتا ہے۔ حالانکہ زمین پر وہ ابھی زندہ ہوتا ہے چالیس دن تک اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ملک الموت کے پاس میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صحیفہ

marfat.com

لیکر آتا ہے جس میں اس کا نام شمار ہوتا ہے جس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور اس جگہ کا نام جس میں اس کی روح قبض ہو اور اس سبب کا ذکر ہوتا ہے جس سے وہ مرے اور ابو اللیث سمر قندی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عرش کے نیچے سے دو قطرے گرتے ہیں ایک قطرہ سبز رنگ کا اور دوسرا سفید۔

بَیْضَآءُ فَاِذَا وَقَعَتِ الْخَضْرَآءُ عَلٰی اَیِّ اِسْمٍ کَانَ عُرِفَ اَنَّهٗ شَقِیٌّ وَّاِذَا وَقَعَتِ الْبَیْضَآءُ عَلٰی اَیِّ اِسْمٍ کَانَ عُرِفَ اَنَّهٗ سَعِیْدٌ وَّاَمَّا مَعْرِفَةُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ فَیُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَكًا مُّوَكَّلًا بِكُلِّ مَوْلُوْدٍ یُّقَالُ لَهٗ مَلَكُ الْاَرْحَامِ فَاِذَا وُلِدَ مَوْلُوْدٌ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُّدْرَجَ فِی النُّطْفَةِ الَّتِیْ فِیْ رِحْمِ اُمِّهٖ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یَمُوْتُ عَلَیْهَا فَیَدُوْرُ الْعَبْدُ حَیْثُ مَا یَدُوْرُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مَوْضِعٍ رُفِعَ تُرْبَةُ تِلْكَ النُّطْفَةِ مِنْهُ فَیَمُوْتُ فِیْهَا وَعَلٰی هٰذَا یَدُلُّ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَعَلٰی هٰذَا حُكِیَ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ یَظْهَرُ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ فَدَخَلَ یَوْمًا عَلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَاَحَدَّ النَّظَرَ فِیْ شَآبٍّ عِنْدَهٗ فَارْتَعَدَ الشَّآبُّ مِنْهُ فَلَمَّا غَابَ مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ الشَّآبُّ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اُرِیْدُ اَنْ تَاْمُرَ الرِّیْحَ لِتَحْمِلَنِیْ اِلَی الصِّیْنِ فَاَمَرَ سُلَیْمَانُ الرِّیْحَ فَحَمَلَتْهُ اِلَی الصِّیْنِ فَجَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی سُلَیْمَانَ فَسَاَلَهٗ

marfat.com

پس جب کسی کے نام پر سبز قطرہ پڑے تو اس کے بد بخت ہونے کی علامت ہوتا ہے اور جب کسی کے نام پر سفید قطرہ پڑے تو اس کے نیک ہونے کی علامت ہوتا ہے اور بہر حال اس جگہ کی پہچان جس میں کسی کی موت واقع ہونی ہو پس کہا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالٰی نے فرشتہ پیدا کیا ہے جو کہ ہر پیدا ہونے والے کے ساتھ موکل ہے اسے ملک الارحام کہا جاتا ہے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے فرشتے کو اللہ تعالٰی حکم دیتا ہے کہ ملایا جائے اس نطفہ میں جو کہ اس کی ماں کے رحم میں ہے اس مٹی سے جس پر اس کی موت آئے گی پھر وہ گھومتا ہے جہاں گھومنا چاہے آخر اسی جگہ لوٹتا ہے جہاں سے نطفہ میں ملانے کو مٹی لی گئی تھی تو اس جگہ وہ مرتا ہے اس پر اللہ تعالٰی کا ارشاد دلالت کرتا ہے کہ اے میرے محبوب فرما دیجئے اگر تم اپنے گھروں میں ہوا اللہ ضرور ان کو جن کا قتل ہونا لکھا جا چکا ہے ان کی قتل گاہوں کی طرف لیجائے گا۔ اسی طرح جس جگہ سے بندہ کے خمیر کے لئے مٹی لی گئی وہاں اس کی موت آتی ہے حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق ملک الموت پہلے زمانے میں نظر آتا تھا تو ایک دن سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے دربار میں داخل ہوا وہاں بیٹھے ایک نوجوان کو تیز نظروں سے دیکھنے لگا جس سے نوجوان کانپنے لگا پس جب ملک الموت غائب ہوا تو وہ نوجوان سلیمان سے عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی میں چاہتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم کریں کہ وہ مجھے چین لے جائے سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر چین لے گی پھر ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ

عَنْ سببِ نظرہِ اِلَی الشَّابِ فقالَ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَهُ فِیْ

marfat.com

ذٰلِکَ الْیَوْمِ بِالصِّیْنِ فَرَاَیْتُہٗ عِنْدَکَ فَعَجِبْتُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَہٗ سُلَیْمَانُ بِقِصَّتِہٖ کَیْفَ سَاَلَنِیْ اَنْ اٰمُرَ الرِّیْحَ لِتَحْمِلَہٗ اِلَی الصِّیْنِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ اَنَا قَدْ قَبَضْتُ رُوْحَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ بِالصِّیْنِ وَفِیْ خَبَرٍ آخَرَ یُقَالُ اِنَّ لِمَلَکِ الْمَوْتِ اَعْوَانًا یَقُوْمُوْنَ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ اَلَا تَرٰی اَنَّہٗ رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا اُلْقِیَ عَلٰی لِسَانِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَالْمَلَکِ الشَّمْسِ فَاسْتَاْذَنَ ھٰذَا الْمَلَکُ رَبَّہٗ فِیْ زِیَارَتِہٖ فَلَمَّا نَزَلَ عَلَیْہِ قَالَ لَہٗ اِنَّکَ تُکْثِرُ الدُّعَآءَ لِیْ فَمَا حَاجَتُکَ قَالَ حَاجَتِیْ اِلَیْکَ اَنْ تَحْمِلَنِیْ اِلٰی مَکَانِکَ وَتَسْاَلُ عَنْ مَلَکِ الْمَوْتِ اَنْ یُّخْبِرَنِیْ بِاِقْتِرَابِ اَجَلِیْ فَحَمَلَہٗ وَاَقْعَدَہٗ فِیْ مَقْعَدِہٖ مِنَ الشَّمْسِ ثُمَّ صَعِدَ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَذَکَرَ لَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ آدَمَ اُلْقِیَ عَلٰی لِسَانِہٖ اَنْ یَّقُوْلَ کُلَّمَا صَلَّی اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَلَکِ الشَّمْسِ وَقَدْ طَلَبَ مِنِّیْ اَنْ اَطْلُبَ مِنْکَ اَنْ تُعْلِمَہٗ اَجَلَہٗ قُرْبَ لِیَسْتَعِدَّ لَہٗ فَنَظَرَ مَلَکُ

نوجوان کو ہیبت کی نظر دیکھنے کا کیا سبب تھا اس نے کہا کہ مجھے اس دن اس کی چین سے روح قبض کرنے کا حکم تھا جب میں نے اسے آپ کے پاس دیکھا تو مجھے اس سے تعجب ہوا پھر سلیمان علیہ السلام نے اس کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کس طرح سوال کیا کہ میں ہوا کو حکم دوں تا کہ اسے اٹھا کر چین لے جائے۔ایک اور حدیث میں ہے کہ تحقیق ملک الموت کے کچھ معاون ہیں جن میں ہر ایک ارواح قبض کرنے پر تیار

marfat.com

رہتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا جو کہ روایت میں آیا کہ بے شک ایک شخص کی زبان پر جاری ہوا اے اللہ مجھے بخش دے اور اس فرشتے کو جو سورج پر مامور ہے۔ تو اس فرشتے نے اپنے رب سے اس شخص کو ملنے کا اذن چاہا پس جب اس پر اترا تو اسے کہا تو نے میرے لئے بہت دعا کی اب بتا تیری کیا چاہت ہے اس نے کہا میری حاجت تجھ سے یہ ہے کہ تو مجھے اپنی جگہ اٹھا کے لیجا اور ملک الموت سے کہے کہ مجھے میری موت کے قریب ہونے کا وقت بتائے پس اس نے اسے اٹھا لیا اور اسے وہاں جا بیٹھایا جو سورج سے اس کے بیٹھنے کی جگہ ہے پھر وہ اپ کو ملک الموت کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ بنی آدم سے ایک شخص جس کی زبان پر جاری ہوتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے مجھے اور سورج کے فرشتے کو بخش دے مجھ سے سوال کیا کہ میں تجھ سے پوچھوں اس کی موت کا وقت کب ہے تا کہ وہ اس کی تیاری کرے تو ملک الموت نے اپنی کتاب کو دیکھا۔

الموۃ فی کتابہ فقال ھیھات انّ لصاحبک شا نا عظیما وھو انہٗ لا یموتُ حتی یجلس مجلسک من الشّمس فقال قد جلس مجلسی منھا فقال ملکُ الموۃ توفتہ رُسلُنا علی ذلک وھُم لا یفرّطون واما انتھآء اجال البھآئم والطّیور ففی الخبر عن النّبیْ صلّی اللّہُ علیہ وآلہ وسلّم انّہٗ قال اجالُ البھآئم کلّھا فیْ ذکر اللّہ تعالی فاذا ترکوا ذکر اللّہ تعالی قبض اللّہُ اروَاحھُم ولیس لملک الموۃ منْ ذلک شیْءٌ وَقد قیل انّ اللّہ تعالی ھو قابض الارواح وانما اُضیف الی ملک الموۃ کما اُضیف القتلُ الی

marfat.com

الْقَاتِلِ وَالْمَوْتُ اِلَى الْاَمْرَاضِ وَعَلٰى هٰذَا يَدُلُّ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ط بَابٌ فِيْ ذِكْرِ جَوَابِ الرُّوْحِ وَفِي الْخَبَرِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ الرُّوْحِ يَقُوْلُ الرُّوْحُ لَا اُطِيْعُكَ مَا لَمْ

پھر کہا بے شک تیرے صاحب کی بڑی شان ہے وہ نہیں مریگا جب تک وہ اس جگہ نہ بیٹھے جو سورج سے تیرے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ پس اس نے کہا تحقیق وہ میری جگہ بیٹھا ہے پھر ملک الموت نے کہا پس یہی اس کی موت کا وقت ہے ہمارے بھیجے ہوئے اسی جگہ اسے موت دینگے اور وہ اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتے اور بہر حال چوپائیوں اور پرندوں کی اجلوں کا پورا ہونا پس نبی کریم ﷺ سے **(اللہ کا ذکر چوپائیوں کے زندہ رہنے کا باعث ہے)** مرفوع حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا چوپائیوں کی آجال اللہ تعالیٰ کے ذکر پر موقوف ہیں جب وہ اللہ کا ذکر چھوڑ دینگے اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو قبض کر لیگا۔ ملک الموت کو ان کی ارواح سے کچھ سروکار نہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارواح کو قبض کرنے والا ہے اور ملک الموت کی طرف قبض ارواح کی صرف اس طرح نسبت کی جاتی ہے جس طرح قتل کی نسبت قاتل کی طرف اور موت کی نسبت امراض کی طرف، اور اس پر ہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے

marfat.com

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سونے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری معیاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں۔ سوچنے والوں کے لئے **باب نمبر 6 (روح کے جواب کے بیان میں)** حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق ملک الموت جب روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو روح کہتی ہے میں تیری نہیں مانوں گی جب تک مجھے اللہ حکم نہیں دیتا تو ملک الموت کہتا ہے۔

یا مرُ اللّٰہ تعالی بذلک فیقُولُ ملکُ الْموْۃ امر نی اللّٰہُ تعالی بذلک فیطلبُ الرُّوْحُ منہُ العلا مۃ والبرُ ھان فیقُولُ الرُّوْحُ انَّ ربّیَ حلقنیْ و ادخلنیْ فیْ جسدیْ ولمْ تکنْ عند ذلک فا لآ ن ترِیْدُ انْ تاْ خذ نیْ فیرْ جعُ ملکُ الْموْۃ الی اللّٰہ تعالی ویقُوْلُ انَّ عبْد ک یقُوْلُ کذا وکذا ویطلُبُ البُرْ ھان فیقُولُ اللّٰہُ تعالی صدق رُوْحُ عبْدیْ یا ملکُ الْموْۃِ اذْھبْ الی الْجنّۃ وخُذْتفاحۃ وعلیْھا اسْمیْ مکْتُوْب' وَارھا رُوْح عبْدیْ فیذْھبُ ملکُ الْموْت فیاخُذُ ھاو علیْھا مکْتُوْب' بسْم اللّٰہ الرّحْمٰن الرّحیْم ط ویُریْہ فا ذا اراہُ رُوْحُ الْعبْد یخْرُجُ مع النّشاط باب' فیْ ذکْر جواب الْاعْضاءِ وفیْ الْخبر اذا اراد اللّٰہُ تعالی قبْض رُوْح عبْدہ یجیْ ءُ ملکُ الْموْت منْ قبل الْفم لیقْبض رُوْحہٗ منْہُ فیخْرُجُ الذّکْرُ منْ فمہ ویقُوْلُ لا

marfat.com

سَبِیلَ لَکَ فِي هٰذِهِ الْجِهَةِ وَاِنَّمَا فِیْهِ ذِکْرُ رَبِّیْ فَیَرْجِعُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.

مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے پھر روح اس سے علامت اور دلیل مانگتی ہے روح کہتی ہے کہ بے شک میرے رب نے مجھے پیدا کیا اور جسم میں مجھے داخل کیا اور تو اس وقت موجود نہ تھا تو اب تو مجھے نکالنا چاہتا ہے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ بے شک تیرا بندہ ایسا ایسا کہتا ہے اور دلیل مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ملک الموت میرے بندے کی روح نے سچ کہا اب جنت کی طرف جا اور ایک سیب لیکر آ جس پر میرا نام لکھا ہے اور وہ سیب میرے بندے کی روح کو دیکھا پھر ملک الموت جاتا ہے پس سیب لاتا ہے اور اس پر لکھا ہوتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم: ملک الموت روح کو دکھاتا ہے جب بندے کی روح وہ سیب دیکھتی ہے تو بخوشی نکلنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ **باب نمبر 7 (اعضاء کے جواب میں)** حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی روح نکالنا چاہتا ہے تو ملک الموت منہ کی طرف سے آتا ہے تاکہ روح کو اس سے قبض کرے پس اس کے منہ سے ذکر آتا ہے اور ملک الموت سے کہتا ہے اس طرف سے روح نکالنے پر تجھے قابو نہیں اس میں تو میرے رب کا ذکر جاری ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے۔

وَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ عَبْدَکَ یَقُوْلُ کَیْتَ وَکَیْتَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی

marfat.com

اقبض رُوْحهٗ مِنْ جهةٍ اُخرى فيجيءُ ملکُ الْمَوْتِ مِنْ قبلِ الْيد لِيُخرجهٗ منهُ فيقوْلُ الْيَدُ لملکِ الْمَوْتِ لا سبيْلَ لکَ اِلَيَّ فانّي تصدّقتُ کثيراً وَّمسحتُ راْسَ الْيتيْمِ وکتبتُ الْعِلْمَ وَضربْتُ السّيف على عُنقِ الْکُفّار ثُمّ يجيْءُ الى الرّجْل فيقوْلُ لا سبيْل لکَ منْ قبلىْ فانّهٗ مشىٰ بىْ الى الْجُمعة والْجماعة وعيادة الْمرض ومجْلس الْعلْم والْعُلماء ثُمّ يجيْءُ الى لْاُذُنيْنِ فيقوْلانِ لاسبيْل لکَ منْ قبلنا فانّهٗ يسْمعُ بنا الْقرْآن والذّکر فيجيْءُ الى الْعينيْن فيقوْلانِ لا سبيْل لکَ منْ قبلنا فانّهٗ نظر بنا الى الْمصاحف ووجوْه الْعُلماء ثُمّ ينْصرفُ ملکُ الْمَوْتِ الى اللّٰه تعالىٰ ويقوْلُ يا ربّ علّمنىْ اعْضاءُ الْعبْد بالْحجّة ويقوْلُ کذا وکذا فکيْف اقبض رُوْحهٗ فيقوْلُ اللّٰهُ تعالىٰ اُکتبْ اسْمىْ على کفّک وارهُ عبْدى الْمؤْمن حتّى يرنهٗ فيکْتُبُ ملکُ الْمَوْتِ اسْمَ اللّٰه تعالىٰ على کفّه ويُريْه رُوْحُ الْعبْدفيُجيْبُهٗ فيخْرُجُ

اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار بے شک تیرا بندہ ایسے ایسے کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی روح کسی دوسری طرف سے قبض کرلو تو ملک الموت ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تاکہ روح کو اس طرف سے نکالے پس ہاتھ ملک الموت سے کہتا ہے تجھے مجھ پر کچھ قابو نہیں کیونکہ میں بکثرت خیرات کرتا ہوں اور یتیم کے سر پر پھرتا اور علم لکھا کرتا ہوں اور اللہ کی راہ میں کفار کی گردنوں پر تلوار چلاتا ہوں پھر ملک الموت پیر

marfat.com

کی طرف سے روح نکالنے آتا ہے تو پیر کہتا ہے تیرا میری طرف سے کچھ زور نہیں چلے گا کیونکہ میرے ساتھ وہ جمعہ اور جماعت اور مریض کی عیادت اور مجلس علم وعلماء کو چل کر جاتا ہے پھر وہ کانوں کی جانب آتا ہے تو وہ کہتے ہیں تجھے ہم پر کچھ قابو نہیں اس لئے وہ ہمارے ساتھ قرآن اور ذکر سنتا ہے پھر فرشتہ آنکھوں کی طرف سے آتا ہے تو آنکھیں کہتی ہیں تیرے لئے ہماری طرف سے کوئی راستہ نہیں اس لئے کہ وہ ہمارے ساتھ قرآن وعلماء کی زیارت کرتا ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار تیرے بندہ کے اعضاء حجت کے ساتھ مجھ پر غالب آ گئے اور وہ ایسے ایسے کہتا ہے اب میں اس کی روح کیسے قبض کروں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لو اور میرے مومن بندے کو دکھاؤ تا کہ وہ اسے دیکھے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لیتا ہے اور بندہ مومن کی روح کو دکھاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر بندہ مومن کے جسم سے نکل آتی ہے۔

رُوحُ عَبدِ المُؤمِنِ فَمَنْ اُنسِ اِسْمِهٖ يَنْصَرِفُ عَنْهُ مِرَارَةُ النَّزْعِ فَيَخْرُجُ مَعَ النَّشَاطِ فَكَيْفَ لَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَالْقَطِيعَةُ وَالْفَضِيحَةُ وَلِذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى صُدُوْرِ كُمْ اِسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَاَهْوَالُ الْقِيَامَةِ وَفِى الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِى النَّزْعِ يُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ دَعْهُ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ فَاِذَا بَلَغَ اِلَى

marfat.com

الصَّدرُ يُنادِى مُنادٍ حتّٰى يستريح و كذلك اِذا بَلَغ اِلى الرُّكبتَين والسُّرّة فاذا بلغ اِلى الحُلقوم يُنادِى مُنادٍ دعه حتّٰى يُودّع الاعضآء بعضها بعضا فيُودّع العينان ويقولان السّلامُ عليك الى يوم القيمة و كذلك الاُذنان واليدان والرِّجلان ويُودّع الرّوح والنفس فنعوذ با للّٰه من وداع الايمان عن اللّسان ووداع القلب عن معرفة الرّحمٰن فيبقى اليدان بلا حركة والرِّجلان بلا حركة والحدقتان

پس اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نام سے محبت کے سبب نزع کی سختی اس سے ٹل جاتی ہے اور روح بخوشی قبض ہو جاتی ہے۔ تو پھر آخرت کا عذاب کیسے نہ ٹلے گا اور اللہ تعالیٰ سے انقطاع اور شرمندگی کیونکہ ہوگی اور اسی لئے اللہ نے ان کے دلوں پر اپنا نام لکھا ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ تو اسی طرح عذاب اور قیامت کے خوف ٹل جائینگے اور حدیث میں ہے کہ جب بندہ نزع میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اس کے بندہ کو چھوڑ دو تا کہ آرام پائے پس جب روح اس کے سینہ کو پہنچتی ہے پھر جب روح حلق کو پہنچتی ہے تو منادی ندا کرتا ہے کہ اسے چھوڑ دو تا کہ اعضاء ایک دوسرے کو الوداع کریں پس آنکھیں الوداع کرتی ہوئی کہتی ہیں تجھ پر قیامت تک سلامتی ہو اور اس طرح کان و ہاتھ اور پاؤں الوداع کرتے ہیں اور روح و نفس الوداع

marfat.com

کہتے ہیں پس ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ایمان کے وداع زبان سے اور دل کے وداع
اللہ تعالیٰ کی معرفت سے پس پھر ہاتھ اور پاؤں بلا حرکت رہ جاتے ہیں اور آنکھیں بلا
بینائی رہ جاتی ہیں۔

لا بَصَرَ لَهُمَا وَالْاُذُنَانِ لا سَمْعَ لَهُمَا وَالْبَدَنُ لا رُوْحَ لَهُ فَلَوْ بُقِيَ
اللِّسَانُ بِلا شَهَادَةٍ وَّالْقَلْبُ بِلا مَعْرِفَةٍ فَكَيْفَ حَالُ الْعَبْدِ فِيْ
اللَّحْدِ لا يَرٰى اَحَدًا لا اَبًا وَّ لا اُمًّا وَّلا اَوْلادًا وَّلا اِخْوَانًا وَّلا
اَصْحَابًا وَّلا فِرَاشًا وَّلا حِجَابًا فَلَوْ لَمْ يَرْحَمْ رَبُّهُ الْكَرِيْمُ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرَانًا عَظِيْمًا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَكْثَرُ مَا لَمْ
يُسْلَبِ الْاِيْمَانُ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ وَقْتِ النَّزْعِ اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنْ
سَلْبِ الْاِيْمَانِ بَاب'' فِيْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ كَيْفَ يُسْلَبُ الْاِيْمَانُ فِيْ
الْخَبَرِ يَجِيْءُ الشَّيْطَانُ اِلَيْهِ فَيَجْلِسُ عِنْدَ يَسَارِهٖ وَهُوَ فِي النَّزْعِ
فَيَقُوْلُ لَهُ اُتْرُكْ هٰذَا الدِّيْنَ وَقُلِ الْهَيْنِ اثْنَيْنِ حَتّٰى تَنْجُوْ مِنْ هٰذِهِ
الشِّدَّةِ فَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فَالْخَطَرُ عَظِيْم'' فَعَلَيْكَ بِالْبُكَاءِ
وَالتَّضَرُّعِ وَاِحْيَاءِ اللَّيْلَةِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَتّٰى تَنْجُوْا مِنْ
عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسُئِلَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَيُّ ذَنْبٍ
اَخْوَفُ لِسَلْبِ الْاِيْمَانِ قَالَ تَرْكُ الشُّكْرِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَرْكُ
خَوْفِ الْخَاتِمَةِ وَالظُّلْمُ عَلَى الْعِبَادِ وَ

اور کانوں میں قوت سماعت نہیں رہتی اور بدن بغیر روح ہو جاتا ہے۔ پھر اگر زبان بلا

marfat.com

شہادت اور دل بلا معرفت ہو جائے تو بندے کا قبر میں کیا حال ہوگا وہاں تو کسی کو نہیں دیکھے گا نہ باپ کو نہ ماں نہ اولاد نہ بھائی اور نہ دوستوں کو اور نہ فرش اور نہ پردہ پس اگر اس کا رب کریم رحم نہ کرے تو بلا شبہ وہ بہت بڑے نقصان میں پڑ جائے اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ وقت نزع جو بندے کے ایمان کو سب سے زیادہ بچاتا ہے وہ اللہ کی پناہ مانگنا ہے اور اپنے ایمان کو سلب سے بچاؤ۔ **باب نمبر 8 (اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے)**

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان بندے کے پاس نزع کے وقت آ کر اس کی بائیں جانب بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے اس دین کو چھوڑ دے اور کہہ دو خدا ہیں تاکہ تو اس سختی سے خلاصی پائے پس جب معاملہ اس طرح ہے یعنی ایمان کے سلب کو خوف بہت ہے تو تجھے گریہ وزاری اور رات کو بیدار رہنا اور رکوع و سجود کی کثرت کرنا ضروری ہے تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پائے **(ایمان کے سلب ہونے کے اسباب)** اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کونسے گناہ سے ایمان کے سلب کا زیادہ خطرہ ہے فرمایا ایمان پر شکر نہ کرنا اور برے خاتمہ سے بے خوف ہونا اور بندوں پر ظلم کرنا اور امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ

قَالَ ابوْ حنیفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تعالی علیه انَّ مَنْ کَانَ فِیهِ هٰذهِ الْخَصَالُ الثَّلٰثُ فَالاَغلَبُ انْ یَخْرُجَ من الدُّنْیا کافِرًا نَعُوْذُ باللّٰهِ مِنْهُ اِلَّا مَنْ ادرکتْهُ السَّعادَةُ الازلِیَةُ وَیُقَالُ اَشدُّ الْحال علی الْمَیِّتِ عِنْدَ النَّزْعِ

marfat.com

الْعَطْشُ وَاِحْتِرَاقُ الْكَبِدِ فَفِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ يَجِدُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ فُرْصَةً مِنْ نَزْعِ الْاِ يْمَانِ لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْطِشُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَيَجِيْءُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَعَ الْقَدحِ مِنَ الْمَآءِ جَمَدٍ فَيُحَرِّكُ الْقَدَحَ لَهٗ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اَعْطِيْنِيْ مِنَ الْمَآءِ وَلَا يَدْرِيْ اَنَّهٗ شَيْطَان'' فَيَقُوْلُ لَهٗ قُلْ لَّا صَانِعَ لِلْعَالَمِ حَتّٰى اُعْطِيَكَ الْمَآءُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ الْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ اِلٰى مَوْضِعِ قَدَمَيْهِ فَيُحَرِّكُ الْقَدَحَ فَيَقُوْلُ اَعْطِيْنِيْ مِنَ الْمَآءِ فَيَقُوْلُ لَهٗ قُلْ كَذَبَ الرُّسُلُ حَتّٰى اُعْطِيَكَ الْمَآءُ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ الشَّقَاوَةُ يُجِيْبُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ لَا يُطِيْقُ عَلَى الْعَطْشِ فَيَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا وَّ مَنْ اَدْرَكَتْهُ السَّعَادَةُ يَرُدُّ كَلَامَهٗ وَيَتَفَكَّرُ مَا اَمَامَهٗ كَمَا حُكِيَ اَنَّ اَبَا زَكَرِيَّا الزَّاهِدَ لَمَّا حَضَرَتْهُ

نے فرمایا کہ جس میں یہ تینوں عادتیں ہوں اندیشہ ہے کہ وہ دنیا سے کافر مرے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہاں مگر جس کسی کی دستگیری سعادت ازلیہ کرے اور کہا گیا ہے کہ سخت تر تکلیف میت کو نزع کے وقت پیاس اور جگر سوزی کی ہوتی ہے تو اس وقت شیطان اس پر موقع پا کر ایمان چھیننے کی کوشش کرتا ہے اس لئے کہ مومن اس وقت پیاسا ہوتا ہے پس شیطان اس کے سر کے پاس ٹھنڈے پانی کا پیالہ لاتا ہے اور اس کی طرف بڑھاتا ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے اس کے فریب میں نہ آئے تو شیطان اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے اور پانی کا پیالہ اس کے سامنے چھلکاتا ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے۔ شیطان اسے کہتا ہے کہ نبیوں کو جھوٹا کہے (نعوذ

marfat.com

باللہ من ذلک) تب میں تجھے پانی دوں گا پھر جس کو ازلی بدبختی نے گھیر لیا وہ اس کی مان لے گا کیونکہ وہ پیاس پر تاب نہ لا سکے گا تو دنیا سے کافر جائے گا اور جس کی ازلی سعادت نے دستگیری کی وہ شیطان کی بات کو رد کرے گا اور اپنی آخرت کی فکر کرے گا

(موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان کے حیلے) حکایت ہے

کہ ابوزکریا زاہد کی جب موت کا وقت قریب آیا۔

الْوَفَاةُ فَاتَاهُ صَدِيْق'' لَهٗ وَهُوَ فِیْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقَّنَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ الزَّاهِدُ بِوَجْهِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهٗ ثَانِياً فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ ثَالِثًا فَقَالَ لَآ اَقُوْلُ فَخَشِيَ صَدِيْقُهٗ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَّجَدَ اَبُوْ زَكَرِيَّا خِفَّةً وَّفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ هَلْ قُلْتُمْ لِیْ شَيْئاً قَالُوْا نَعَمْ عَرَضْنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةَ ثَلٰثاً فَاَعْرَضْتَ مَرَّتَيْنِ وَقُلْتَ فِی الثَّالِثَةِ لَا اَقُوْلُ فَقَالَ اَتَانِیْ اِبْلِيْسُ وَمَعَهٗ قَدَح'' مِّنَ الْمَآءِ وَ وَقَفَ عَنْ يَمِيْنِیْ وَحَرَّكَ الْقَدَحَ وَقَالَ لِیْ اَتَحْتَاجُ اِلَى الْمَآءِ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ لِیْ قُلْ عِيْسٰى ابْنُ اللّٰهِ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَانِیْ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلِ فَقَالَ لِیْ كَذٰلِكَ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ وَفِی الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَالَ لِیْ قُلْ لَّا اِلٰهَ قُلْتُ لَا اَقُوْلُ فَضَرَبَ الْقَدَحَ عَلَى الْاَرْضِ وَوَلّٰى نَادِماً فَاَنَا رَدَدْتُّ عَلٰى اِبْلِيْسَ لَا عَلَيْكُمْ فَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَعَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ رُوِیَ عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

marfat.com

تو سکرات موت کے عالم میں ان کے پاس اس کا ایک دوست آیا اور اسے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی تلقین کی تو زاہد نے اس کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر دیا اور نہ پڑھا پھر اس نے اسے پڑھنے کو کہا اس نے منہ پھیر لیا پھر جب اس نے تیسری بار کہا تو اس نے کہا میں نہیں پڑھتا تب اس کا دوست ناراض ہو گیا پھر جب کچھ وقت بعد ابو زکریا کو افاقہ ہوا اور اپنی آنکھوں کو کھولا اور پوچھا کیا تم نے مجھے کچھ کہا تھا لوگوں نے کہا ہاں ہم نے تم کو تین بار کلمہ پڑھنے کو کہا پس تو نے دو بار تو اپنا چہرہ پھیر لیا اور تیسری بار کہا کہ میں نہیں پڑھتا تب اس نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت ابلیس آیا اور اس کے پاس پانی کا بھرا پیالہ تھا اور میری دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور پیالے کو حرکت دی اور مجھ سے کہا کیا تجھے پانی کی حاجت ہے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا پھر عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہو پس میں نے اس سے انکار کیا پھر وہ میرے پاؤں کی طرف سے آیا تو مجھے وہی کہا میں نے پھر اس کا انکار کیا اور اس نے تیسری بار مجھے کہا کہو کوئی بھی معبود نہیں میں نے کہا میں ایسا نہیں کہونگا تب اس نے پیالہ زمین پر پھینک دیا اور نادم ہو کر چل دیا تو میں نے اس وقت شیطان کی بات کو رد کیا تھا تمہاری بات کا انکار نہیں کیا تھا پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا خاص بندہ اور رسول ہے اور اس حدیث کی بناء پر حضرت منصور بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا

اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَدْنٰى مَوْتُ الْعَبْدِ قَسَمَ حَالَهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهِ الْمَالُ لِلْوَارِثِ وَالرُّوْحُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَاللَّحْمُ لِلدِّيْدَانِ وَالْعَظْمُ لِلتُّرَاب

marfat.com

والحسناتُ للخصمآء فذهب الوارثُ بالمالِ وذهب الدُّودُ بالّحم وذهب التُرابُ بالعظم وذهب الخصمآءُ بالحسنات ويالیتَ الشّیطانَ لا یذھبُ بالایمان عند الموۃ فانّہ یکونُ فراقًا مَن الرّبَ فانّ فراق الرّوح من الجسد غیرُ فراق الرّبَ فانّہٗ فراق'' لا بدل منھا باب'' فیُ ذکر الرّوح فی الخبر اذا فارق الرّوحُ مِن البدن نُودی من السّمآءِ ثلثُ صیحاتٍ یا بن ادمَ اترکتَ الدُّنیا ام الدُّنیا ترکتک اجمعتَ الدُّنیا ام الدُّنیا جمعتکَ اقبلتَ الدُّنیا ام الدُّنیا قبلتک واذا وُضع علی المُغتسلِ نُودِیَ مِنَ السَّمآءِ بثلث صیحاتٍ یا بن آدمَ اینَ القویُ فما اضعفک واینَ لسانک لفصیحُ فما اسکتک واین اُذُنک السّامعُ فما اصمّک واینَ احبّاؤک

(مرنے کے بعد آدمی کا حال پانچ طرح کا ہے) جب بندہ کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کا حال پانچ طرح پر تقسیم ہوتا ہے مال ورثاء کے لئے روح ملک الموت کے لئے گوشت کیڑوں کے لئے ہڈیاں مٹی کے لئے اور نیکیاں حقوق طلب کرنے والوں کے لئے تو بعد از موت مال ورثاء لیجاتے ہیں اور روح ملک الموت لیجاتا ہے اور گوشت کیڑے کھا جاتے ہیں اور ہڈیاں مٹی کھا جاتی ہے اور نیکیاں حقوق مانگنے والے لیجاتے ہیں اور کاشکہ شیطان ایمان کو بوقت موت نہ لیجائے کیونکہ ایمان کا جانا رب سے جدائی ہے اور بیشک روح کی جسم سے جدائی رب سے جدائی

marfat.com

نہیں ۔ب سے جدائی تو وہ چیز ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ باب نمبر 9 (روح کے بیان میں) حدیث میں ہے کہ جب روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو آسمان سے تین بار آواز آتی ہے کہ اے ابن آدم کیا تو نے دنیا چھوڑ دی یا دنیا نے تجھے چھوڑ کیا تو نے دنیا جمع کی یا دنیا نے تجھے جمع کیا؟ کیا تو نے دنیا قبول کی یا دنیا نے تجھے قبول کیا اور جب اسے تختہ غسل پر رکھا جاتا ہے تو آسمان سے تین بار آواز دی جاتی ہیں کہ اے ابن آدم تیرا قوی بدن کہاں ہے اب کس چیز نے اسے ضعیف کر دیا ہے اور تیری فصیح زبان کہاں ہے اسے کس چیز نے خاموش کر دیا اور تیرے سننے والے کان کہاں ہیں تو اب انہیں کس نے بہرا کر دیا اور تیرے پیارے دوست کہاں ہیں۔

فمن اوحشک اذ وضع فی الکفن نودی بثلث صیحات یا بن ادم طوبی لک ان کان ماواک الجنان والویل لک ان کان ماواک النیران یا بن آدم طوبی لک ان کان صاحبک رضوان اللہ والویل لک ان کان صاحبک سخط اللہ یا بن آدم قد تذھب الی سفر طویل بغیر زاد وتخرج من منزلک فلا ترجع الیہ ابدا وتصیر الی بیت الا ھوال واذا وضع علی الجنازۃ نودی بثلث صیحات یا بن آدم طوبی لک ان کان عملک خیرا والویل لک ان کان عملک شرا وطوبی لک ان کنت تآ نبا وصاحبک رضوان اللہ والویل لک ان کان صاحبک سخط

marfat.com

اللّٰہ واذا وُضعتُ لِلصّلوٰۃ نُوْدی بثلٰث صَیْحات یَا بْن آدم کُلُّ عمل عملتہ تراہُ فیْ ھذہ السّاعۃ فانْ کان عملک خیرا تراہُ خیرا وانْ کان عملک شرا تراہُ شرا طوْبی لک انْ کُنت اصلحت عُمرک والویلُ لک ان کُنت ضیّعت عُمرک واذ وُضعت الجنازۃُ

اب کس نے تجھے تنہا کر دیا اور جب اسے کفن میں لپیٹا جاتا ہے تو تین آوازیں آتی ہیں کہ ابن آدم خوشی ہے تیرے لئے اگر تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور خرابی ہے تیرے لئے اگر تیرا ٹھکانہ آگ ہے اور اے ابن آدم تیری خوش بختی ہے اگر تیرا ساتھی اللہ کی رضا ہو اور بربادی ہے تیرے لئے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے۔ اے ابن آدم تحقیق تو طویل سفر کی طرف بغیر زاد راہ کے جا رہا ہے اور تو جس گھر سے نکل رہا ہے اس کی طرف نہیں آئے گا اور تو خوف ناک گھر کی طرف چلا جائے گا اور جب اسے قبرستان لے جانے کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو تین بار آوازیں دی جاتی ہیں کہ اے ابن آدم تیرے لئے خوشی ہے اگر تیرے عمل اچھے تھے اور تیری خرابی ہے اگر تیرے عمل برے تھے اور تیرے لئے خوشی ہے اگر تو توبہ کرنے والا ہے کہ تیرے لئے اللہ کی رضا ہے اور تیرے لئے خرابی ہے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے اور جب جنازہ کے لئے رکھا جاتا ہے تو تین بار ندا آتی ہے کہ اے ابن آدم ہر عمل جو تو نے کیا اسے اب دیکھ لیا اگر اچھا تھا تو اچھا دیکھا اور برا تھا تو برا دیکھا خوشی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی اصلاح و نیکی میں گزاری اور خرابی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی کو ضائع کیا اور جب میت کی

marfat.com

چارپائی قبر کے کنارے رکھی جاتی ہے تو اسے زمین تین بار آواز دیتی ہے کہ اے ابن آدم جب تو میری پشت پر تھا تو ہنستا تھا اب میرے پیٹ میں روتا ہوا جائے گا۔

عَلٰی شَفِیرَۃِ الْقَبْرِ نُوْدِیَ بِثَلٰثِ صَیْحَاتٍ یَا بْنَ آدَمَ کُنْتَ عَلٰی ظَهْرِیْ ضَاحِکًا وَّصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ بَاکِیًا وَّکُنْتَ عَلٰی ظَهْرِیْ فَرِحًا وَّفَصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ حَزِیْنًا وَّکُنْتَ عَلٰی ظَهْرِیْ نَاطِقًا وَّصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ سَاکِتًا وَّاِذَا اَدْبَرَ النَّاسُ عَنْهُ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا عَبْدِیْ بَقِیْتَ وَحِیْدًا فَرِیْدًا وَّتَرَکُوْکَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَیْتَنِیْ لِاَجْلِهِمْ فَاَنَّهٗ اَرْحَمُ عَلَیْکَ الْیَوْمَ رَحْمَةً یَّتَعَجَّبُ مِنْهَا الْخَلَائِقُ وَاَنَا اَشْفَقُ عَلَیْکَ مِنَ الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا بَاب'' فِیْ ذِکْرِ نِدَآءِ الْاَرْضِ وَالْقَبْرِ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ الْاَرْضَ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ یَقُوْلُ یَابْنَ آدَمَ تَسْعٰی عَلٰی ظَهْرِیْ وَمَصِیْرُکَ فِیْ بَطْنِیْ وَتَعْصِیْ عَلَیَّ وَتُعَذَّبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَضْحَکُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَبْکِیْ فِیْ بَطْنِیْ وَتَاکُلُ الْحَرَامَ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَاکُلُ الدُّوْدُ لَحْمَکَ فِیْ بَطْنِیْ وَتَفْرَحُ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَحْزَنُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَسْمَنُ بِالْحَرَامِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَذُوْبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَخْتَالُ عَلٰی ظَهْرِیْ

اور جب تو میری پشت پر تھا تو خوش تھا اب تو میرے پیٹ میں غمناک ہو کر جائے گا تو میری پشت پر ناطق تھا اب مجھ میں خاموش رہیگا اور جب لوگ اسے دفنا کر پلٹتے ہیں تو

marfat.com

اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے بندے اب تو تنہا رہیگا تیرے پیارے تجھے اندھیری قبر میں چھوڑ گئے جن کے لئے تو نے میری نافرمانی کی پس آج تجھ پر رحمت کرتا ہوں جس پر مخلوق حیران رہے گی اور میں اس سے بڑھ کر تجھ پر شفیق ہوں کہ جتنی شفقت باپ کو اپنی اولاد پر ہوتی ہے۔

باب نمبر 10 (زمین اور قبر کے ندا کرنے میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر دن زمین دس کلموں کے ساتھ ندا کرتی ہے کہ اے ابن آدم اب تو میرے پیٹھ پر بھاگتا ہے آخر تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہوگا اور میری پیٹھ پر نافرمانی کرتا ہے آخر میرے پیٹ میں تجھے عذاب ہوگا اور میری پیٹھ پر ہنستا ہے پھر میرے پیٹ میں روتا آئے گا اور اب میری پشت پر حرام کھاتا ہے میرے پیٹ کے اندر تیرا گوشت کیڑوں کی غذا ہوگا اور اب تو میری پُشت پر خوش ہے اور پھر میرے پیٹ میں غم کرے گا اور اب تو میری پشت پر پلتا ہے۔ پھر میرے پیٹ میں پگلے گا اور اب میری پشت پر اتراکر چلتا ہے پھر میرے میں عاجز بن کے آئے گا۔

تَذِلُّ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ سُرُوْراً عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ حَزِیْنًا فِیْ بَطْنِیْ وَ تَمْشِیْ فِیْ النُّوْرِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ فِیْ الظُّلُمٰتِ فِیْ بَطْنِیْ وَتَمْشِیْ مَعَ الْجَمَاعَةِ عَلٰی ظَهْرِیْ وَتَقَعُ وَحِیْدًا فِیْ بَطْنِیْ وَ فِیْ الْخَبْرِ اَنَّ الْقَبْرَ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ بِثَلٰثِ مَرَّاتٍ بِثَلٰثِ كَلِمٰتٍ یَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْوُحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ الظُّلْمَةِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَمَا ذَا اَعْدَدْتَ لِیْ وَیُقَالُ اِنَّ الْقَبْرَ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْوُحْدَةِ

marfat.com

فَاحْمِلْ مُونِسًا وَّهُوَ قِرَآءَةُ الْقُرْآنِ وَاَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ فَاحْمِلْ
سِرَاجًا وَّهُوَ الصَّلٰوةُ فِي اللَّيْلِ وَآنَا بَيْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلْ اِلَيَّ فِرَاشًا
وَّهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَاَنَا بَيْتُ الْاَفَاعِيْ وَالْعَقَارِبِ فَاحْمِلِ التِّرْيَاقَ
وَهُوَ الصَّدَقَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاهْرَاقُ الدُّمُوْعِ وَانَا بَيْتُ
سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فَاَكْثِرْ عَلٰى ظَهْرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ'' رَسُوْلُ
اللّٰهِ بَاب'' فِيْ ذِكْرِ نِدَآءِ الرَّوْحِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ وَفِي الْخَبَرِ رُوِيَ عَنْ
عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً مُّرَبَّعَةً فِيْ

اور آج تو مجھ پر خوشی سے چلتا ہے پھر تو مجھ میں غمناک ہوگا اور آج تو میرے اوپر روشنی میں چلتا ہے کل تو میرے اندر اندھیرے میں رہے گا آج تو میرے پر پیاروں کے ساتھ ہے کل تو میرے اندر تنہا رہے گا اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبر ہر دن تین بار تین کلموں کے ساتھ ندا دیتی ہے کہتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور میں اندھیرا گھر ہوں تو نے میرے لئے کیا تیاری کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قبر ہر دن پانچ بار ندا کرتی ہے کہتی ہے میں تنہائی کا گھر ہوں اپنے ساتھ ساتھی لا اور وہ قراءت قرآن ہے اور میں اندھیرا گھر ہوں اپنے ساتھ چراغ لا اور وہ تہجد کی نماز ہے اور میں مٹی کا گھر ہوں اپنے ساتھ بچھونا لا اور وہ نیک عمل ہیں اور میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں اپنے ساتھ تریاق لا اور وہ صدقہ اور بسم اللہ پڑھنا اور خوف خدا میں اشکبار ہونا ہے اور میں منکر ونکیر کے سوال کی جگہ ہوں تو میری پشت پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی کثرت کر۔

marfat.com

باب نمبر 11 (روح کے نکلنے کے بعد کی ندا کے بیان میں)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فرمایا میں گھر میں چارزانوں ہو کر بیٹھی تھی کہ

الْبَيْت اذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ فَارَدْتُّ انْ اَقُوْدَ لَهٗ كَمَا كَانَ عَادَتِيْ عِنْدَ مَجِيْئِه اِلَيَّ فَقَالَ اجْلِسِيْ مَكَانَكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْن فَقَعَدْتُ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِيْ حُجْرِيْ وَنَامَ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى قَفَاه فَطَلَبْتُ شَيْبَةً فِيْ لِحْيَتِه فَرَاَيْتُ فِيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ فَتَفَكَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا وَيُبْقٰى اُمَّتُهٗ بِلَا نَبِيٍّ فَبَكَيْتُ حَتّٰى سَالَ دَمْعِيْ عَلٰى خَدِّيْ وَتَقَاطَرَتْ مِنْهُ عَلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ وَقَالَ مَا الَّذِيْ اَبْكَاكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ يَآ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَى الْمَيِّتِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ بَلٰى قُوْلِيْ اَنْتِ فَقُلْتُ لَا يَكُوْنُ الْحَالُ اَشَدُّ مِنْ وَّقْتِ خُرُوْجِه مِنْ دَارِه يَغْدُوْنَهٗ اَوْلَادُهٗ خَلْفَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ يَا وَالِدَهٗ وَيَا اُمَّاهُ وَيَقُوْلُ الْوَالِدُ وَوَابْنَاهُ فَقَالَ هٰذَا شَدِيْدٌ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَاَشَدُّ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اَيُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَى الْمَيِّتِ قُلْتُ لَا يَكُوْنُ الْحَالُ اَشَدَّ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ اَنْ يُّوْضَعَ فِيْ لَحْدِه وَيُهَالُ عَلَيْهِ التُّرَابُ

marfat.com

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس میں نے چاہا کہ آپ کی تعظیم کو کھڑی ہو جاؤں جیسا کہ آپ کی آمد پر کھڑا ہونا میری عادت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین اپنی جگہ بیٹھی رہے پس میں بیٹھ گئی تو آنحضرت ﷺ میری گود میں اپنا سر رکھ کر پشت کے بل محوخواب ہو گئے تو میں آپ کی ریش مبارک کے سفید بال ڈھونڈنے لگی تو میں نے انیس سفید بال دیکھے پس میں اپنے دل میں فکر کرنے لگی اور جی میں کہنے لگی کہ آپ تو دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور امت نبی سے محروم ہو جائے گی تو میں رونے لگی حتی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر بہنے لگے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ٹپکنے لگے تو آپ نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا اے ام المومنین تمہارے آنسو ٹپکنے کا کیا سبب ہے تو میں نے آپ کو اپنا واقعہ سنا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین کونسا حال میت پر زیادہ سخت ہوتا ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں تو فرمایا اری کچھ تو بتاؤ تو میں نے عرض کی سب سے زیادہ اس کا اپنے گھر سے نکلتے وقت کا حال سخت ہوتا ہے جب کہ اس کی اولاد اس کا جنازہ کے پیچھے بھاگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے باپ اے ہماری والدہ اور اگر بیٹے کا جنازہ ہو تو باپ روتا ہے کہتا ہے اے میرے بیٹے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واقعی یہ حال اس پر بہت دشوار ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی حال سخت نہیں پھر پوچھا اس کے علاوہ میت پر کونسا دشوار حال ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اس وقت حال میت پر زیادہ مشکل ہوتا ہے جب اسے قبر میں اتار کر اس پر مٹی ڈالتے ہیں۔

وَيَرْجِعُ عَنْهُ اَقْرَبَاؤُهُ وَاَوْلَادُهُ وَاَحِبَّاؤُهُ وَيُسَلِّمُوْنَهُ اِلَى اللّٰهِ

marfat.com

تَعَالٰی مَعَ عَمَلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا شَدِیْدٌ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَا شَدُّ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ اَیُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ اِعْلَمِیْ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اَشَدَّ الْحَالِ عَلَی الْمَیِّتِ حِیْنَ یَدْخُلُ الْغَسَّالُ دَارَہٗ لِیُغَسِّلَہٗ وَیُخْرِجُ الثِّیَابَ مِنْ بَدَنِہٖ وَیُخْرِجُ خَاتَمَ الشَّبَابِ مِنْ اَصَابِعِہٖ وَیَنْزِعُ قَمِیْصَ الْعُرُوْسِ مِنْ بَدَنِہٖ وَیَرْفَعُ عَمَامَۃَ الشَّیْخِ وَالْفَقِیْہِ وَالْقَاضِیْ مِنْ رَّاْسِہٖ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یُنَادِیْ رُوْحُہٗ حِیْنَ یَرٰی نَفْسَہٗ عَارِیًا بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ یَسْمَعُہٗ کُلُّ الْخَلَائِقِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیُنَادِیْ یَا غَسَّالُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ اَنْ تَنْزِعَ ثِیَابِیْ بِرِفْقٍ فَاِنِّیْ اْلآنَ اسْتَرَحْتُ مِنْ مُّخَالِبِ مَلَکِ الْمَوْتِ فَاِذَا اَصَبَّ عَلَیْہِ الْمَآءَ صَاحَتِ الرُّوْحُ کَذٰلِکَ یَقُوْلُ یَا غَسَّالُ لَا تَجْعَلِ الْمَآءَ حَارًّا وَّلَا بَارِدًا وَّلَا تَصُبَّ عَلَیَّ الْمَآءَ حَارًّا وَلَا بَارِدًا فَاِنَّ جَسَدِیْ مَجْرُوْحٌ بِنَزْعِ الرُّوْحِ

اور اس کے اقارب واولاد اور دوست اسے اللہ کو سونپ کر اس کے پاس سے واپس لوٹتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین یہ حال اس پر سخت ہوتا ہے مگر اس سے بھی کوئی حال اس پر زیادہ مشکل ہوتا ہے پھر فرمایا وہ کونسا وقت ہے جو اس پر سب سے زیادہ مشکل آتا ہے تو میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جان لے کہ تحقیق سب سے زیادہ مشکل وقت میت پر وہ آتا ہے۔ جب کہ اس کے گھر میں غسل دینے والا داخل ہوتا ہے اور اس کے جسم سے

marfat.com

کپڑے اتارتا ہے اور اس کی جوانی کے وقت کی انگوٹھی اس کی انگلی سے نکالتا ہے اور سہاگ کے کپڑے اس کے جسم سے اتارتا ہے اور شیخ وفقیہ وقاضی کی دستار اس کے سر سے اتار دیتا ہے پس اس وقت اس کی روح ندا دیتی ہے جب کہ وہ اپنے کو برہنہ دیکھتا ہے درد بھری آواز سے اسے تمام مخلوق سنتی ہے سوائے جن وانس کے پس وہ ندا کرتا ہے اے غسل دینے والے! تجھے اللہ کی قسم میرے کپڑے نرمی کے ساتھ اتار پس بے شک میں نے ابھی ملک الموت کے چنگل سے آرام پایا پھر جب اس پر پانی ڈالتا ہے تو روح فریاد کرتی ہے کہتی ہے اے غسل دینے والے پانی کو زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈا نہ کر اور مجھ پر پانی زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈا ڈال پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کی وجہ سے زخمی ہے۔

فَاِذَا غَسَّلَهٗ يَقُوْلُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَاتَمَسَّنِيْ بِقُوَّتِكَ فَاِنَّ جَسَدِيْ مَجْرُوْحٌ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ كَفْنِهٖ وَشَدَّ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ نَادَاهُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَشُدَّ الْكَفَنَ عَلٰى رَاْسِيْ حَتّٰى يَرٰى وَجْهِيْ اَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَقْرِبَآءِيْ فَاِنَّ هٰذَا اٰخِرُ رُؤْيَتِيْ لَهُمْ فَاِنِّيْ لَيَوْمَ اُفَارِقُهُمْ وَلَا اَرَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِذَا اَخْرَجُوا الْمَيِّتَ مِنْ دَارِهٖ نَادٰى بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا تُعَجِّلُوْنِيْ حَتّٰى اُوَدِّعَ دَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمَا لِيْ ثُمَّ يُنَادِيْ بِاللّٰهِ تَرَكْتُ اِمْرَاَتِيْ اَرْمِلَةً فَعَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُؤْذُوْهَا وَاَوْلَادِيْ يَتِيْمًا فَعَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تُؤْذُوْهُمْ فَاِنِّيْ الْيَوْمَ اُخْرِجُ مِنْ دَارِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا

marfat.com

فَاِذَاحَمَلُوْہُ عَلَی الْجَنَازَۃِ یَقُوْلُ بِاللّٰہِ یَا جَمَاعَتِیْ لَا تُعْجِلُوْنِیْ حَتّٰی اَسْمَعَ صَوْتَ اَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِبَآءِیْ فَاِنِّی الْیَوْمَ اُخْرِجُ اُفَارِقُھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِذَا اُوْضِعَ عَلٰی سَرِیْرِ الْجَنَازَۃِ وَخَطَوْا بِھَاثَلٰثَ خُطُوٰتٍ یُنَادِیْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یَا

پھر جب اس کو غسل دیتا ہے تو میت کہتی ہے اے غسل دینے والے تجھے اللہ کی قسم مجھے زور سے مت چھو پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کے سبب زخمی ہے پس جب اس کے غسل سے فارغ ہوتا ہے اور اس کو اس کے کفن میں لپیٹتا ہے اور اس کے قدموں کی طرف سے کفن کو باندھتا ہے تو میت اسے پکار کر کہتی ہے تجھے اللہ کی قسم اے غسل دینے والے کفن کو میرے سر کی طرف سے نہ باندھ جب تک کہ میرے چہرے کو میرے اہل وعیال اور اقارب نہ دیکھ لیں ۔ پس بے شک ان کے دیکھنے کا آخری دن اور اخری وقت ہے بے شک آج میں ان سے بچھڑنے والا ہوں اور پھر میں ان کو قیامت تک نہ دیکھ سکوں گا اور جب میت کو لوگ اس کے گھر سے نکالتے ہیں تو وہ پکار کر کہتی ہے کہ اے لوگو مجھے لے جانے میں جلدی نہ کرو جب تک کہ میں اپنے گھر اور اہل خانہ کو اور مال کو الوداع نہ کہہ لوں ۔ پھر ندا دیتی ہے کہ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کو بیوہ چھوڑا ہے پس تم پر لازم ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچاؤ اور میں نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے پس تم پر لازم ہے کہ انہیں اذیت نہ دو پس بے شک میں آج اپنے گھر سے نکالا جا رہا ہوں پھر ان کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا پھر جب اس کو چارپائی پر اٹھاتے ہیں تو میت کہتی ہے اے اٹھانے والو تمہیں اللہ کی قسم مجھے جلدی نہ لے جاؤ یہاں تک کہ میں اپنی

marfat.com

آواز اہل وعیال اور اقارب کو سنا نہ لوں پس بے شک میں آج کے دن ان سے قیامت تک جدا ہو رہا ہوں پھر جب اس کو جنازے کی چارپائی پر لٹا کر چلتے ہیں تو ان کے تین قدم چلنے کے بعد میت بلند آواز سے ندا کرتی ہے کہ اس کی آواز کو سوائے جن و انس کے ہر چیز سنتی ہے۔

اَحِبَّا ئِیُ وَیَا اِخْوَانِی وَیَا اَوْلَادِیْ لَاتغرَّ نَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنیا کما غرَّتْنِیْ وَلا تِلْعَبُ بِکُمُ الدُّنیا کما لَعِبَتْنِیْ فَاعْتَبرُوْایاً ولی الاَ بْصَارِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ فَاِنّیْ خَلفْتُ مَاجَمَعْتُ لِوَرَثَتِیْ وَاَنْتُم تَعِیْشُوْنَ مِنْ وَّرَآئِیْ وَلَا تَحْمِلُوْنَ مِنْ خطَایَآئِیْ شَئْیاً وَلَدَیَّانُ یُحَاسِبُنِیْ وَاَنْتُم تَنْسَوْ نَنِیْ وَتَدْ عَوْنِیْ ثُمَّ لا تَبْتَغُوْ نِیْ فَاِذَا صَلُّوا عَلَی الْجَنَازَۃِ وَرَجَعَ بَعْضُ اَهْلِهٖ وَاَصْدِقَآئِهٖ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ یَقُوْلُ بِاللّٰهِ یَآ اِخْوَانِیْ اِنّی کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْمَیِّتَ تُنْسٰی لکِنْ لَّا تَنْسَوْ نِیْ بِهٰذِهِ السُّرْعَۃِ رَجَعْتُمْ قَبْلَ اَنْ دَفَنْتُمُوْ نِیْ فَاِذَا وَضَعُوْا فِیْ لَحْدِهٖ یَقُوْلُ بِاللّٰهِ یَا وُرَّاثِیْ اِنّیْ قَدْ جَمَعْتُ مَا لاً کَثِیْراً فِی الدُّنْیَا وَتَرَکْتُ لَکُمْ فَلَا تَنْسَوْنِیْ بِکَسْرَۃِ خُبْزِکُمْ وَعَلَّمْتُکُمُ الْقُرْآنَ وَالْاَدَبَ فَلا تَنْسَوْ نِیْ بِدُعَآئِکُمْ وَاِذَا رَجَعُوْا بَعْدَ دَفْنِهٖ یَقُوْلُ یَا اِخْوَانِیْ اِنّیْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْمَیِّتَ اَبْرَدُ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ فِیْ قُلُوْبِ الْاَحْیَآءِ وَلکِنْ لَّا تَنْسَوْ نِیْ بِهٰذِهِ السُّرْعَۃِ وَعَلٰی هٰذَا حُکِیَ عَنْ اَبِیْ قُلَابَۃَ اَنَّهٗ رَاٰی

کہ اے میرے دوستوں اور اے میرے بھائیوں اور اے میری اولاد تم کو

marfat.com

دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جیسے اس نے مجھے دھوکہ دیا اور تم سے دنیا نہ کھیلے جیسے وہ مجھ سے کھیلی پس اے آنکھوں والوں عبرت حاصل کرو تا کہ تم فلاح پاؤ پس تحقیق میں پیچھے چھوڑ چلا جو کچھ جمع کیا اپنے وارثوں کے لئے تو تم اے وارثو! تم میرے بعد عیش کرو اور میرے گناہوں سے تم کچھ بوجھ نہ اٹھاؤ قرض خواہ مجھ سے حساب مانگتے ہیں اور تم مجھے بھولتے ہو اب چھوڑو مجھے خاک میں پھر نہ بلانا پھر جب وہ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور نمازیوں میں سے کچھ اس کے گھر والے اور دوست واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اللہ کی قسم اے میرے بھائیوں تحقیق میں جانتا ہوں کہ بے شک میت کو لوگ بھول جاتے ہیں لیکن مجھے نہ بھولنا اس جلدی کے ساتھ کہ لوٹ جاؤ تم مجھے دفن کرنے سے پہلے تو جب وہ اسے لحد میں اتارتے ہیں تو میت کہتی ہے کہ اللہ کی قسم اے میرے وارثوں بے شک میں دنیا میں مال کثیر جمع کیا اور تمہارے لئے چھوڑ آیا پس مجھے نہ بھولنا تم کھانا کھاتے وقت مجھے یاد رکھنا میں نے تمہیں قرآن اور ادب سکھایا پس مجھے تم اپنی دعا میں نہ بھولنا اور جب وہ اس کے دفن کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اے میرے بھائیوں بے شک میں جانتا ہوں کہ تحقیق میت دوستوں کے دلوں میں زہر یرے بھی ٹھنڈی ہوتی ہے لیکن تم مجھے اس جلدی سے نہ بھولنا (**حضرت ابو قلابہ کا خواب میں مقبرہ دیکھنا**) اور اسی کے متعلق حضرت ابو قلابہ سے ہے کہ تحقیق انہوں نے خواب میں

فِی الْمَنَامِ مَقْبَرَۃً کَانَ قُبُوْرُھَا قَدِ انْشَقَّتْ وَخَرَجَ مِنْھَا اَمْوَاتُھَا وَقَعَدُوْا عَلٰی شَفِیْرَۃِ لُقُبُوْرِ وَکَانَ بَیْنَ یَدَیْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ طَبَق "

marfat.com

مِنْ نُورٍ وَّرَاى فِيمَا بَيْنَهُمْ رَجُلًا مِّنْ جِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ طبقا مِنْ نُورٍ وَّسَا لَهُ وَقَالَ مَا لِيْ لَا ارى بَيْنَ يَدَيْكَ طَبق النُّور فقال انَّ لِهٰؤُلَاءِ اَوْلَادًا وَّاَصْدِقَآءَ يَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَتَصَدَّقُوْنَ لِاَ جْلِهِمْ وَ هٰذا لنُّوْرُ مِمَّا بَعَثُوْا اِلَيْهِمْ وَكَانَ لِيْ ابن'' غَيْرُ صَالِحٍ لَّا يَدْعُوْ وَلَا يَتَصَدَّقُ لِاَ جَلِيْ وَلِهٰذَا لَا النُّوْرَ لِيْ وَاَنَااَ خْجَلُ بَيْنَ جِيْرَانِيْ فَلَمَّا اَنْتَبَهَ اَبُوْ قَلَابَةَ دَعَا اِبْنَهُ وَاَخْبَرَهُ بِمَا رَاى فَقَالَ الِابْنُ اِنِّيْ قَدْ تُبْتُ عَلٰى يَدَيْكَ وَلَا ارْجِعُ اِلٰى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ اَبَدًا وَّانا لَا اَغْفلُ مِنْهُ مَا كُنْتُ حَيًّا فَاشْتَغَلَ فِي الطَّاعَاتِ وَالدُّعَآءِ لِاَ بِيْهِ وَالصَّدقة لاجله فَلَمَّا مَضٰى عَلَيْهِ مُدَّةً'' رَاى اَبُوْ قَلَابَةَ فِيْ مَنَا مه ذٰلِكَ الْمَقْبَرَةَ على حَالِهَا وَرَاى نُوْرًا اَضْوءَ مِنَ الشَّمْسِ وَاَكْثَرَ مِنْ نُوْرِ اَصْحَابِهِ فقال يا يَا قُلَابَةَ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ایک مقبرہ کو دیکھا کہ اس کی سب قبریں پھٹ گئیں ہیں اوران سے مردے باہر نکل کر قبروں کے کنارے بیٹھ گئے ہیں اوران میں سے ہرایک کے سامنے نور کا طبق تھا تو ابو قلابہ نے ان کے درمیان ان کے ہمسایوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سامنے نور کا طبق نہیں تو اس نے اسے پوچھا کہ اے شخص کیا وجہ ہے کہ میں تیرے سامنے نور کا طبق نہیں دیکھتا ہوں پس اس نے کہا بے شک ان لوگوں کے اولاد اور دوست ہیں جو ان کے لئے دعا کرتے ہیں اوران کے ایصال ثواب کو صدقہ کرتے ہیں اور یہ نور اس سے ہے جو ان کی طرف ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اور میرا ایک بیٹا غیر صالح

marfat.com

ہے جو کہ نہ میرے لئے دعا کرتا ہے اور نہ صدقہ تو اس لئے میرے پاس نور نہیں ہے میں اپنے ہمسایوں کے درمیان شرمندہ ہوں تو جب ابوقلابہ رحمتہ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو اس کے بیٹے کو بلا کر اپنے خواب کی خبر دی پس اس نے عرض کیا آج سے میں تیرے ہاتھ پر تائب ہوتا ہوں اور جو میں پہلے کرتا تھا اب ایسا کبھی نہیں کروگا۔ اور اپنے باپ کو نہ بھولوں گا جب تک میں زندہ ہوں۔ پس پھر وہ عبادات اور اپنے باپ کے لئے دعا میں مشغول ہو گیا اور اس کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کیا پھر جب کچھ مدت گزری تو ابوقلابہ نے اسی مقبرہ کو خواب میں دیکھا اس کے پہلے حال پر دیکھا اور اس شخص کے سامنے نور دیکھا جو سورج سے بھی زیادہ روشن ہے اور اس کے ساتھ والوں کے نور سے زیادہ روشن ہے پس اس نے کہا اے ابوقلابہ اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے جزا خیر دے کہ میں تیرے کہنے پر آگ سے اور ہمسایوں کی شرمندگی سے نجات پا گیا۔

عَنِّی خَیْرًا بِقَوْلِکَ نَجَوْتُ مِنَ النِّیْرَانِ وَخِجَالَةِ الْجِیْرَانِ وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِالْاِسْکَنْدَرِیَّةِ فَقَالَ لَهٗ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا مَلَکُ الْمَوْتِ فَاِذَا هُوَ یَرْتَعِدُ فَرَآئِضُهٗ هِیَ اللَّحْمُ الَّتِیْ بَیْنَ الْجَنْبِ وَالْکَتِفِ فَقَالَ لَهٗ مَلَکُ الْمَوْتِ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی مِنْکَ قَالَ خَوْفًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ اُکْتُبْ لَکَ کِتَابًا حَتّٰی تَنْجُوَ مِنَ النَّارِ بِهٖ قَالَ بَلٰی فَدَعَا مَلَکُ الْمَوْتِ بِصَحِیْفَةٍ وَکَتَبَ فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَقَالَ هٰذَا بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَفِی الْخَبَرِ سَمِعَ رَجُلٌ "عَارِفٌ" مِنْ رَجُلٍ یَقْرَءُ بِسْمِ

marfat.com

اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط فصاح فقَالَ اذا کان اسمُ الحبیب ھذا فکَیفَ رُؤیتہُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاس یقُولُون ان الدُّنیا مع ملک المو ۃ لا تُساوِيْ بِدانقٍ وَّاذ اَقُوْلُ اِنا الدُّنیا بلا ملکِ المُوۃِ لا تُساوِيْ بدانقِ لِانَّ ملکَ المُو ۃِ یُوصِلُ الحَبِیبَ اِلی الحَبِیبِ باب'' فِیْ ذِکرِ المُصِیبَۃِ وَالنَّوحِ

(**ملک الموت کو دیکھ کر کپکپی طاری ہونا**) اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک ملک الموت سکندر یہ میں ایک آدمی کے پاس داخل ہوا پس اس سے اس شخص نے پوچھا تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں پس جبھی اس کے پٹھے کانپنے لگے فرائض سے مراد وہ گوشت ہے جو پہلو اور شانہ کے درمیان ہوتا ہے پس اس کو ملک الموت نے کہا یہ کیا حال ہے جو میں تجھ سے دیکھ رہا ہوں اس شخص نے کہا جہنم کے خوف سے پھر ملک الموت نے کہا میں تجھے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں یہاں تک تو اس کے سبب جہنم سے نجات پائے گا اس نے کہا کہ ہاں لکھ دو پس ملک الموت نے کاغذ منگوا کر اس میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور کہا یہ تیرے لئے جہنم سے نجات ہے اور ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرد عارف نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ بسم اللہ شریف پڑھتا ہے تو اس نے کہا جب پیارے کا نام اس شان کا ہے تو اسے دیکھنے کا کیا عالم ہوگا۔ پھر بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ بیشک دنیا مع الملک الموت ایک دانگ کے برابر نہیں میں یوں کہتا ہوں بیشک دنیا ملک الموت کے بغیر درہم کے چھٹے حصے کے برابر بھی نہیں اس لئے کہ بیشک ملک الموت تو دوست سے ملاتا ہے۔

marfat.com

باب نمبر 12 (مصیبت کے وقت اور میت پر رونے کے بیان میں) حدیث میں مروی ہے۔

علی المیت رُوِي فِی الخبرِ انَّ مَنْ اُصِیبَ بِمُصِیبَۃٍ فَخرَّقَ ثَوْباً اَوْضَرَبَ صَدْرًا فَکَاَنَّمَآ اَخذَ الرُّمْحَ وحاربَ رَبَّہٗ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وسلَّم انَّہٗ قالَ مَنْ سَوَّدَ بابًا عِنْدَ الْمُصِیبَۃِ اَوْ ثیابا اَوْ خرَقَ ثَوْبًااَوْ خرَّبَ دُکَّانًا اَوْ کَسَّرَ شَجرَۃً اَوْ نتفَ شَعْرَۃً بنی اللّٰہُ لہٗ بکُلِّ شَعْرَۃٍ وَّورق بیْتًا فِیْ النَّار وَکَاَنَّما اَشْرَکَ باللّٰہِ واراقَ دمَ سبْعِیْنَ نبِیًّا وَّلا یقْبلُ اللّٰہُ منْہُ صرْفًا وَّلا عدْلًا وَلا صَدقۃً وَّلا دُعآءً مَا دامَ ذٰلکَ السَّوادُ علی بابہٖ وثیابہٖ وَضیَّقَ اللّٰہُ قبرہٗ وشدَّد علیہ حسابہٗ ولعنہٗ کُلُّ شیْءٍ وَّکُلُّ ملکٍ مَّا بیْنَ السَّمآءِ ولاْرْض وکتبَ علیْہِ الْفُ خطِیْئۃٍ وَّقامَ مِنْ قبْرِہٖ عُرْیانًا وَّمنْ خرَّقَ علی مُصیْبۃٍ جیْبہٗ خرَّقَ اللّٰہُ دیْنہٗ ومنْ لطمَ خدَّاہُ وخدشَ وَّجْھَہٗ حرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی عَلیْہِ النَّظرُ الی وجْہِ الْکریْمِ وَفِیْ خبرٍ اِذا مَاتَ ابْنُ آدمَ ر اجْتمعتِ الصِّیاحُ فِیْ دارِہٖ ویقُوْمُ ملکُ الْموْۃِ علٰی باب

(مصیبت کے وقت سینہ کوبی اور نوحہ کرنا عذاب کا باعث ہے) پس بے شک جسے مصیبت پہنچی تو اس نے کپڑے کو پھاڑا یا سینہ پیٹا پس وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے نیزہ اٹھایا اور اپنے رب سے جنگ کی اور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے

marfat.com

کہ آپ نے فرمایا جس نے اپنے دروازے کو سیاہ کیا مصیبت کے وقت یا کپڑوں کو یا اس نے کپڑوں کو پھاڑا۔ یا مکان کو خراب کیا یا درخت کو توڑا یا بال نوچے تو اللہ تعالی اس کے لئے ہر بال کے بدلے اور ہر پتے کے بدلے جہنم میں گھر بنائے گا اور اس کا گناہ اس پر ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور ستر نبیوں کا خون بہایا اور نہیں قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نفل اور نہ فرض اور نہ صدقہ اور دعا جب تک یہ سیاہی اس کے دروازہ پر یا کپڑوں پر موجود رہے اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دیتا ہے اور اس کا حساب اس پر مشکل کر دیتا ہے اور ہر چیز اور سب فرشتے جو درمیان آسمان وزمین کے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار برائی لکھی جاتی ہے اور قیامت کے روز وہ اپنی قبر سے برہنہ اٹھے گا اور جس نے مصیبت کے وقت اپنا گریبان پھاڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال ضائع کر دے گا۔ اور جس نے اپنے رخسار کو پیٹا اور چہرہ چھیلا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر اپنی زیارت حرام فرما دے گا۔ (**ملک الموت کا میت پر رونے والوں سے سوال**) اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابن آدم فوت ہوا اور رونے والیاں اس کے گھر جمع ہوں تو ملک الموت اس کے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہتا ہے

دَارِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ھٰذِہِ الصِّیَاحُ فَوَ اللّٰہِ مَا نَقَصْتُ مِنْ اَحَدٍ مِنْکُمْ عُمْرًا وَّلَا رِزْقًا وَّمَا ظَلَمْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَاِنْ کَانَ صِیَاحُکُمْ مِنِّیْ فَاِنِّیْ عَبْدٌ '' مَّامُوْرٌ '' وَّاِنْ کَانَ مِنَ الْمَیِّتِ فَھُوَ مَقْھُوْرٌ '' وَّاِنْ کَانَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَنْتُمْ کَفِرُوْنَ بِاللّٰہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّ لِیْ فِیْکُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوْدًا حَتّٰی

marfat.com

لا يُنْقِص منكُم احد'' قَالَ الفَقِيهُ النَّوحُ حرام'' وَّلَا بَأس بالبُكَآءِ على المَيّتِ وَالصَّبرُ افضلُ فَاِنَّ اللّٰه تعالٰى قَالَ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجرَ هُم بِغَيرِ حِسَابٍ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ النَّائِحَةُ وَمَنْ حَولَهَا وَمَنْ يُعِينُهَا وَمُستَمِعُهَا فَعَلَيهِنَّ لَعنَةُ اللّٰهِ وَالمَلٰئِكَةِ والنَّاسِ اَجمَعِينَ وَيُقَالُ لَمَّا مَاتَ حَسَنُ ابنُ عَلِيٍّ سَلَامُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيهِمَا اعتَكَفَتْ اِمرَاتُهُ عَلٰى قَبرِهٖ سَنَةً وَّاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ رَاسُ الحَولِ رَفعتِ الفُسطَاط فَسمعتْ صَوتًا مِّنْ جَانِبِ القَبرِ هَلْ وَجَدْتَ مَا فَقَدْتَ وَرُوِیَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمَّا مَاتَ ابنُهُ

کیا ہیں یہ رونے والیاں پس اللہ کی قسم نہیں کم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک کی عمر کو اور نہ رزق اور نہیں ظلم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک پر اور اگر ہے تمہارا رونا چیخنا میری وجہ سے پس میں تو حکم کا بندہ ہوں۔ اور اگر میت کے سبب سے ہے تو وہ مجبور ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے تو تم اللہ کی ناشکری کرتے ہو۔ پس اللہ کی قسم مجھے تو تم میں بار بار آنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ رہے اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فرمایا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور میت پر رونے میں حرج نہیں اور صبر افضل ہے۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب اجر دینا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا نوحہ کرنے والی اور جو اس کے گرد جمع ہوں اور جو اس کی مدد کرے اور اس کے نوحہ کو سنے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی اور

marfat.com

فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت حسن بن حضرت علی سلام اللہ علی نبینا وعلیہما کا وصال ہوا۔ تو آپ کی بیوی آپ کی قبر پر اکیلی بیٹھی رہیں۔ پس جب سال کا آخر ہوا تو خیمہ کو اٹھایا پس قبر کی طرف سے ایک آواز سنی کہ کیا تو نے پالیا جسے تو نے گم کیا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے

اِبْـرَا هِيْـمُ الْـمَعْصُوْمُ رَضِىَ اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ دمعتْ عَيْناهُ فقال لهٗ عبْدُ الـرَّحْـمٰـنِ ابْـنِ عـوْفٍ يا رَسُوْل اللّٰه اليْس هٰذا قَدْ نهيْتنا من الْبكآء فَـقَالَ انَّما نَهَيْتُكُمْ عَنْ صَوْتَيْنِ فاجريْنِ وعَنْ فعْلَيْنِ احْمقيْنِ صوْت الـنَّـيـاحة وَصوْتِ الْغنآءِ وعَنْ خدْ شِ الْوجُوْه وشقِّ الْجُيُوْب ولكنْ هٰـذِهٖ رحْـمةٌ'' جعلها اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِ الرُّحمآءِ ثُمَّ قال الْقَلْبُ يحْزنُ وَالْعيْـنُ تـدْ مَعُ بفراقك يا ابْراهيْمُ وروى واهْبُ ابْنُ كيْسان عنْ اَبِىْ هُـرَيْـرَةَ رضِـىَ الـلّٰـهُ عـنْـهُ انَّ ابا حَفْصٍ راى امْراةً تبْكِىْ على الْـمَيِّتِ فنهها وَقال لا تبكىْ فقال النَّبِىُّ صلَّى اللّٰهُ عليْه وآله وسلَّم دَعْـهـا يـآ ابـا حفْصٍ رضِىَ اللّٰـهُ عنْهُ فانَّ الْعيْن باكيةٌ'' وَالنَّفْسُ مُصا بَةٌ'' وَالْـعَهْدُ حديْثٌ'' باب'' فِىْ ذِكْرِ الصَّبْرِ عند الْمصيْبة رُوِىَ عنْ اِبْـنِ عبَّـاسٍ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَنْهُ انَّهٗ قال قال رَسُوْلُ اللّٰه صلَّى اللّٰهُ عليْه وآلهٖ وَسلَّمَ اَوَّلُ ما كتبَ الْقلمُ فِى اللَّوْحِ الْمحْفُوْظ بامْرِ اللّٰه تعالٰى اِنِّىْ انا اللّٰهُ لا الٰهَ اِلَّا انا وَمُحمَّدٌ'' عبْدِىْ ورَسُوْلِىْ وخيْرُ خلْقِىْ من

موت پر رونا رحمت ہے اور بین کرنا منع ہے جب کہ آپ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ

marfat.com

تعالیٰ عنہ کا کم عمری میں وصال ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہمیں رونے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں دو گناہ کی آوازوں اور دو حماقت کے کاموں سے منع کیا تھا ایک نوحہ کرنے والی آواز سے اور دوسری گانے کی آواز سے اور چہرہ چھیلنے سے اور گریبان پھاڑنے سے اور لیکن یہ رونا تو رحمت ہے اللہ نے اس رحمت کو رحمدل والوں کے دلوں میں رکھا ہے پھر فرمایا اے ابراہیم تیری جدائی سے دل غم میں ہے اور آنکھ آنسو برساتی ہے اور حضرت وھب بن کیسان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے دیکھا تو اسے منع کیا اور فرمایا کہ مت رو پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو پس بے شک آنکھ روتی اور

جان مصیبت رسیدہ ہے اور وقت پریشانی کا ہے۔ باب نمبر 13 (**مصیبت کے وقت صبر کرنے میں**) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ نبی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوح محفوظ پر لکھا وہ یہ تھا کہ بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ میرا بندہ خاص اور رسول ہیں اور میری سب مخلوق سے بہتر ہے۔

اِسْتَسْلَمَ لِقَضَآئِیْ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآئِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَآئِیْ اُکْتُبُہٗ صِدِّیْقًا وَّابْعَثُہٗ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ فَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ

marfat.com

سمآئی ولیطلب ربا سوآئی قال الفقیہ رحمہ اللہ تعالی الصبر علی البلآء وذکر اللہ عند المصآئب ممّا یجب علی الانسان لانہ اذا ذکر اللہ تعالی فی ذلک المکان کان رضا منہ لقضآء اللہ تعالٰی وترغیما للشیطان قال علیّ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الصبر علی ثلثۃ اوجہ صبر" علی الطاعۃ وصبر" علی المصیبۃ وصبر" علی البلاء فمن صبر علی الطّاعۃ اعطاہ اللہ یوم القیمۃ ثلث مائۃ درجۃ مّا بین کلّ درجتین کما بین السّمآء ولارض ومن صبر علی المصیبۃ اعطاہ اللہ یوم القیمۃ ستمائۃ درجۃ ما بین کلّ درجتین کما بین السّمآء والارض ومن صبر علی البلآء اعطاہ اللہ یوم القیمۃ

(صبر کا فائدہ) اور جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلاؤں پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر کیا میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کو اسے صدیقوں کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میری قضا کو نہ مانا اور میری بلاؤں پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں کا شکر نہ کیا پس اسے چاہیے کہ میرے آسمان کے نیچے سے کہیں اور جگہ چلا جائے اور میرے سوا کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی نے کہا کہ بلاؤں پر صبر اور مصیبتوں کے وقت اللہ کا ذکر کرنا انسان پر واجبات سے ہے اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالی کو یاد کرنا۔ اللہ تعالی کی قضا پر اس کی رضا ہے اور شیطان کو ذلیل کرنا ہے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ صبر تین طرح کا ہے عبادت پر اور مصیبت پر صبر اور بلاء پر صبر تو جس نے عبادت پر

marfat.com

صبر کیا اللہ اسے روز قیامت تین سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر وسعت ہوگی جس قدر آسمان وزمین کے درمیان اور جس نے مصیبت پر صبر کیا اللہ اسے روز قیامت سات سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کی درمیانی وسعت آسمان وزمین کی درمیانی وسعت کے برابر ہوگی اور جس نے بلاء پر صبر کیا اللہ اسے قیامت کے دن نو سو درجے عطا فرمائے گا۔

تسعمأ ية درجة مَا بيْن كُلّ در جتيْن كما بيْن الْعرْش و الثّرى

بـاب'' فـىْ ذكـر خُرُوْج الرُّوْح من الْبدن وَفى الْخبر اذا وَقع الْعبْدُ فى النّزْع وخبس لسا نُهٗ يدْ خُلُ عليْه خمْسةُ امْلا كٍ فجآء الْا وّلُ ويـقُوْلُ السّلامُ عـليْک يـا عبد اللّٰه انا مُوكّل'' بـا رْزقکَ فطلبْتُ فـىْ الا رْض شرْ قًا وّ غرْ بـا فـمـا وجدْتُ منْ رزْقکَ لُقْمةً حتّے دخلْتُ السّـا عة ثُـمّ يدْ خُلُ الثّا نىْ ويقُوْلُ السّلامُ عَليْک يَا عبْد اللّـٰه انـا مُـوكّل'' بشرابکَ من الْمآء وغيْرہٖ فطلبْتُ فىْ الْا رْضِ شرْ قًـا وّ غرْ بًـا فـمـا وجـدْتُ لکَ شرْ بته مّن الْمآءِ وغيْرہٖ حتّى دخلْتُ السّاعة ثُمّ يدْ خُلُ الثّالث فيقُوْلُ السّلامُ عليْکَ يا عبْد اللّٰه انـا مُوكّل'' باقْد امکَ فطلبْتُ شرْ قًا وّ غرْ بًا فما وجدْتُ لکَ قدْ مـا مّنْ اقْـدَ امکَ ثُمّ يدْ خُلُ الرّ ابعُ فيقُوْلُ السّلامُ عليْکَ يا عبْد اللّٰه انا مُوكّل'' با نْفاسـ کَ فطلبْتُ شرْ قًا وّ غرْبًا فما وجدْتُ لکَ نفْسا وّاحدً مّنْ انْفاسکَ حتّى دخلْتُ السّاعة ثُمّ

marfat.com

عطا فرمائے گا جن میں ہر دو درجوں کے درمیان مسافت عرش وتحت الثریٰ کی مسافت کے برابر ہوگی۔ باب نمبر 14

(روح کا بدن سے نکلنے کے بیان میں)

۔اور حدیث میں ہے کہ جب بندے پر نزع کا وقت آتا ہے تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے اور پانچ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں پس پہلا آتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیرے رزق پر مقرر ہوں تو اب میں نے تیرا رزق شرقاً غرباً تلاش کیا ہے ایک لقمہ تک نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا ہوں پھر دوسرا داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے پلانے پر مقرر ہوں تو اب میں نے زمین کو شرقاً غرباً تلاش کیا تو تیرے پینے کو پانی وغیرہ ایک گھونٹ بھی نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا۔ پھر تیسرا آتا ہے تو کہتا ہے اے بندہ خدا تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے قدموں میں جو تو چلتا ہے مقرر تھا پس اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب تلاش کیا ہے تیرے قدم رکھنے سے ایک قدم کی جگہ بھی نہیں پائی حتیٰ کہ میں تیرے پاس پہنچا پھر چوتھا آتا ہے اور کہتا ہے اے بندہ خدا میں تیرے سانسوں پر موکل ہوں اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب دیکھا تو تیرے سانسوں سے ایک سانس بھی نہ پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا پھر پانچواں فرشتہ

يَدْخُلَ الْخَامِسُ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنَا مُوَکَّلٌ" بِاٰجَالِکَ وَاَعْمَارِکَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَکَ سَاعَةً مِّنْ عُمُرِکَ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهِ کِرَامًا کَاتِبِيْنَ فَيَقُوْلَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّا مُوَکَّلَانِ بِحَسَنَاتِکَ وَسَيِّاٰتِکَ وَطَلَبْنَا

marfat.com

هُمَا شَرْقًا وَّغَرْبًا فَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَسَنَاتِكَ وَسَيِّاٰتِكَ شَيْئًا فَيُخْرِجَانِ لَهٗ صَحِيْفَةً سَوْدَآءَ وَيَعْرِضَانِ عَلَيْهِ وَيَقُوْلَانِ لَهٗ اُنْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَسِيْلُ عَرَقُهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا مِّنْ خَوْفِ قِرَآءَةِ الصَّحِيْفَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْمَلَكَانِ يَعْنِيْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ فَيَدْخُلُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَعَنْ يَسَارِهٖ مَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّجْذِبُ الرُّوْحَ جَذْبًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يَّنْزِعُ الرُّوْحَ نَزْعًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يَّنْشِطُ الرُّوْحَ نَشْطًا فَاِذَا بَلَغَتِ الرُّوْحُ الْحُلْقُوْمَ فَحِيْنَئِذٍ يَّاْخُذُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ نُوْدِيَ اِلٰى مَلٰئِكَةِ الرَّحْمَةِ وَاِنْ

آتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیری اجل اور زندگی پر معین ہوں۔ پس اب میں نے زمین کو شرقاً غرباً دیکھا تو تیری عمر کی ایک گھڑی باقی نہ پائی پھر اس کے پاس کراما کاتبین آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو ہم تیری نیکیاں اور بدیاں لکھنے پر مقرر تھے اور ہم نے انہیں زمین کے مشرق ومغرب میں ڈھونڈا پس تیری نیکیوں اور بدیوں سے کچھ نہ پایا پھر وہ ایک سیاہ کاغذ اس کے سامنے رکھتے ہیں اور اسے کہتے ہیں اس میں دیکھوں تو اس وقت اس کا پسینہ بہہ نکلتا ہے پھر وہ اعمال نامہ پڑھنے کے خوف سے دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے۔ اس کے بعد کراما کاتبین چلے جاتے ہیں تو ملک الموت اس کے پاس آجاتا ہے اور اس کی دائیں طرف رحمت کے فرشتے اور بائیں طرف عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں بعض ان میں سے روح کو سختی سے کھینچتے ہیں اور بعض ان میں سے روح کو نرمی سے نکالتے ہیں۔ پس جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو ملک الموت قبض کر

marfat.com

لیتا ہے۔ پھر اگر وہ روح اہل سعادت میں سے ہو تو رحمت کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے اور اگر وہ بد بختوں میں سے ہو تو عذاب کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے۔

کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ نُوْدِی اِلٰی مَلٰئکَةِ الْعَذَابِ فیَاْخُذ الْمَلٰئِکَةُ الرَّوْحَ وَتَعْرُجُ بِهٖ ثُمَّ اِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِرْجِعُوْهُ اِلٰی بَدَنِهٖ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ مِنْ جَسَدِهٖ ثُمَّ یُهْبِطُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ مَعَهُمْ فَیَضَعُوْنَهٗ وَسْطَ الدَّارِ فَیَنْظُرُ مَنْ یَحْزُنُ عَلَیْهِ وَمَنْ لَا یَحْزَنُ وَهُوَ لَا یُطِیْقُ الْکَلَامَ ثُمَّ یُشَیِّعُ الْجَنَازَةَ اِلَی الْقَبْرِ فَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یُعِیْدُ الرَّوْحَ فِیْ جَسَدِهٖ وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَایَاتُ فِیْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ یَدْخُلُ الرَّوْحُ فِیْ جَسَدِهٖ کَمَا کَانَ فِی الدُّنْیَا وَیَجْلِسُ وَیُسْاَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَدْخُلُ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِهٖ وَالْبَاقِیْ غَیْرُ مُعْلُوْمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَکُوْنُ السُّوَالُ لِلرُّوْحِ دُوْنَ الْجَسَدِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَدْخُلُ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِهٖ اِلٰی صَدْرِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَکُوْنُ الرُّوْحُ بَیْنَ جَسَدِهٖ وَکَفَنِهٖ فَفِیْ کُلِّ ذٰلِکَ جَآءَ ةِ الْاٰثَارُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالصَّحِیْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُقِرَّ الْعَبْدُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَلَا یَشْتَغِلُ

پس وہ فرشتے روح کو لے لیتے ہیں اور اوپر کو چڑھ جاتے ہیں اور اگر روح سعادت مند ہو تو اللہ عزوجل فرماتا ہے اے فرشتو اسے اس کے بدن کی طرف ہی لوٹا دو تا کہ اپنے متعلقہ جسم کا حال دیکھے پھر فرشتے روح لیکر نیچے اتر آتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے

marfat.com

درمیان رکھ دیتے ہیں تو وہ دیکھتی ہے کہ کون اس پر غم کرتا ہے اور کون نہیں کرتا اور وہ کلام نہیں کر سکتا۔

پھر لوگ میت کو اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں پس اللہ عزوجل روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتا ہے اور روایات اس میں مختلف ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ روح اپنے جسم میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے جیسے کہ وہ دنیا میں تھی اور اسے قبر میں بیٹھایا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے اور کچھ فرماتے ہیں کہ روح جسم میں داخل ہوتی ہے مگر باقی قبر کے احوال معلوم نہیں اور بعض نے کہا کہ سوال روح سے بلا جسم ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ روح میت کے جسم میں سینہ تک داخل ہوتی ہے اور کچھ نے کہا کہ روح میت کے جسم اور کفن کے درمیان رہتی ہے تو ان میں سے ہر ایک میں حضور ﷺ سے حدیثیں منقول ہوئی ہیں اور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ گنہگار بندہ قبر کے عذاب وغم میں مبتلاء رہتا ہے اور اپنی کسی کیفیت میں مشغول نہیں ہوتا۔

بِكَيْفِيَّتِهِ قَالَ الْفَقِيْهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ تَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُلَازِمَهُ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَآءَ وَيَجْتَنِبُ عَنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَآءَ اَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِىْ يُلَازِمُهَا فِىْ عُمْرِهٖ فَمُحَافَظَةُ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْآنِ وَكَثْرَةُ التَّسْبِيْحِ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَآءُ تُضِىْءُ الْقَبْرَ وَتُوَسِّعُهُ وَاَمَّا الْاَرْبَعَةَ الَّتِىْ يَجْتَنِبُ عَنْهَا فَالْكِذْبُ وَالْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ وَالْبَوْلُ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَكَانِ الْغَلِيْظَانِ الْاَسْوَدَانِ لَا رُدْقَانِ اَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَاَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ

marfat.com

يُخْرِقَانِ الْاَرْضَ بُمَخَا لِبِهِمَا وَهُمَا مُنْكَرٌ" وَنَكِيْر" فَيُزْعِجَابِهِ وَيُقْعِدَانِهِ وَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ وَ مَنْ نَبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ يَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ احد" وَنَبِيّ مُحَمَّدٌ" وَدِيْنِي الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ وَيَفْتَحَانِ

فقیہہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ عذاب قبر سے نجات پائے اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اپنے پر لازم کرلے اور چار چیزوں سے بچتا رہے اور وہ چار چیزیں جن کو اس نے اپنے اوپر عمر بھر لازم رکھنا ہے نماز کی پابندی اور صدقہ اور تلاوت قرآن اور ذکر ہے پس بے شک یہ چیزیں اس کی قبر کو روشنی اور وسعت دیں گی اور وہ چار چیزیں جن سے بچنا ہے جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور پیشاب کے چھینٹے ہیں اور تحقیق رسول ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو پس بے شک اکثر قبر کا عذاب اس کے سبب ہوتا ہے پھر قبر میں دو سخت سیاہ نیلی آنکھوں والے فرشتے جن کی آوازیں سخت کڑک کی مانند آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں زمین چیرتے آتے ہیں ان میں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے وہ مردے کو جنبش سے بٹھا دیتے ہیں اور اسے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کونسا ہے۔ اگر مردہ مومن ہو تو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا نبی محمد ﷺ ہے اور میرا دین اسلام ہے پس وہ اسے کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے نہیں کوئی جگا تا مگر اس کے اہل میں سے زیادہ پیارا پھر اس کے سر کی جانب سے قبر کا ایک روشندان کھول

marfat.com

دیتے ہیں۔

لہٗ فِیْ قَبْرِہٖ کُوَّۃٌ عِنْدَ رَاسِہٖ فینظرُ منھا الی منزلہ ومقعدہ فِیْ الجنۃ حِیْنَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ تعالٰی مِنْ مَضْجَعِہٖ ذلک ثُمَّ یَخْرُجُ الْمَلَکَانِ مِنْ قَبْرِہٖ مَعَ الرُّوْحِ وَیَجْعَلُ فِیْ قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم یَقُوْلُ اللّٰہُ تعالٰی لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مَنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ اِلَّا اَقْبَضْتُ مِنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ عَمِلَھَا بِسَقَمٍ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْضِیْقٍ فِیْ مَعَاشِہٖ اَوْ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنْ غَمٍّ فَاِنْ بَقِیَ عَلَیْہِ شَیْءٌ مَنْ سَیِّاٰتِہٖ شَدَّدْتُ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَلْقَانِیْ وَلَا سَیِّئَۃَ عَلَیْہِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَااُخْرِجُ عَبْدًا مَنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لَہٗ اِلَّا وَفَّیْتُ مِنْہُ کُلَّ حَسَنَۃٍ عَمِلَھَا بِصِحَّۃٍ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ فَرَحٍ یُصِیْبُہٗ اَوْسَعۃٍ فِیْ رِزْقِہٖ فَاِنْ بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْءٌ ھَوَّنْتُ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَلْقَانِیْ وَلَا حَسَنَۃَ لَہٗ قَالَ الْاَسْوَدُ کُنَّا عِنْدَ

تو وہ اس سے اپنے جنت میں گھر کو دیکھ لیتا ہے جو اسے اللہ اس کی اس قبر سے اٹھانے کے بعد عطا کرے گا پھر دونوں فرشتے اس کی روح لیکر قبر سے نکل جاتے ہیں اور اسے اس قندیل میں رکھ دیتے ہیں جو عرش کے ساتھ معلقہ ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں میں سے اس بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا ہوں جسے میں بخشنا چاہتا

marfat.com

ہوں مگر پہلے اس کی برائیاں دور کردیتا ہوں اس کے جسم میں مرض کے سبب یا روزی میں تنگی کے سبب یا اس غم کے سبب جو اسے پہنچے تو اگر پھر بھی اس کی برائیوں سے کچھ اس پر رہ جائیں تو نزع کا وقت اس پر سخت کردیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس پر کوئی بدی نہیں ہوتی۔ اور مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا جسے میں نہ بخشنا چاہوں مگر میں اس کے اچھے عمل ضبط کرلیتا ہوں اس کے بدن کی صحت کے بدلے یا اس خوشی کے بدلے جو اسے میسر ہوئی یا وسعت رزق کے بدلے پس اگر پھر بھی اس کی نیکیوں سے بچ رہیں تو اس پر بوقت موت آسانی کردیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

عـائسة اذا سقط فُسطا ط'' على الانسان فضحكوٗ فقالتْ عائشةُ سَـمِعْـتُ عـنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليه و آلهٖ وسلَّم انَّهُ قالَ ما مِنْ مُّؤْمِنٍ يُشاكُ لهٗ شوْكة'' اِلَّا رفع اللّٰهُ بِها حسنةً وَّحطَّ عنْهُ بِها سيِّئةً وَّ قـدْ قِيْـلَ لا خيْـرَفـيْ بدَنٍ لَّا يُصيْبُهُ الْا سُقامُ وَلا فِيْ مالٍ لَّا يُصِيْبُهُ الـنَّوٰآئبُ وفِي الْخبْرِ عنِ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ تعالٰى علَيْهِ و آله وسلَّم انَّ الْـمُؤْمِنَ اِذا كانَ فِيْ الْانْقطاع منَ الدُّنْيا ولُا قُبالِ اِلى الْا خرة تنْزلُ علَـيْـهِ الْـمـلٰئكةُ منَ السَّماۤءِ بيْضُ الْوُجُوْهِ كانَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ ومـعَهُـمْ كـفـن'' مِـنْ اكْـفَـانِ الْـجـنَّةِ وَحـنُـوْط'' مِنْ حنُوْطِ الْجنةِ فَـيَجْلِسُوْنَ بُعْدًا مِّنْهُ مُدى الْبَصرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمُوْتِ فيَجْلسُ

marfat.com

عِنْدَ رَأْسِہٖ وَيَقُوْلُ اُخْرِجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِلٰى مَغْفِرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰى وَرِضْوَانِہٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَخْرُجُ وَتَسِيْلُ مِنْ نَّفْسِہٖ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُوْنَهَا وَيَضَعُوْنَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جب کہ ایک شخص پر خیمہ گر جس پر لوگ ہنسنے لگے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نہیں کوئی مومن جسے کانٹا چبھے مگر اس کے بدلے اللہ اس کی نیکیاں بڑھاتا ہے اور بدیاں مٹاتا ہے اور تحقیق کیا گیا ہے کہ اس بدن میں کوئی خیر نہیں جسے بیماری نہ پہنچے اور اس مال میں کوئی بہتری نہیں جس میں حادثات سے نقصان نہ ہو اور نبی مکرم ﷺ سے حدیث میں آیا ہے کہ بیشک مومن جب دنیا سے انقطاع کے وقت اخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس پر آسمان سے سفید رو فرشتے اترتے ہیں گو کہ ان کے چہروں پر سورج طلوع ہو رہا ہے اور ان کے پاس جنت کے کفنوں سے کفن اور جنت کی خوشبوؤں سے خوشبو ہوتی ہے تو اس سے حد نگاہ کے فاصلے پر دور بیٹھ جاتے ہی پھر ملک الموت آتا ہے پس اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے نکل آ اے نفس مطمئن اپنے رب کی بخشش اور اس کی رضا کی طرف تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ روح نکل آتی ہے اور بدن سے ایسے باہر آتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ آسانی سے باہر آتا ہے۔ پس ملائکہ اسے لیکر اپنے ہاتھوں میں رکھ لیتے ہیں۔

فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُدْرِجُوْنَهَا فِيْ تِلْكَ الْاَكْفَانِ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيْحُ

marfat.com

كَالْمِسْكِ وَ مَا يَصْعَدُوْنَ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذِهٖ رُوْحُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَلَا يَذْكُرُوْنَهُ اِلَّا بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِیْ كَانَ يُدْعٰی بِهَا فَاِذَا انْتَهُوْا بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الْاَوَّلِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ السَّبْعَةِ فَيَتَّبِعُوْنَهُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِیْ عِلِّيِّيْنَ وَرُدُّوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَمِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی قَالَ فَيُرَدُّوْنَ رُوْحَهٗ اِلٰى جَسَدِهٖ وَيَاتِيَهٖ مَلَكَانِ وَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ لِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ يُرِيْدَانِ وَيَعْنِيَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلَيْهِ وَاٰمَنْتُ بِهٖ وَتَصَدَّقْتُهٗ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ

اور اسے جنتی کفن میں لپیٹ لیتے ہیں تو اس سے کستوری کی مانند خوشبو آتی ہے اور اپر چڑھ کر جن فرشتوں کے پاس سے روح لیکر گزرتے ہیں وہ تعجب سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس کی خوشبو ہے پس وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور وہ اسے نہیں یاد کرتے ہیں مگر ان ناموں کے ساتھ جن سے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا جب ملائکہ اسے لیکر آسمان اول کے پاس جاتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے سات دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس آسمان سے فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لیکر ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ عزوجل کے حکم سے ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اسی کا نامہ آعمال علیین میں لکھو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو اس سے ہم نے

marfat.com

تمہیں پیدا کیا اور اس میں تم کو لوٹائینگے اور اس سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے فرمایا پس فرشتے روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کون سا ہے اور اسے کہتے ہیں تو اس شخصیت کے متعلق کیا کہتا تھا جو تم میں بھیجا گیا اس سے انکا ارادہ اور مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ تو اللہ کے رسول ہیں جس پر قرآن اتارا گیا اور میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی پھر آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا

صدق عبدی فافرشوالہ فراشا من الجنۃ والبسوالہ لباسا من الجنۃ وافتحوالہ بابا من الجنۃ قال فیاتیہ ریحھا وطیبھا ویوسع لہ فی قبرہ مدی بصرہ قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ثم یاتیہ رجل" حسن الوجہ وطیب الرائحۃ فیقول لہ ابشرک بالذی بشرک ربک فیقول من انت یرحمک ربک ما رایت فی الدنیا احسن منک فیقول انا عملک الصالح وان الکافر اذا احتضرہ الموت تنزل علیہ الملئکۃ من السماء ومعھم لباس" من النار فیجلسون بعیدا منہ مد بصرہ حتے یجیء" ملک الموت فیجلس عند راسہ ویخرج روحہ من بدنہ کما یخرج السمود من الصوف المبلو واذا اخرج یدرجونہ فی تلک اللباس فیلعنہ کل شیء ما بین السماء والارض یسمعہ کل شیٍ

marfat.com

اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیُصْعَدُ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ فَیُغْلَقُ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَیُنَا دِیْ مُنَادٍ

اس کے لئے جنتی بستر بچھادواور اسے جنتی لباس پہنادواور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دوفرمایاپس اسے جنت سے ہوااور خوشبو آتی ہے اور اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کردیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس ایک شخص خوب رو اور پاکیزہ خوشبو والا آتا ہے پس وہ اسے کہتا ہے میں تجھے اس کی خوشی سناتا ہوں جس کی خوشخبری تجھے تیرے رب نے دی تو صاحب قبر کہتا ہے تجھ پر تیرا رب رحم کرے تو کون ہے میں نے دنیا میں تجھ سے حسین کوئی نہیں دیکھا تو وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں اور فرمایا بے شک کافر کو جب موت آتی ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں اور ان کے پاس آگ کا لباس ہوتا ہے تو وہ اس کی حد نگاہ سے دور بیٹھ جاتے ہیں حتی کہ ملک الموت آتا ہے پس اس کے سر کی طرف بیٹھ جاتا ہے اور پھر روح اس کے بدن سے یوں نکالی جاتی ہے جیسے بھیگی اون سے کانٹے اور جب وہ نکالی جاتی ہے تو ملائکہ اسے آگ کے لباس میں لپیٹ لیتے ہیں تو پس اس پر آسمان اور زمین کی سب مخلوق لعنت کرتی ہے جسے آسمان و زمین کی ہر چیز سنتی ہے سوا جن و انسان کے پھر جب فرشتے اسے لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں تو اللہ عزوجل کی طرف سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے

مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رُدُّوْہُ اِلٰی مَضْعَجِہٖ فَیَرُدُّوْنَہٗ اِلٰی قَبْرِہٖ فَیَاْ تِیْہِ مُنْکَرٌ'' وَنَکِیْرٌ'' بِاَھْوَالٍ عَظِیْمَۃٍ وَّاَصْوَاتُھُمَا کَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَ اَبْصَارُھُمَا کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَیُخْرِقَانِ الْاَرْضَ بِاَنْیَابِھِمَا

marfat.com

فَيُجلِسانه ويَقُولان لَهُ مَنْ رَبُّكَ فيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لا اَدرِىْ فَيَقُولان لا دريتَ ولا تليتَ فَيُنادى مُنادٍ مِّنْ قِبلِ اللّٰه عزَّوجلَّ اِضرِباه بِمطرقَة مِّنْ حديد لَو اجتمعَ الخلائقُ كُلُّهُمْ لَمْ يُقلّبُوها فيَشتعِلُ بِهٖ قَبرُه فيضيقُ قَبرُهُ حتّٰى يختلِفَ اضلاعُهُ ثُمَّ يَاتِيه رجلٌ قبيحُ الوجهِ مُنتنُ الرّيحِ فيقولُ جزاكَ اللّٰهُ عنّى شرًّا فو اللّٰه ما عَلِمتُ اِلَّا شرًّا كُنتَ بطيئًا فِى طاعةِ اللّٰه سريعًا فِى معصيةِ اللّٰه تعالٰى فَيَقُولُ مَنْ اَنتَ مَا رايتُ فِى الدُّنيا اَسْوءَ مِنْكَ فيقولُ اَنا عملُكَ الخبيثُ ثُمَّ يُفتحُ لَهُ بابٌ اِلى النّارِ فيَنظُرُ اِلى مقعده مِنَ النّارِ فلا يزالُ ذٰلِكَ حتّٰى تقُومَ السّاعةُ ويُقالُ يُفتنُ المؤمنُ فِىْ قَبرِه

کہ اسے میت کی قبر کی طرف لوٹا تو فرشتے اس روح کو میت کی قبر کی طرف لوٹا دیتے ہیں پھر اس کے پاس منکر و نکیر بہت ہیبت ناک صورت اور سخت رعد کی مانند کڑک دار اواز کے ساتھ اور آنکھیں ان کی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں تو اسے اٹھا کر بیٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے افسوس میں نہیں جانتا تو منکر و نکیر اسے کہتے ہیں تو نے کیوں نہ کچھ جانا اور پڑھا پھر اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اس کو آہنی گرزوں سے مارو اور وہ گرزیں اس قدر وزنی ہوتی ہیں کہ اگر سب مخلوق بھی جمع ہو جائے تو ہلا نہ سکیں تو ان کی ضربوں سے اس کی قبر شعلہ کی طرح بھڑک جاتی ہے اور اس قدر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی

marfat.com

پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بدصورت بد بودار شخص آتا ہے تو اس قبر والے سے کہتا ہے میری طرف سے اللہ تجھے برا بدلہ دے تم نے جب بھی کوئی کام کیا برا ہی کیا تو اللہ کی اطاعت میں سستی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی میں جلدی وہ پوچھتا ہے تم کون ہو میں نے تو دنیا میں تجھ جیسا کوئی بدصورت شخص دیکھا ہی نہیں تو وہ اسے کہتا ہے میں تیرا بدعمل ہوں پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے تو اس کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے اور کہا گیا ہے کہ مومن کے لئے قبر میں پہلے سات دن آزمائش وسختی کے ہوتے ہیں۔

سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالْكَافِرُ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ فِيْ يَوْمِ الْجُمْعَةِ اَوْلَيْلَةَ الْجُمْعَةِ امنهُ اللّٰهُ تعالى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِي الْخَبَرِ عَنْ ابِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اذا تو فى رجل'' وَوَضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ يَجِيْءُ مَلَكٌ'' وَيَقْعُدُ عِنْدَ رَاسِهٖ وَيُعَذِّبُهٗ وَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً بِمِطْرَقَةٍ لَّمْ يَبْقَ عُضْوٌ'' مِنْهُ اِلَّا انْقَطَعَ وتتلهب فِيْ قَبْرِهٖ نَارٌ'' ثُمَّ يَقُوْلُ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ صَحِيْحٌ'' يَقْعُدُ مُسْتَوِيًا وَّيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا وَلِمَ تُعَذِّبُنِيْ وَاَنَا اَقَمْتُ الصَّلٰوةَ وَاَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَفَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ اِنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُوْمٍ وَّهُوَ يَسْتَغِيْثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا وَّلَمْ تَتَنَزَّهْ

marfat.com

مِن الْبوْلِ فبانَ بِهٰذَا الْخَيرِ اَنَّ نُصرةَ الْمظْلُوْمِ وَاجِبٌ'' لِمَا رُوِیَ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰی مَظْلُوْمًا

اور کافر کے چالیس دن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن جمعہ کے دن یا جمعرات کو مرا اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے امن میں رکھتا ہے اور ابو امامہ باہلی کی روایت میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اور اس کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر کی جانب بیٹھ جاتا اور اسے عذاب کرتا ہے کہ اسے ایک ضرب مارتا ہے گرز کے ساتھ جس سے اس کے تمام اعضاء جدا جدا ہو جاتے ہیں اور اس کی قبر میں آگ کا شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو جبھی اس کے اعضاء درست ہو جاتے ہیں اور وہ سیدھا بیٹھ جاتا ہے اور چیخ مارتا ہے جسے انسان وجن کے سوا آسمان وزمین کی ہر چیز سنتی ہے پھر وہ فرشتے سے کہتا ہے تو نے ایسا کیوں کیا اور تو مجھے کس لئے عذاب کرتا ہے حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا اور میں ایسے ایسے اچھے کام کرتا تھا۔ پس فرشتہ کہتا ہے ایک دن تو مظلوم کے پاس سے گزرا اور وہ تجھ سے مدد مانگ رہا تھا مگر تو نے اس کی مدد نہ کی اور تو نے ایک دن نماز پڑھی مگر پیشاب سے نہ بچا۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے مظلوم کو دیکھا جو اس سے

يَسْتَغِيْثُ بِهٖ وَلَمْ يُغِثْهُ ضُرِبَ فِیْ قَبْرِهٖ مَا نَةَسَوْطٍ مِّنَ النَّارِ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ

marfat.com

نَـفَـرٍ يَـا تِـىْ بِهِـمُ الـلّٰهُ يوْمَ الْقِيمَةِ علٰى مُنا بر مِنْ نُوْر فيدْ خُلُهُمْ فِىْ رَحْـمتـه قِيْـلَ مَنْ هُمْ يا رَسُوْل اللّٰهِ قَال مَنْ اشْبع جآئعا وَّوقر غا زيا فِـىْ سبِيْلِ اللّٰه تعالٰى وَاَعانَ ضعِيْفًا وَّاغاث مَظْلُوْمًا وَّرُوِى عَنْ انَسِ بـنْ مالِكِ انَّهُ قالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَليْهِ وَآلِهٖ وسلَّم اذا وُضع الْـمَيِّتُ فِى الْقَبْرِوَ يُهالُ التُّراب عليْه فيقُوْلُ اهْلُهٗ وَاوْلادُهٗ واسيّداهُ وَاشْرِيْفاهُ فيقُوْلُ الْموَ كَّلُ عليْه اتسْمعُ ما يقُوْ لُوْن لك فيقُوْلُ نعمْ فَيقُـوْلُ انْـت كُـنْـتَ كـذا شـريْـفًا فيقُوْلُ انا لَعبْدُ الذَّلِيْلُ لِلْملكِ الْجَلِيْلِ وَهُمْ يقُوْلُوْنَ كَذِبًا فَيقُوْلُ يا لَيْتهُمْ سكتُوْ افيُضيّقُ قبْرهٗ حتّٰى يَـخْتَـلِفُ اَضْلاعُـهٗ وَيُـنـا دىْ فِىْ قَبْرِهٖ واكسْرٍ عظْماهُ واُذلَّ مقا ماهُ وَاموْضِع نَدا متاهُ وَاعُنُفَ

مدد مانگ رہا ہو اور اس نے اس کی مدد نہ کی اسے اس کی قبر میں آگ سے تپا ہوا کوڑا مارا جائے گا (**قیامت کو چار شخص نوری منبروں پر ہونگے**) اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ چار شخصوں کو مخلوق پر ظاہر کریگا جو نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہونگے فرمایا جس نے بھوکے کو شکم سیر کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی عزت کی اور جس نے کمزور کی مدد کی اور جس نے مظلوم کی فریادرسی کی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس

marfat.com

پر مٹی ڈالی جاتی ہے تو اس کے اہل و عیال کہتے ہیں کہ اے ہمارے کفیل اور بزرگ تو اس پر مسلط کفیل فرشتہ کہتا کیسا کیا تو سنتا ہے جو وہ کہتے ہیں میت کہتا ہے ہاں پس وہ فرشتہ کہتا ہے تو واقع ہی ایسا کفیل و شریف تھا جو تیرے متعلق کہتا ہے وہ کہے گا میں تو مالک جلیل کا عاجز بندہ تھا اور وہ جھوٹ کہتے ہیں پھر مردہ کہتا ہے کہ کاش کہ وہ خاموش ہو جائیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں پھر اس کی قبر میں ندا دی جاتی ہے ہائے وہ جس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہائے وہ جس کا مقام ذلت ہے ہائے وہ جو ندامت کی جگہ ہے ہائے وہ جس پر سوال سخت ہے۔

سَوَا لا هُ حتّى يَدْ خُلَ اَوَّلُ لَيْلَةِ الْجُمعَةِ مِنْ رَّجَبَ فِيْ عَامِهِ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُشْهِدُ كُمْ يَا مَلٰئِكَتِيْ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ سَيِّئَاتِهٖ وَمَحَوْتُ عَنْهُ خَطَايَاهُ بِاِ حْيَآئِه اللَّيْلَة باب'' فِيْ ذِكْرِ الْمَلَكِ الَّذِيْ يَدْ خُلُ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ الْمُنْكَرِ و النَّكِيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَلَكٍ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْلَ اَنْ يَدْ خُلَ مُنْكَر'' وَّنَكِيْر'' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَابْنَ سَلَامٍ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ عَلَى الْمَيِّتِ مَلَكٌ'' قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مُنْكَر'' وَنَكِيْر'' يَتَلاَ لُؤُوَجْهُهٗ كَالشَّمْسِ وَاسْمُهٗ رُوْمَانُ وَيُقْعِده ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اُكْتُبْ مَا عَمِلْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَسَيِّئَةٍ فَيَقُوْلُ لَهُ الْعَبْدُ بِاَيِّ شَيْءٍ اُكْتُبُ اَيْنَ قَلَمِيْ وَدَوَاتِيْ وَمِدَادِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ قَلَمُكَ اِصْبَعُكَ وَدَوَاتُكَ فَمُكَ وَمِدَادُكَ

marfat.com

رَبُّکَ فَیَقُوْلُ لَهٗ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ اُکْتُبُ وَلَیْسَ لِیْ صَحِیْفَة'' فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

یہاں تک کہ اس سال کے رجب کی پہلی جمعرات آ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتوں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی خطائیں مٹادی اس کی اس رات کی عبادت کے سبب۔ باب نمبر ۱۵ اس فرشتے کے بیان میں جو منکر ونکیر سے پہلے قبر میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن سلام سے ہے کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس فرشتے کے متعلق پوچھا جو میت پر قبر میں پہلے داخل ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابن سلام داخل ہوتا ہے قبر میں میت پر فرشتہ منکر ونکیر کے داخل ہونے سے پہلے کہ چہرہ اس کا سورج کی مانند درخشاں ہوتا ہے اور نام اس کا رومان ہے اور میت کو بیٹھا دیتا ہے پھر اسے کہتا ہے لکھ جو تو نے اچھے اور برے عمل کئے پس بندہ فرشتے سے کہتا ہے کس چیز سے لکھوں میری قلم اور دوات اور سیاہی کہاں ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے تیری قلم تیری انگلی ہے اور تیری دوات تیرا منہ ہے تیری سیاہی تیرا لعاب ہے پھر بندہ اسے کہتا ہے میں کس چیز پر لکھوں میرے پاس کاغذ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَقْطَعُ مِنْ کَفْنِہٖ قِطْعَةً وَّیُنَاوِلُهٗ وَیَقُوْلُ هٰذِہٖ صَحِیْفَتُکَ فَاکْتُبْ عَلَیْهَا مَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ فَیَکْتُبُ مَا عَمِلَهٗ فِی الدُّنْیَا خَیْرًا اِذَا بَلَغَ سَیِّئَةً یَسْتَحْیِیْ مِنْهُ فَیَقُوْلُ لَهُ الْمَلَکُ یَا خَاطِیْ اَمَا لَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ خَالِقِکَ حَیْثُ عَمِلْتَهَا فِی الدُّنْیَا وَ تَسْتَحْیِیْ مِنِّیَ الْاٰنَ

marfat.com

فیرفع الملک العمود الیضربہ فیقول العبد ارفع عنی حتی اکتبھا فیکتب جمیع حسناتہ وسیاتہ ثم یامر ان یطویہ ویختمہ فیطوی ویقول بای شئی اختمہ ولیس معی خاتم'' فیقول لہ اختمھا بظفرک فیختمھا بظفرہ ویعلقھا الملک فی عنقہ الی یوم القیمۃ کما قال اللّٰہ تعالیٰ وکل انسان الزمنہ طئرہ فی عنقہ ثم یدخل بعد ذلک المنکر والنکیر فکذلک العاصی اذا رای کتابہ یوم القیمۃ وامرہ اللّٰہ تعالی بالقراءۃ فیقرء حسناتہ فاذا بلغ الی سیاتہ سکت فیقول اللّٰہ

پس وہ فرشتہ اس کے کفن سے ایک ٹکڑا کاٹ کر اسے دیتا ہے اور کہتا ہے یہ رہا تیرا کاغذ تو اس پر لکھ جو تو نے دنیا میں عمل کیئے نیک اور برے پس وہ لکھتا ہے جو اس نے دنیا میں اچھے عمل کیئے تو جب وہ برے عمل لکھنے پر پہنچتا ہے تو فرشتے سے شرماتا ہے پھر فرشتہ اس سے کہتا ہے اے خاطی کیا تو نے اپنے خالق سے شرم نہ کی جب تو نے دنیا میں یہ برے کام کیئے تو اب تو مجھ سے شرماتا ہے پس فرشتہ گرج اٹھاتا ہے تاکہ اسے مارے تو بندہ کہتا ہے کہ مجھ سے گرج ہٹالو اب میں لکھتا ہوں پھر وہ اپنے تمام اچھے اور برے عمل لکھتا ہے۔ پس فرشتہ اسے حکم دیتا ہے کہ لکھے کاغذ کو لپیٹ کر اس پر مہر لگادو تو وہ لپیٹ کر کہتا ہے کس چیز سے مہر لگاؤں حالانکہ میرے پاس مہر نہیں فرشتہ اسے کہتا ہے کہ اپنے ناخن کے ساتھ اس پر مہر لگا تو وہ اپنے ناخن سے اس پر مہر کرتا ہے تو فرشتہ قیامت تک اس کی گردن سے لٹکا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر انسان کا عملنامہ ہم نے اس کی گردن میں لازم کردیا ہے۔ عاصی جب روز قیامت اپنے عملنامہ کو دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ اسے پڑھنے کا حکم دے گا تو وہ نیکیاں پڑھ کر سنائے گا جب بدیاں تک پہنچے گا

marfat.com

تو خاموش ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تَعالیٰ لِمَ لا تقرأ فیقولُ استحی بی منک یا ربَّ فیقولُ اللّٰہ تعالیٰ لِمَ لَا تَسْتَحی منّی فی الدُّنیا فالآن تَستحی بی فیندمُ العبدُ ولم یَنفعهُ الندمُ فیقولُ اللّٰہ تعالیٰ خُذوهُ فغلّوهُ ثُمّ الجحیم صلّوهُ

بَاب: فی ذکرِ جوابِ مُنکرٍ ونکیرٍ وفی الخبرِ اذا وُضع المیتُ فی القبرِ اتاهُ ملکان اسودان ازرقان واصواتهما کالرّعد القاصف وَابصارُهما کالبرقِ الخاطف یخرقان الارض بانیابهما فیأتیان مِنْ قِبلِ رأسهِ فیقولُ الرّاسُ لا تاتیا منْ قبلی فرُبّ صلوةٍ صلّیتُ فی اللّیلِ والنّهارِ خوفًا مّن هذا الموضع ثُمّ یأتیانه منْ قبل رجلیه فیقولُ الرّجلان لا تأتیا منْ قبلنا فقدْ کُنّا مشینا الی الجمعة والجماعة حذرًا منْ هذا الموضع فیأتیان منْ قبل یمینه فیقولُ الیمینُ لا تأتیا منْ قِبلی فقدْ کان یتصدّقُ بی حذرًا مّنْ هذا الموضع فیأتیان منْ قِبلِ الشمالِ فیقولُ الشّمالُ کذلک

آگے کیوں نہیں پڑھتا تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ سے شرماتا ہوں پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مجھ سے دنیا میں کیوں نہ شرم کیا اب تو مجھ سے شرماتا ہے تو بندہ شرمندہ ہوگا مگر اس وقت ندامت اسے فائدہ نہ دے گی پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا اسے پکڑو اور طوق ڈال کر جہنم میں پھینک دو۔ باب نمبر ۱۶ (منکر ونکیر کے سوال و

marfat.com

جواب میں) حدیث میں ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں سیاہ رنگ اور نیلی آنکھوں والے آواز ان کی سخت گرج دار رعد کی طرح ہوتی ہے اور آنکھیں اچک لیجانے والی بجلی کی طرح اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں پس سر کہتا ہے میری طرف نہ آؤ میں تو اس وقت کے خوف سے شب و روز بہت نماز پڑھتا تھا پھر وہ پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں ہماری طرف سے نہ آؤ ہم جمعہ اور جماعت کو چل کر جاتے تھے اس مقام کے عذاب سے بچنے کے لئے پھر وہ فرشتے دائیں طرف سے آتے ہیں دایاں کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں صدقہ کرتا تھا اس جگہ کے عذاب سے بچو کہ پھر بائیں جانب سے آتے ہیں تو بایاں اسی طرح کہتا ہے پھر میت کے منہ کی طرف سے آتے ہیں

فیأ تیان من قبل فمه فیقُولُ الْفمُ لا تا تیا مِنْ قبلِیْ فَقَدْ کَانَ یَجُوْ عُ ویعْطش حذْرً مَنْ هذَا الْمَوْ ضِع فَیُوْ قظانه کَما یُوْقظُ النَّائم وَیَقُوْ لان لهٗ ما کُنْتَ تقُوْلُ فِیْ مُحَمَّدٍ فیقُوْلُ اشْهدُ اَنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ فَیقُوْ لان عشْتَ مُوْ منًا وَمُتَّ مُؤْ مِناً ثُمَ الْحکْمَةُ فِیْ سَوالِ مُنْکرٍ وَنکِیْرٍ اَنَّ الْملٰئکَة طعنتْ فِیْ بَنِیْ آدمَ حَیْثُ قَا لُوْا اَتجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا فر دَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فقَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مالا تَعْلَمُوْنَ فَیبْعثُ اللّٰهُ تعالٰی ملکَیْن الٰی قبر الْمُؤْمِنِ لیسا لا هٗ منْ ذَالِکَ فیَأْمُرُ هُما اَنْ یَشْهدَ بیْن یدیْ الْملٰئکَة ما سمعها من الْعبدِ الْمُؤْمِنِ لِاَ نَّ اَقلَّ اشْهُوْد

marfat.com

اثنان ثم یقول الرب یاملئکتی قد اخذت روحہ فترک ما لہ لغیرہ وزوجتہ فی حجر وجاریتہ وضیعہ فی ید غیرہ و احباؤہ غا ئبون عنہ ویسال فی بطن الا رض ولم یر احد غیری ولم یعلم حالہ سوآئی وقال ربی اللہ ونبیی محمد" رسول اللہ و

تو منہ کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں بھوکا پیاسہ رہتا تھا اس مقام کے عذاب سے بچنے کے لئے پس وہ دونوں فرشتے میت کو جگاتے ہیں جس طرح سوئے ہوئے کو جگایا جاتا ہے اور اس سے پوچھتے ہیں تو محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شبہ وہ اللہ کے رسول ہیں پس فرشتے کہتے ہیں تو زندہ بھی مومن تھا اور مومن ہی مرا۔ پھر قبر میں نکیرین کے سوال کی حکمت یہ ہے کہ بے شک ملائکہ نے اولاد آدم کو طعنہ دیا تھا جب انہوں نے کہا کہ کیا ایسے کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے مومن کی قبر میں تا کہ اس سے توحید و رسالت کے متعلق پوچھ لیں اور ان دونوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ملائکہ کے سامنے اس کی گواہی دیں جو انہوں نے مومن بندہ سے سنا یہ دو گواہ اس لئے کہ کم سے کم شرعا دو گواہ ہونے چاہیں پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی پس اس نے اپنا مال غیر کے لئے چھوڑا اور اپنی بیوی غیر کے لئے اور اپنی لونڈی غیر کے لئے اور اپنا تاج غیر کے ہاتھ میں دیا اور اس کے دوست اس سے غائب ہیں اور اس سے شکم زمین میں سوال ہو رہا ہے جہاں میرے سوا اس سے کوئی نہیں دیکھتا اور میرے

سوا اس کے حال سے کوئی آگاہ نہیں اور اس نے اس جگہ گواہی دی کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرا نبی محمد رسول اللہ ہے اور

اَلاِسْلَامُ دِیْنِیْ لِتَعْلَمُوْا اَنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ کِرَامِ کَاتِبِیْنَ رُوِیَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ مَعَهٗ مَلَکَانِ اَحَدُ هُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَالَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِهٖ یَکْتُبُ حَسَنَاتِهٖ مِنْ غَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَالَّذِیْ فِیْ یَسَارِهٖ یَکْتُبُ سَیِّاتِهٖ وَلَا یَکْتُبُهَا اِلَّا بِشَهَادَةِ صَاحِبِهٖ فَاِنْ قَعَدَ الْعَبْدُ قَعَدَ اَحَدُ هُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَّسَارِهٖ وَاِذْ مَشٰی اَحَدُهُمَا خَلْفَهٗ وَالْاٰخَرُ اَمَامَهٗ وَاِنْ نَّامَ فَاَحَدُ هُمَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَمْسَةُ اَمْلَاکٍ مَلَکَانِ بِاللَّیْلِ وَمَلَکَانِ بِالنَّهَارِ وَمَلَکٌ'' لَا یُفَارِقُهٗ فِیْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ کَمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ'' مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یُرِیْدُ بِالْمُعَقِّبَاتِ مَلٰٓئِکَةُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَیَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ یُقَالُ مَلَکَانِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ یَکْتُبَانِ اَعْمَالَهٗ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ قَلَمُهُمَا سَبَابَتَهُمَا وَدَوَاتُهُمَا خَلْقُهُمَا وَمِدَادُ هُمَا.

اسلام میرا دین ہے تا کہ تم جان لو کہ بے شک میں خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔ باب نمبر ۷ کراما کاتبین کے ذکر میں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ تحقیق ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب اور دوسرا اس کی بائیں طرف وہ جو اس کی دائیں طرف ہے اس کی نیکیاں لکھتا ہے اپنے ساتھ والے کی

marfat.com

اجازت کے بغیر اور وہ جو بائیں طرف ہے اس کے گناہ لکھتا ہے مگر وہ اپنے ساتھ والے کی گواہی کے بغیر نہیں لکھتا پس اگر بندہ بیٹھ جائے تو ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب بیٹھتا ہے اور دوسرا اس کے بائیں اور جب وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے آگے چلتا ہے اور دوسرا اس کے پیچھے اور اگر وہ سوتا ہے تو ایک ان دونوں فرشتوں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے قدموں کے پاس اور روایت میں آیا ہے کہ پانچ فرشتے ہر انسان کے لئے ہیں دو فرشتے رات کو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور دو دن کو اور ایک فرشتہ تمام وقتوں میں سے کسی وقت بھی اس سے جدا نہیں ہوتا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ اس کے لئے کچھ ملائکہ ہیں جو یکے بعد دیگرے آتے ہیں کچھ اس کے آگے ہوتے ہیں اور کچھ پیچھے اور معقبات سے مراد رات اور دن کے فرشتے ہیں جو آدمی کو جن وانس اور شیاطین سے بحفاظت رکھتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ ہر انسان کے کندھوں کے درمیان دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں اور ان کے لئے دو شہادت کی انگلیاں ہیں اور ان کے پاس دواتیں ہیں اور وہ ان کے حلق اور سیاہیاں

رِيْقُهُما وَصَحِيْفَتُهُمَا فُؤَادُهُمَا فَيَكْتُبَانِ اَعْمَا لَهُ اِلٰى مَوْتِهٖ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً وَّاَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ يَّكْتُبَهَا قَالَ لَهُ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ فَيُمْسِكُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَغْفِرْ كَتَبَ سَيِّئَةً

marfat.com

وَاحِدَۃً فَاِذَا قُبِضَ رُوْحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ یَقُوْلُ الْمَلَکَانِ رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا بِعَبْدِکَ حَتّٰی نَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَ عَبْدِکَ فَاْذَنْ لَّنَا حَتّٰی نَصْعَدَ اِلَی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ السَّمَاءَ مَمْلُوَّۃٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُسَبِّحُوْنَنِیْ وَیُھَلِّلُوْنَنِیْ فَمَا اَفْعَلُ بِکُمَا فَیَقُوْلَانِ رَبَّنَا مُرْنَا حَتّٰی نُقِیْمَ فِی الْاَرْضِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ مَمْلُوَّۃٌ مِّنْ خَلْقِیْ فَمَا اَفْعَلُ بِکُمَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی سَبِّحَا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ وَھَلِّلَا وَکَبِّرَا وَاکْتُبَا ذٰلِکَ لِعَبْدِیْ حَتّٰی اَبْعَثُہٗ مِنْ قَبْرِہٖ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

لعاب ہیں اور کاغذ ہیں اور دل ہیں تو وہ اس کی موت تک اعمال لکھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ سے حدیث مروی ہے کہ فرمایا بے شک دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف آنے والے پر امیر ہے تو جب آدمی برا عمل کرتا ہے تو بائیں جانب والا اسے لکھنا چاہتا ہے تو اس کو دائیں جانب والا کہتا ہے ابھی رک جا تو وہ سات ساعت تک رکا رہتا ہے پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ اسے نہیں لکھتا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو ایک گناہ اس کے ذمہ لکھ دیتا ہے پس جب بندے کی روح قبض کی جاتی ہے اور وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں اپنے بندے پر مقرر کیا یہاں تک کہ ہم نے اس کے عمل لکھے اور تحقیق اب تو نے اپنے بندہ کی روح کو قبض کر لیا پس ہمیں اذن دے کہ ہم اوپر چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے جو میری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں تو تمہارے ساتھ کیا

marfat.com

کروں پھر وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمیں حکم کرتا کہ ہم زمین میں قیام کریں اللہ تعالیٰ فرماتا تحقیق میری زمین مخلوق سے بھری ہوئی ہے تو میں تمہیں کہاں رکھو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دونوں میرے بندے کی قبر پر تسبیح وتہلیل وتکبیر کہتے رہو اور میرے بندے کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اسے اس کی قبر سے اٹھاؤں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ سمّا هُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ لِاَنَّهُمْ اِذَا كَتَبُوا حَسَنَةً يَّصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ بِالْفَرْحِ وَالسُّرُوْرِ وَيَعْرِضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَشْهَدُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَقُوْلَانِ اِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا عَمِلَ لَكَ حَسَنَةً كَذَا وَكَذَا وَاِذَا كَتَبُوْا مِنَ الْعَبْدِ سَيِّئَةً يَصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ مَعَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا كِرَامًا كَاتِبِيْنَ مَا فَعَلَ عَبْدِيْ فَيَسْكُتُوْنَ حَتّٰى يَسْاَلُ اللّٰهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَيَقُوْلُوْنَ اِلٰهِيْ اَنْتَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ السَّتَّارُ اَمَرْتَ عِبَادَكَ اَنْ يَّسْتُرُوْا عُيُوْبَهُمْ فَاَنَّهُمْ يَقْرَؤُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ كِتَابَكَ وَيَمْدَحُوْنَكَ فَيَقُوْلُوْنَ اَعْنِيْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اُسْتُرْ عُيُوْبَهُمْ فَاِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَلِهٰذَا يُسَمَّوْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ وَرُوِيَ عَنْ صِدِّيْقِ ابْنِ اَوَيْسٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَنَّ اللّٰهَ يَقْرَاُكَ

marfat.com

تم پر حافظین کراما کاتبین معین ہیں وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ان کا نام اللہ نے کراما کاتبین اس لئے رکھا کہ جب وہ کوئی نیکی لکھتے ہیں تو اسے خوشی اور مسرت سے لیکر آسمان پر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اسے پیش کرتے ہیں اور اس پر گواہی دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرے فلاں بندے نے تیری رضا کے لئے یہ اچھا عمل کیا اور جب وہ کوئی برا عمل لکھتے ہیں تو اسے آسمان پر اندوہ اور غم کے ساتھ لیکر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اے بزرگ لکھنے والو میرے بندے نے کیا کیا تو وہ خاموش رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ دوسری اور تیسری بار یوں ہی پوچھتا ہے تب عرض کرتے ہیں الٰہی تو خوب جانتا ہے اور بہت پردہ پوش ہے اور تو نے اپنے بندوں کو آپس کے عیب پوشی کا حکم دیا پس وہ ہر دن تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیری مدح کرتے ہیں وہ کہتے ہیں یعنی کراما کاتبین اے اللہ ان کی عیب پوشی کریں بے شک تو خوب جانتا ہے عیبوں کو تو اسی لئے انہیں کراما کاتبین یعنی بزرگ لکھنے والے کہا جاتا ہے (جو **مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا**) اور صدیق بن اویس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ بے شک اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

السَّلَامُ وَیَقُوْلُ بَلِّغْ اُمَّتَکَ اَنَّ مَنْ مَاتَ مُفَارِقًا لِّلْجَمَاعَةِ لَا یَشُمُّ رَائِحَةَ وَلَوْ کَانَ اَکْثَرَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ عَمَلًا وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّتَارِکُ الْجَمَاعَةِ عِنْدَکَ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

marfat.com

مَلعُوْن'' وَيَلعَنُہُ التَّوْرَاۃُ وَالْانْجِیْلُ وَالزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ وتارکُ الصَّلوۃ لا یُسْتَجابُ لَہُ الدَّعْوۃُ ولا ینزِلُ علیہِ الرَّحْمَۃُ فِی الدُّنیا والاٰخرۃ واَھْوَنُ مِنْ اُمَّتِکَ وَاشَرُّ مِنْ شارِبِ الخَمْرِ وقاطِعِ الطَّرِیْقِ وقاتلِ اَلفِ عالِمٍ وَقَالَ علیْہِ السَّلامُ سَلِّمُوْا علی الیَھُوْدِ مِنْ اُمَّتِیْ قال شدّاد'' یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ما یَھُوْدُ اُمَّتِکَ قال مَنْ یَسْمَعُ الاذان ولَمْ یَحْضُرِ الجماعۃ وقالَ علیْہِ السَّلامُ مَنْ اعانَ تارکَ الجماعۃِ بِخُبْزٍ اوْ بلُقمۃٍ فکانَّما اعانَ بِقَتْلِ الانْبِیاءِ وَانْ مَاتَ تارکُ الجماعۃِ لا یُغسلُ ولا یُصلّٰی یُدفنُ مقابِرِ المُسْلِمِیْنَ وتارکُ

اور فرماتا ہے کہ اپنی امت کو پہنچا دو بے شک جو جماعت سے مخالف ہو کر مرا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اگر چہ اس کی نیکیاں سب اہل زمین سے زیادہ ہوں اور اللہ روز قیامت اس کے فرض ونفل کچھ قبول نہ کرے گا اور تارک الجماعت اے محبوب آپ کے نزدیک اور فرشتوں کے اور سب لوگوں کے نزدیک معلون ہے اور لعنت کرتی ہے اس پر توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن اور نماز کے تارک کی نہ کوئی دعا قبول کی جائے گی اور نہ اس پر دنیا وآخرت میں رحمت اترے گی اور آپ کی امت سے کمتر اور شراب پینے والے اور چور ڈاکو اور ایک ہزار عالم کے قاتل سے بھی بڑھ کر برا ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا یہود ونصاری پر سلام کرو مگر میری امت کے یہود پر سلام نہ کرو۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہود کون ہیں فرمایا جس نے اذان کو سنا اور (بلا عذر) جماعت میں حاضر نہ ہوا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے تارک جماعت کی مدد کی ایک روٹی دے کر یا

marfat.com

لقمہ دیا پس گویا اس نے انبیاء علیہم السلام کے قتل پر مدد کی اور اگر جماعت کا تارک مر جائے نہ اسے غسل دیا جائے اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جماعت سے نماز کے تارک

الصَّلٰوۃ بالجماعۃ لَوْصَلّٰی صلوۃ اُمَّتی کُلِّھا وَحْدَہٗ وقرء کُلَّ کتاب انزل اللّٰہ تعالٰی علی الانبیآء وَحْدَہٗ وصام صَوْمَ اُمَّتِیْ کُلِّھا وَحْدَہٗ وتصدّق صدقتھم کُلِّھا وَحْدَہٗ لا یَشُمُّ رائحۃ الجنۃ ولا ینظر اللّٰہ تعالٰی الیہ حیًا وَ میتا وَ قال النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ والہ وسلم ایما مؤمن یتوضّاء ویاتیْ الی المسجد وصلّٰی فیہ مع الجماعۃ غفر اللّٰہ تعالٰی لہٗ ذُنُوْبَہٗ وقال النبیُّ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم من حفظ صلوۃ فی اوقاتھا واتمّ رکوعھا و سجودھا اکرمہ اللّٰہ تعالٰی بخمس عشر خصلۃ ثلثۃ فی الدنیا وثلث عند الموت وثلثۃ فی القبر وثلثۃ فی الحشر وثلثۃ عند لقاءِ اللّٰہ تعالٰی فاما الثلثۃ التی فی الدنیا فیزید عمرہٗ ورزقہٗ ویحفظ نفسہٗ و اھلہٗ و امّ الثلثۃ التی عند الموت فیبشرہ بالامن من الخوف والفزع ودخول الجنۃ لقولہ تعالٰی انّ الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم

نے اگر میری ساری امت کے برابر تنہا نمازیں پڑھیں اور ان تمام کتابوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر اتارا اکیلے نے پڑھا اور میری سب امت کے

marfat.com

برابر اکیلے نے روزے رکھے اوران تمام کے صدقوں کے برابر اکیلے نے صدقہ کیا پھر بھی وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اور نہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس کی زندگی میں نظر رحمت کریگا اور نہ اس کے مرنے کے بعد (با جماعت نماز پڑھنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مومن جس نے وضو کیا اور مسجد کی طرف آیا اور اس میں نماز با جماعت ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے

(پنجگانہ نماز کا اہتمام سے ادا کرنے پر پندراں انعام) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پنجگانہ نماز ادا کی اس کے وقتوں کی محافظت کی اور اس کے رکوع وسجود کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پندراں انعامات سے اس کی عزت افزائی کرتا ہے انمیں سے تین دنیا میں اور تین موت کے وقت اور تین قبر میں اور تین حشر میں اور تین اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت پس وہ تین انعام جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی عمر بڑہاتا ہے اور اس کا رزق زیادہ کر دیتا ہے اور اسے اس کے اہل خانہ کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور وہ تین جو موت کے وقت ہیں اللہ اسے خوف و ہر اس سے امن کی اور دخول جنت کی بشارت دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

اِسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۔ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِیۡ فِی الۡقَبۡرِ فَیُسَهِّلُ عَلَیۡه

marfat.com

سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ وَّ يُوْسَعُ عَلَيْهِ قَبْرُه' وَ يُفْتَحُ لَه' بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِىْ فِى الْمَحْشَرِ فَيَخْرُجُ مِنَ الْقَبْرِ وَهُوَ يَتَلأْلأُ وَجْهُه' كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ الآيه وَ يُعْطٰى كِتَابَه' بِيَمِيْنِه وَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِىْ عِنْدَ لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَالنَّظْرُ اِلَيْهِمْ كَقَوْلِه تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ عَاقَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَمْسَ عَشَرَ خَصْلَةً ثَلٰثَةً فِى الدُّنْيَا وَثَلٰثَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ ثَلٰثَةً فِى الْقَبْرِ وَ ثَلٰثَةً فِى الْحَشْرِ وَ ثَلٰثَةً عِنْدَ لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِى فِى الدُّنْيَا فَيُرْفَعُ الْبَرَكَةُ مِنْ رِزْقِهٖ

ان پر ملائکہ اترتے ہیں کہتے ہوئے کہ خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم خوش ہو جاؤ اس جنت کے ساتھ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا اور تیسرا قبر میں یہ انعام کہ اس پر نکیرین کے سوال آسان ہو جائیں گے اور اس کی قبر فراخ کر دی جائے گی اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ تین انعام جو محشر میں ہوں گے جب وہ قبر سے نکلے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نور ان کے آگے اور ان کے دائیں بھاگتا ہوگا۔ الایۃ اور عملنامہ اس کے دائیں ہاتھ دیا جائے گا اور اس کا حساب آسان کر دیا جائے گا اور وہ تین جو اللہ سے ملاقات کے وقت ہونگے ان سے اللہ راضی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

marfat.com

سلام کہتا ہے رب رحیم کی طرف سے اور فرمایا کچھ چہرے اس دن تروتازہ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (**نمازوں میں سستی کا وبال**) اور فرمایا جس نے پنجگانہ نماز میں سستی کی اللہ اسے پندرہ طرح سے عذاب دے گا تین طرح دنیا میں اور تین طرح موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح محشر میں اور تین طرح اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت برحال وہ تین عذاب جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی روزی اور عمر سے برکت اٹھا دیتا ہے اور صالحین کی علامت اس کے چہرہ سے مٹا دیتا ہے۔

وَ عُمْرِهٖ وَسِيْمَآءُ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ فَيَمُوْتُ جَآئِعًا وَّ عَطْشَاناً وَّ ذَلِيْلاً وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِیْ فِی الْقَبْرِ فَيَضِيْقُ قَبْرُهٗ حَتّٰى يَدْخُلَ اَضْلَاعُهٗ بَعْضُهَا فِیْ بَعْضٍ وَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ نَارٍ وَّ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ فَيَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ مُسْوَدَّةُ الْوَجْهِ مَكْتُوْبٌ فِیْ جَبْهَتِهٖ هٰذَا آئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ يُعْطٰى لَهٗ كِتَابُهٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِیْ عِنْدَ لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْعَبْدُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ

marfat.com

اُمّہ، و اذا قال اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کُتِبَ لَہ،

اور وہ تین جو موت کے وقت ہوتے ہیں وہ بھوکا پیاسا اور ذلیل ہو کر مرتا ہے اور وہ تین عذاب جو قبر میں دیئے جاتے ہیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ تین جو اس پر محشر کو ہوتے ہیں پس وہ قبر سے سیاہ چہرہ ہو کر اٹھتا ہے اور اس کے چہرے پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا ہے اور اسے اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جاتا ہے اور وہ تین سزائیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرماتا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اور روز قیامت انہیں گناہ سے پاک نہیں کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ان کے بعد ان کے کچھ ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور خواہشات کے پیچھے چلے عنقریب وہ دوزخ کے مقام غی کو پالیں گے۔ **(نماز کے اجر عظیم کا بیان)** اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے تو گناہوں سے اسے ستھرا ہو جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا اور جب وہ کہتا ہے کہ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے۔

بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی بَدَنِہٖ عبادۃ سَنَۃٍ فَاِذَا قَرَءَ الْفَاتِحَۃَ فَکَاَنَّمَا حَجَّ واعْتَمَرَ و اذا رکع فَکَاَنَّمَا تصدَّقَ بِوَزْنِہٖ ذَھَبًا وَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ

marfat.com

لِمَنْ حَمِدَہ، نَظَرَ اللّٰہُ تَعالٰی اِلَیْہِ بِالرَّحْمَۃِ وَاِذَا قَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً وَّ اِذَا تَشَھَّدَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ اَلْفِ عَالِمٍ وَّ اَلْفِ شَھِیْدٍ وَّاِذَا سَلَّمَ وَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ فَتَحَ اللّٰہُ لَہ، ثَمَانِیَۃَ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّ بَابٍ شَآءَ بِلاَ حِسَابٍ وَّ لاَ عَذَابٍ وَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّکُوْنَ اَخْلاَقُہ، کَاَخْلاَقِ الْکَلْبِ وَفِیْہِ خَمْسَۃُ اَخْلاَقٍ اَلْاَوَّلُ یَکُوْنُ جَآئِعًا اَبَدًا وَّھٰذَا مِنْ اَخْلاَقِ الصَّالِحِیْنَ وَالثَّانِیْ لاَ یَکُوْنُ لَہ، مَوْضِعٌ" وَّ ھٰذَا مِنْ اَثَرِ الصَّالِحِیْنَ وَالثَّالِثُ اَنَّہ، لاَیَنَامُ بِاللَّیْلِ وَھٰذَا مِنْ اَفْعَالِ الصَّالِحِیْنَ وَالرَّابِعُ لاَ یَکُوْنُ لَہ، مَالٌ" حَتّٰی یَرِثُہُ الْوَارِثُ وَھٰذَا مَعِیْشَۃُ الصَّالِحِیْنَ وَالْخَامِسُ اَنْ لَّا یُفَارِقَ

اس کے لئے سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو جب وہ سورہ فاتحہ پڑھتا ہے پس گویا کہ اس نے حج اور عمرہ کیا اور جب وہ رکوع کرتا ہے تو گویا کہ اس نے اپنے وزن کی مقدار سونا صدقہ کیا اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا ہے پس گویا کہ اس نے غلام آزاد کر دیا اور جب وہ تشہد پڑھتا ہے اللہ اسے ایک ہزار عالم اور ایک ہزار شہید کا اجر عطا کرتا ہے اور جب وہ سلام کہتا ہے اور اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے وہ چاہے بلا حساب و بلا عذاب جنت میں جائے (کتے کی پسندیدہ عادتیں) اور نبی صلی

marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مناسب ہے کہ مومن کے لئے چند عادتیں کتے کی عادتوں جیسی ہوں اور وہ یہ پانچ خصلتیں ہیں ل اول یہ کہ ہمیشہ بھوک برداشت کرتا رہے اور یہ صالحین کی عادت سے ہے ثانی یہ کہ اس کے پاس مکان نہ ہو اور یہ صالحین کی علامت ہے تیسری یہ کہ رات کو بیدار رہے اور یہ صالحین کے کاموں سے ہے چوتھی یہ کہ اپنے پاس جمع نہ رکھے کہ کوئی وارث مالک ہو اور یہ صالحین کی معیشت ہے پانچویں یہ کہ اپنے مالک کا دروازہ نہ چھوڑے اگرچہ دن میں اسے وہ سو بار دھکے دے اور یہ صالحین کی وفاء سے ہے۔

مِنْ بَابِ صَاحِبِہٖ وَاِنْ طَرَدَہٗ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ وَّ ھٰذَا مِنْ وَّفَاءِ الصّٰلِحِیْنَ وَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ عَیْشُہٗ کَعَیْشِ الْکَلْبِ وَفِیْہِ عَشْرُ خِصَالٍ اَلْاَوَّلُ لَیْسَ لَہٗ مَالٌ وَّ الثَّانِی لَیْسَ لَہٗ قَدْرٌ وَّ الثَّالِثُ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا بَیْتٌ لَّہٗ وَالرَّابِعُ فِیْ اَکْثَرِ الْاَوْقَاتِ یَکُوْنُ جَآئِعًا وَّالْخَامِسُ فِی غَالِبِ اَوْقَاتِہٖ یَکُوْنُ سَاکِتًا وَّالسَّادِسُ یَحُوْلُ حَوْلَ بَیْتِ صَاحِبِہٖ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالسَّابِعُ یَقْنَعُ بِمَا یُدْفَعُ اِلَیْہِ وَالثَّامِنُ لَوْضَرَبَ صَاحِبُہٗ مِائَۃَ جَلْدَۃٍ لَا یَتْرُکُ بَابَ دَارِصَاحِبِہٖ وَالتَّاسِعُ یَاْخُذُ عَدُوَّ صَاحِبِہٖ وَلَا یَاْخُذُ صَدِیْقَہٗ وَالْعَاشِرُ اِذَا مَاتَ لَمْ یَتْرُکْہُ مِنَ الْمِیْرَاثِ شَیْئًا بَابٌ فِیْ ذِکْرِ الرُّوْحِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ کَیْفَ یَاْتِیْ اِلَی قَبْرِہٖ وَ مَنْزِلِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا خَرَجَ الرُّوْحُ مِنْ بَنِیْ آدَمَ فَاِذَا مَضٰی ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ

marfat.com

يَقُوْلُ الرُّوْحُ يَارَبِّ ائْذَنْ

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا خوشی وخوبی ہے اس شخص کے لئے جس کی زندگی گزارنا کتے کی مانند ہو اور کتے میں دس عادتیں اچھی ہیں اول اس کے پاس مال نہیں ہوتا دوم وہ کچھ قدر نہیں رکھتا سوم سب زمین اس کا گھر ہے چہارم وہ اکثر اوقات بھوکا رہتا ہے پنجم وہ اکثر اوقات خاموش رہتا ہے ششم وہ رات ودن اپنے مالک کے گھر کے گرد گھومتا رہتا ہے ہفتم وہ اس پر قناعت کرتا ہے جو لقمہ مالک اسے ڈالتا ہے ہشتم اگر اس کا مالک اسے سو ڈنڈے مارے وہ مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا نہم وہ اپنے مالک کے دشمن کو کاٹتا ہے مالک کے دوست کو نہیں کاٹتا۔ دہم جب وہ مرتا ہے تو اپنی کچھ میراث نہیں چھوڑتا۔ **باب نمبر ۱۸ اس بیان میں کہ روح نکلنے کے بعد میت کی قبر اور گھر کی طرف کیسے آتی ہے:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب آدم زادوں کی روح جسم سے نکلتی ہے تو جب تین دن گزرتے ہیں روح عرض کرتی ہے یا میرے پروردگار مجھے اذن بخش۔

لِیْ حَتّٰی اَمْشِیْ وَاُنْظُرُ اِلٰی جَسَدِی الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ فَیَاْذَنُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَیَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِهٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْسَالَ الْمَآءُ مِنْ جَسَدِهٖ وَمِنْ مِنْخَرَیْهِ وَمِنْ فَمِهٖ فَیَبْکِیْ بُکَآءً طَوْلاً ثُمَّ یَقُوْلُ یَاجَسَدِیَ الْمِسْکِیْنَ وَیَا حَبِیْبِیْ هَلْ تَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ وَهٰذَا مَنْزِلُ الْبَلَاءِ وَالْوَحْشَةِ وَالْغَمِّ وَالْکُرْبَةِ وَالْحُزْنِ وَالنَّدَامَةِ ثُمَّ یَمْضِیْ فَاِذَا کَانَتْ خَمْسَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ یَارَبِّ ائْذَنْ لِیْ حَتّٰی اُنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیْ فَیَاْذَنُ اللّٰهُ

marfat.com

تَعَالٰی لَہٗ فَیَاْتِیْ اِلٰی قَبْرِہٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْ سَالَ الدَّمُ مِنْ جَسَدِہٖ وَ مِنْ مَنْخَرَیْہِ وَمِنْ فَمِہٖ وَ اُذُنَیْہِ وَ صَدِیْدٌ وَّ قَیْحٌ فَیَبْکِیْ بُکَآءً طَوِیْلاً فَیَقُوْلُ یَاجَسَدِی الْمِسْکِیْنَ اَتَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ وَ ھٰذَا مَنْزِلُ الْغَمِّ وَالْھَمِّ وَالْمِحْنَۃِ وَالدِّیْدَانِ وَالْحَیَّۃِ وَالْعَقَارِبِ وَاَکَلَتِ الدِّیْدَانُ لَحْمَکَ وَفَرَّقَتْ جِلْدُکَ وَ تَفَرَّقَتْ اَعْضَآؤُکَ ثُمَّ یَمْضِی فَاِذَا کَانَ سَبْعَۃُ اَیَّامٍ یَّقُوْلُ یَارَبِّ ائْذَنْ

تا کہ میں جاؤں اور اس بدن کو دیکھوں جس میں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس وہ میت کی قبر کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور میت کے جسم اور ناک اور منہ سے پانی جاری ہورہا ہوتا ہے پس بہت دیر روتی ہے پھر کہتی ہے کہ اے میرے مسکین جسم اور اے میرے پیارے کیا تو زندگی کے دن یاد کرتا ہے یہ تو بلاء اور وحشت اور غم اور تکلیف اور پریشانی اور ندامت کی جگہ ہے پھر جب پانچ دن گزرتے ہیں تو روح عرض کرتی ہے اے میرے رب مجھے اجازت بخش تا کہ میں اپنے بدن کو دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اجازت دیتا ہے پس وہ میت کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس کے جسم اور ناک و منہ اور کانوں سے خون اور زرد پانی اور پیپ بہہ رہے ہوتے ہیں تو روح بہت دیر تک روتی ہے پھر کہتی ہے اے میرے مسکین بدن کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں اور یہ تو غم والم اور پریشانی اور کیڑوں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہے اور کیڑے تیرا گوشت کھا گئے اور تیری کھال کو جسم سے جدا کر دیا اور تیرے اعضاء کو متفرق کر دیا پھر جب میت کو مرے بعد سات دن ہوتے ہیں تو

marfat.com

روح عرض کرتی ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے اذن دے تا کہ میں

لِیْ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیْ فَیَاْذَنُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ فَیَاْتِیْ اِلٰی قَبْرِہٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْوَقَعَ فِیْہِ الدُّوْدُ فَیَبْکِیْ بُکَآءً شَدِیْدًا وَّ یَقُوْلُ یَاجَسَدِیَ الْمِسْکِیْنُ اَتَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ اَیْنَ اَوْلَادُکَ وَ اٰبَآؤُکَ وَ عَشِیْرَتُکَ وَدَارُکَ وَعَقَارِبُکَ وَاَیْنَ اِخْوَانُکَ وَ اَصْدِقَآؤُکَ وَ اَیْنَ رُفَقَاؤُکَ وَ جِیْرَانُکَ الَّذِیْنَ یَرْضَوْنَکَ فِیْ جَوَارِکَ الْیَوْمَ فَیَبْکُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَارَتْ رُوْحُہٗ حَوْلَ دَارِہٖ شَھْرًا یَنْظُرُ اِلٰی مَا خَلْفَہٗ مِنْ عِیَالِہٖ کَیْفَ یُقْسَمُ مَالُہٗ وَ کَیْفَ یُؤَدِّیْ دُیُوْنُہٗ فَاِذَاتَمَّ شَھْرٌ یَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِہٖ وَیَدُوْرُحَوْلَ قَبْرِہٖ سَنَۃً وَّ یَنْظُرُ مَنْ یَّدْعُوْا لَہٗ وَ مَنْ یَّحْزَنُ عَلَیْہِ فَاِذَاتَمَّتْ سَنَۃٌ رُّفِعَتْ رُوْحُہٗ اِلٰی حَیْثُ یَجْتَمِعُ فِیْہِ الْاَرْوَاحُ اِلٰی یَوْمِ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

اپنے جسم کو دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس روح میت کی قبر کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس میں کیڑے پڑ چکے ہوتے ہیں پس بہت روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین جسم کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں کہاں ہے تیری اولاد اور آباء اور اقارب اور تیرا گھر و زمین اور کہاں ہیں تیرے بھائی اور دوست اور کہاں ہیں تیرے رفقاء اور ہمسائے جو تیری ہمسائیگی میں خوش تھے کہ وہ مجھ

marfat.com

اور تجھ پر قیامت تک روئیں۔ (روح میت کے گھر والوں کی خبر گیری کرتی ہے) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح اس کے گھر کے گرد ایک ماہ تک گھومتی ہے اور اس کے پسماندگان اہل وعیال کو دیکھتی ہے کہ وہ اس کا مال کیسے بانٹتے ہیں اور اس کے قرض کیسے چکاتے ہیں پس جب ماہ گزرتا ہے تو وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی اور اس کی قبر کے گرد ایک سال گھومتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کے لئے کون دعا کرتا ہے اور اس پر کون غم کرتا ہے پھر جب سال گزرتا ہے تو روح اوپر چلی جاتی ہے جہاں دوسرے مومن کی روحیں جمع رہیں گی اس دن تک کہ جس میں صور پھونکا جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اتریں گے اس میں ملائکہ اور روح

وَالرُّوْحُ فِيهَا وَيُقَالُ الرُّوْحُ فِيهَا بِمَعْنَى الرَّحْمَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا قُرِئَ وَالرُّوْحُ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِ مَعْنَاهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ اَىْ مَعَهُمُ الرُّوْحُ وَالرَّيْحَانُ وَيُقَالُ الرُّوْحُ مَلَكٌ "عَظِيْمٌ" يُنَزِّلُ الرَّحْمَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِكَةُ صَفًّا قِيْلَ مَعْنَاهُ رُوْحُ بَنِىْ اٰدَمَ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ رُوْحُ جِبْرِيْلَ وَيُقَالُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَاْذِنُ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنَ اللّٰهِ بِالنُّزُوْلِ يُسَلِّمُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مِنَ الشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَيُقَالُ رُوْحُ الْاَقْرِبَآءِ مِنْ اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا بِالنُّزُوْلِ اِلٰى مَنَازِلِنَا حَتّٰى نَرٰى اَوْلَادَنَا وَعِيَالَنَا فَيَنْزِلُوْنَ

marfat.com

لَیْلَةَ الْقَدْرِ کَمَا قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ اَوْیَوْمُ عَاشُوْرَا اَوْلَیْلَةُ عَاشُوْرَا اَوْیَوْمُ الْجُمْعَةِ اَوْ لَیْلَةُ الْجُمْعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ رَّجَبٍ اَوْلَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں روح سے مراد وہ رحمت ہے جو مومن پر اترتی ہے جس طرح کہ والروح کو فتح اور ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے معنی اس کا ہے کہ فرشتے اترتے ہیں اور روح یعنی ان کے ساتھ روح اور ریحان (جنت کی خوشبو) اترتی ہے

اور کہا **(روح اترنے کی مراد کا بیان)** گیا ہے کہ روح ایک عظیم فرشتے کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے مومن پر اترتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے کہ (جس دن روح اور فرشتے صف بنائے کھڑے ہوں گے کہا گیا ہے کہ بنی آدم کی روح اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مراد ہے اس رات (لیلۃ القدر) کو عرش کے نیچے اللہ سے اذن مانگتی ہے دنیا پر اترنے اور تمام مومن اور مومنات پر سلام کہنے کو ان پر شفقت کی بناء پر اور کہا گیا ہے کہ مراد اقرباء اموات مؤمنین کی روح ہے جو عرض کرتی ہیں کہ اے ہمارے پرودگار ہمیں اپنے گھروں پر اترنے کا اذن دے تا کہ ہم اپنی اولاد اور اعیال کو دیکھیں تو وہ لیلۃ القدر کو اترتی ہیں جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہو یا عاشورا کی رات یا جمعہ کا روز یا رجب کی پہلی جمعرات یا نصف شعبان کی رات

یَخْرُجُ الْاَمْوَاتُ مِنْ قُبُوْرِهِمْ فَیَقُوْمُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ بُیُوْتِهِمْ وَ یَقُوْلُوْنَ اِرْحَمُوْا عَلَیْنَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ بِصَدَقَةٍ اَوْلُقْمَةٍ فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ

marfat.com

اِلَيْهَا فَاِنْ لَّمْ تَقْدِرُوْا بِهَا فَاذْكُرُوْنَا بِرَكْعَتَيْنِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّذْكُرُوْنَا وَهَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّرْحَمُ عَلَيْنَا وَهَلْ مِنْ اَحَدٍ يَذْكُرُوْنَا فِيْ غُرْبَتِنَا يَامَنْ سَكَنَ فِيْ دَارِنَا وَيَامَنْ نَكَحَ نِسَآءَ نَا وَيَامَنْ اَقَامَ فِيْ اَوْسَعِ قُصُوْرِ نَا وَ نَحْنُ اَضْيَقِ قُبُوْرِنَا وَ يَا مَنْ قَسَّمَ اَمْوَالَنَا وَيَامَنِ سْتَذَلَّ اَوْلَادَنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ مَّنْ يَّتَفَكَّرُ فِيْ غُرْبَتِنَا وَ فَقْرِنَا وَ كُتُبُنَا مَطْوِيَّةٌ وَّ كُتُبُكُمْ مَّنْشُوْرَةٌ وَّلَيْسَ لِلْمَيِّتِ فِي اللَّحْدِ ثَوَابٌ فَلَا تَنْسَوْنَا بِكَسْرَةِ خُبْزِكُمْ وَ دُعَآئِكُمْ فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ اِلَيْكُمْ اَبَدًا فَاِنْ وَّجَدُوْا الصَّدَقَةَ وَالدُّعَآءَ مِنْهُمْ يَرْجِعُوْنَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا وَّاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا يَرْجِعُوْنَ مَحْرُوْمًا مَّحْزُوْنًا آئِسًا وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ فِي الْفُؤَادِ اَوْ فِيْ بَعْضِ اَجْزَآءِ الْبَدَنِ

تو فوت شدگان اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ اس رات میں ہم پر رحم کرو صدقہ یا ناداروں کو روٹی کا لقمہ دیکر ہم اس ثواب کے محتاج ہیں پس اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس شب مبارکہ میں دو رکعت نماز کے (ایصال ثواب) سے ہی ہمیں یاد کرلو کیا ہے کوئی تم میں جو ہمیں یاد کرے کیا ہے کوئی تم میں جو ہم پر رحم کھائے کیا ہے کوئی تم میں جو ہماری غربت میں ہمیں یاد کرے اے وہ شخص جس نے ہمارے گھر میں سکونت کی اے وہ شخص جس نے ہماری عورتوں سے نکاح کیا اے وہ شخص جس نے ہمارے کشادہ محلوں میں قیام کیا اور ہم اپنی تنگ قبروں میں ہیں۔ اے وہ جس نے ہمارے اموال کو تقسیم کیا اے وہ جس

marfat.com

نے ہماری اولاد کو خوار کیا کیا ہے تم میں سے کوئی جو ہماری غربت اور محتاجی میں سوچ کرے اور اب ہمارے اعمالنامے لپیٹے جا چکے ہیں اور تمارے اعمال نامے کھولے ہوئے ہیں اور میت کے لئے (اپنے عمل کا) ثواب منقطع ہو چکا ہے تو تم اپنی روٹی کھاتے وقت اور دعا کے وقت ہمیں مت بھولو پس بے شک ہم تمہارے ہمیشہ محتاج ہو چکے پس اگر فوت شدگان ان سے صدقہ یا دعا پا لیتے ہیں تو خوشی و مسرت سے واپس لوٹتے ہیں اور اگر نہ پائیں تو محروم اور غمزدہ اور ناامید ہو کر لوٹتے ہیں (جسم میں روح کے محل میں اختلاف) اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح کا مقام دل ہے یا بدن کے کچھ اجزاء

لاَ فِیْ جَمِیْعِ الْبَدَنِ لٰکِنَّھَا فِیْ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَآئِهٖ وَالدَّلِیْلُ عَلَیْهِ اَنْ یَّجْرِحَ الْوَاحِدُ بِجَرَاحَاتٍ کَثِیْرَةٍ فَلاَ یَمُوْتُ وَ یَجْرِحُ الْوَاحِدُ اَیْضًا بِجَرَاحَةٍ وَّاحِدَةٍ فَیَمُوْتُ لِاَنَّھَا اَصَابَتْ فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ فِیْهِ الرُّوْحُ وَ حَلَّتْ فِیْهِ وَ قِیْلَ الرُّوْحُ یَحِلُّ فِیْ جَمِیْعِ الْبَدَنِ لاَنَّ الْمَوْتَ فِیْ جَمِیْعِ الْبَدَنِ یَدُلُّ عَلَیْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاِنْ قِیْلَ مَا الْفَرْقُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالرُّوَانِ قُلْتُھُمَا وَاحِدٌ'' لَیْسَ بَیْنَھُمَا فَرْقٌ'' کَمَا اَنَّ الْیَدَنِ مَعَ الْیَدِ وَالرِّجْلِ یَذْھَبُ وَ یَجِیْءُ وَالرُّوْحُ لاَ یَتَحَرَّکُ ثُمَّ مَوْضَعُ الرُّوْحِ فِی الْجَسَدِ غَیْرُ مُعَیَّنٍ وَ مَوْضَعُ الرُّوَانِ بَیْنَ الْحَاجِبَیْنِ فَاِذَا زَالَتِ الرُّوْحُ مَاتَ الْعَبْدُ لاَ

marfat.com

مَحَالَةَ وَ اِذَا زَالَتِ الرَّوَانُ نَا مَ الْعَبْدُ كَمَا اَنَّ الْمَاءَ اِذَاصُبَّ فِیْ الْقَصْعَةِ وَ وُضِعَتْ فِی الْبَیْتِ وَوَ قَعَتِ الشَّمْسُ عَلَیْهِ مِنَ الْكُوَّةِ وَ شُعَا عُهَا فِی السَّقْفِ یَتَحَرَّكُ وَ لَمْ یَتَحَرَّكِ الْقُصْعَةُ مِنْ مَوْضِعِهَا فَكَذٰلِكَ الرُّوْحُ سَاكِنَةٌ'' فِی الْبَدَنِ

تمام بدن اس کا مقام نہیں لیکن روح اس کے اجزاء میں ایک جزء میں ہوتی ہے اور دلیل اس مدعا یہ ہے کہ ایک شخص کثیر زخموں سے زخمی ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور ایک شخص ایک ہی زخم سے زخمی ہوتا ہے اور مر جاتا ہے اس لئے کہ وہ ایک زخم اس جگہ ہوتا ہے جہاں روح ہو اور اس میں حلول کئے ہوئے اور کہا گیا ہے کہ روح تمام بدن میں حلول کیے ہوتی ہے اسی لئے موت تمام بدن کو آتی ہے اس پر دلیل اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب فرما دیجئے وہی اسے زندہ فرمائے گا جس نے اسے ابتداء سے پیدا کیا۔

روح اور روان میں فرق پس اگر سوال کیا جائے کہ روح اور رواں میں کیا فرق ہے تو میں کہوں گا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں جس طرح کہ بدن ہاتھ اور پاؤں کے ساتھ جاتا اور آتا ہے اور روح ایک جگہ رہتی ہے پس اس کا مقام جسم میں غیر معین ہے اور روان کا مقام دو ابروؤ کے درمیان ہے اور جب روح نکلتی ہے تو بندہ لازما مر جاتا ہے مگر جب روان نکلے تو بندہ سو جاتا ہے جس طرح کہ پیالہ میں پانی ڈالا جائے اور اسے مکان میں رکھا جائے اور اس پر دریچہ سے سورج کی دھوپ پڑے اور سورج کی شعاعیں چھت پر پڑتی ہوں تو وہ حرکت کرتا ہے حالانکہ پیالہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ایسے ہی روح بدن میں ساکن رہتی ہے اور شعاعین اس کی عرش تک جاتی ہیں۔

marfat.com

وَشُعَاعُهَا اِلَی الْعَرْشِ وَهُوَ الرَّوَانُ فَتَرَی الرُّؤْیَا فِی الْمَلَكُوْتِ ثُمَّ اِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ الرُّوْحُ اَیِ الرَّوَانُ مِنْ اَنْفِهٖ وَصَعَدَ اِلَی السَّمَاءِ فَالرَّوَانُ فِی الْمَلَكُوْتِ یَنُوْبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِی الْخِدْمَةِ فَاِنْ قِیْلَ لَوْ كَانَ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَ یَنُوْبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِی الْخِدْمَةِ فَرُوْحُ الْكَافِرِ اِلٰی اَیْنَ تَذْهَبُ وَقِیْلَ رُوْحُ الْكَافِرِ اَیْضًا یَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ اِلَّا اَنَّهٗ یَمْنَعُهُ الشَّیْطٰنُ فَیَكُوْنُ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ فَاِنْ قِیْلَ لَوْ ذَهَبَ الرُّوْحُ یَنْبَغِیْ اَنْ لَّا یَتَنَفَّسَ قِیْلَ هٰذَا مِنْ وَّجُوْهٍ اَحَدُهَا مَا قَالُوا یَذْهَبُ مِنْهُ الرُّوْحُ وَلٰكِنْ یَّبْقٰی فِیْهِ الْحَیٰوةُ وَالنَّفْسُ لِاَنَّهُمَا لَیْسَا بِرُوْحٍ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَارُوِیَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اَلرُّوْحُ لِلْاَرْبَعَةِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلٰئِكَةُ وَ الشَّیَاطِیْنُ وَلِسَائِرِهِنَّ نَفْسٌ'' وَّحَیٰوةٌ'' وَّ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ التِّرْمِذِیْ اَلرُّوْحُ رُوْحَانِ رُوْحٌ'' بِهِ الْحَیٰوةُ وَالنَّفْسُ وَ رُوْحٌ'' بِهِ الْحَرَكَةُ فَاِذَا نَامَ خَرَجَ مِنْهُ

اور وہ شعاعیں روان ہے پس خواب میں ملکوت کو دیکھتا ہے پھر جب آدمی سوتا ہے روح نکلتی ہے یعنی روان اس کے ناک سے اور آسمان پر جاتی ہے تو روان عالم ملکوت میں کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے پس اگر کہا جائے کہ جب مومن کی روح آسمان پر چڑھ کر کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے تو کافر کی روح کہاں جاتی ہے تو کہا گیا ہے کہ کافر کی روح بھی آسمان کی طرف جاتی ہے مگر اسے شیطان روک لیتے

marfat.com

ہیں تو وہ شیطانوں کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ جب روح یعنی روان خواب میں نکل جائے تو ممکن ہے کہ آدمی سانس نہ لے سکے۔ کہا گیا ہے کہ یہ وہ وجوہ ہیں جس سے ایک کو علماء نے بیان کیا ہے کہ آدمی سے روح یعنی روان چلتی ہے مگر اس میں زندگی اور نفس دونوں باقی رہتے ہیں اس لئے کہ باقی رہنا روان کے سبب نہیں کیا تو نے نہیں دیکھا جو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا چار مخلوق کے لئے روح ہے۔ انس وجن وملائکہ اور شیاطین اور باقی سب مخلوق کے لئے نفس و حیات ہے اور محمد ابن الترمذی نے کہا کہ روحیں دو ہیں ایک وہ جس کے ساتھ زندگی اور نفس قائم ہے دوسری وہ جس کے سبب حرکت ہے پس جب کوئی سوتا ہے تو اس سے وہ روح نکلتی ہے جس کے سبب حرکت ہے

"الرُّوْحُ الَّذِیْ بِهِ الْحَرَكَةُ وَلٰكِنْ لَمْ يَخْرُجِ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِهِ الْحَيٰوةُ وَ النَّفْسُ وَامَّا مَسْكَنُ الرُّوْحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِيْلَ مَسْكَنُهَا الصُّوْرِ فِيْهِ ثُقَبٌ" بِعَدَدِ كُلِّ حَيَوَانٍ مِنْ يَوْمِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يُنْعَمُ هُنَاكَ اِنْ كَانَ مُنْعَمًا وَ اِنْ كَانَ مُعَذَّبًا فَهُنَاكَ يُعَذَّبُ وَ يُقَالُ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِیْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضْرَآءَ سَوْدَآءَ فِی الْجَنَّةِ وَاَرْوَاحُ الْكَافِرِيْنَ فِیْ سِجِّيْنِ جَهَنَّمَ وَ قِيْلَ فِیْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ سُوْدَاءَ فِی النَّارِ وَيُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ اِلَى السَّابِعَةِ بِالْاِكْرَامِ وَالْاِعْزَازِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ اُكْتُبُوْهَا فِیْ عِلِّيِّيْنَ ثُمَّ رُدُّوْهَآ اِلَى الْاَرْضِ فَتُرَدُّ رُوْحُهُ،

marfat.com

فِیْ جَسَدِہٖ وَ یُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِہٖ مِنْہَا حَتّٰی یَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَیُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْکُفَّارِ اِذَا قُضِبَتْ رَفَعَتْہَا مَلٰئِکَۃُ الْعَذَابِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیُغْلَقُ اَبْوَابُہَا وَ یُؤْمَرُ بِرَدِّہَا

اور جب روح نکلتی ہے جس سے زندگی اور نفس قائم ہو(**بدن سے نکلنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے**)اور بر حال قبض ہونے کے بعد روح کا مسکن پس تحقیق کہا گیا ہے کہ اس کا مسکن اسرافیل کا صور ہے۔ اس میں سوراخ ہیں پیدائش آدم علیہ السلام سے تا قیامت کے جانداروں کی تعداد کے برابر اگر نعمت کے لائق ہو تو وہاں اسے نعمت دی جاتی ہے اگر عذاب کے لائق ہو تو وہاں اسے عذاب کیا جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں سبز پرندوں کے بدنوں میں رہتی ہیں اور کفار کی ارواح جہنم کے طبقہ سجین میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوزخ میں سیاہ پرندوں کے بدنوں میں ہوتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ بیشک مومنین کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو انہیں رحمت کے فرشتے عزت واعزاز کے ساتھ ساتھ ہو آسمان پر لیجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اسے علیین میں لکھ دو پھر اس کو دنیا میں واپس کر دو تو مومن کی روح کو اس کے بدن میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھتا ہے قیام قیامت تک اور کہا گیا ہے کہ جب کفار کی روحیں نکالی جاتی ہیں تو عذاب کے فرشتے انہیں اٹھا کر دنیا کے آسمان (پہلے آسمان) پر لیجاتے ہیں پس اس کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو واپس اس کی قبر کی طرف

marfat.com

لے جاؤ۔

الی مضجعه ویضیق قبرہ ویفتح له باب'' الی النار فینظر الی مقعده منها حتی تقوم الساعة وعلی هذا قوله علیه السلام حتی انهم یسمعون قرع نعالکم وانما منعوا عن الکلام وسئل عن بعض العلمآء من معادن الارواح بعد الموت قال ان ارواح الانبیآء علیهم السلام فی اللحد مونسة لا جسادها وساجدة لربها وارواح الشهدآء فی الفردوس وسط الجنة فی حواصل طیور خضرآء فی الجنة تطیر حیث شآ وا ثم تاوی الی قنادیل معلقة بالعرش واراح اولاد المسلمین فی حواصل عصافیر الجنة عند جبل المسک الی یوم القیمة وارواح اولاد المشرکین والمنافقین یدورون حول الجنة لیس لهم ماوی الی یوم القیمة ثم یخدمون للمومنین اما ارواح المومنین الذین علیهم دیون'' ومظالم فمعلقة'' بالهوآء لایصلون الی الجنة ولا الی السمآء حتی یوذی

اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور اس کا جہنم کی جانب دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس اس میں اپنا ٹھکانہ قیامت آنے تک دیکھتا رہتا ہے (میت جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے) اور اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ فرمایا حتی کہ میت

marfat.com

تمہارے جوتوں کی آہٹ کو سنتے ہیں مگر وہ کلام سے روکے گئے ہیں اور بعض علماء سے بعد از موت ارواح کا مقام پوچھا گیا تو انہوں نے کہا انبیاء علیہم السلام کی ارواح جنت عدن میں ہیں اور لحد میں اپنے ابدان کے لئے انس رکھنے والی اور اپنے رب کو سجدہ کرنے والی ہوتی ہیں اور شہداء کی ارواح فردوس وسط جنت میں سبز پرندوں کے قالبوں میں جہاں چاہیں جنت میں اڑتی ہیں پھر وہ رات کو عرش سے معلق قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں اور مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کی روحیں جنت کے گرد گھومتی رہتی ہیں قیامت تک انہیں کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا پھر وہ مومنین کی خدمت کے لئے مقرر ہوں گے بر حال مسلمانوں کی ارواح جن پر قرضے اور حق تلفی کے مطالب ہیں فضاء میں معلق رہتی ہیں نہ وہ جنت میں پہنچ سکتی ہیں اور نہ آسمان پر جا سکتی ہیں جب تک ان سے قرضے اور حقوق ادا نہ ہوں۔

عَنْهُمُ الدُّيُوْنُ وَالْمَظَالِمُ وَاَمَّا اَرْوَاحُ فُسَّاقِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُصِرِّيْنَ عَلَى الذُّنُوْبِ فَيُعَذَّبُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ مَعَ الْجَسَدِ وَاَمَّآ اَرْوَاحُ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ لَفِىْ سِجِّيْنٍ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ '' لَطِيْفٌ '' وَهُوَ مَخْلُوْقٌ '' فَلِذٰلِكَ لَا يُقَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذُوْ رُوْحٍ لِاَنَّهٗ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَحَلًّا لِّاَجْسَامٍ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ عَرَضٌ '' وَهُوَ مَا يَسْتَحْكِمُ بِوُجُوْدِ غَيْرِهٖ وَرُوِىَ اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوْا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَئَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَعَنْ اَصْحَابِ الرَّقِيْمِ وَعَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ فَنَزَلَ فِىْ شَانِهِمْ سُوْرَةُ الْكَهْفِ

marfat.com

ونزل فی الرُّوحِ ویسئلُونک عن الرُّوح قُل الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبّیْ وقیل معناہٗ امرِ ربّیْ ولا علم لیْ بھا وقیل معناہٗ اِنَّ الرُّوحَ لیستْ بمخلُوقۃ بلْ منْ امرِ اللّٰہ تعالٰی وامرُ اللّٰہ تعالٰی کلامہٗ وھذاالقوْل خطاءٌ لانَّ معنی الْاٰیۃ ذکرْنا وقیل معناہٗ تکوینُ ربّیْ بکلمۃ کُنْ فیکُوْنُ وانَّ امرَ اللّٰہ علی ضربیْن

اور بر حال فساق مسلمان کی ارواح جو گناہوں پر ہی بلاتوبہ مرے پس ان کو قبروں میں ان کے بدن کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور کافروں اور منافقوں کی روحیں وہ نار جہنم کے طبقہ سجین میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی کہا گیا ہے کہ ارواح جسم لطیف ہے اور مخلوق ہے پس روح کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں اسی لئے نہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ روح والا ہے اس لئے کہ محال ہے اللہ کا محل اجسام ہونا اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح عرض ہے اور عرض وہ ہے کہ جس کا قیام وجود غیر پر موقوف ہو اور روایت کی گئی ہے کہ یہود نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے روح اور اصحاب کھف اور ذی القرنین کے متعلق پوچھا اس پر سورہ کھف اتری اور روح کے بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ سے دربارہ روح پوچھتے ہیں فرما دیجئے کہ روح کی حقیقت کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہے کہ تحقیق روح مخلوق نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے اور اللہ کا امر اس کا کلام ہے (جو کہ مخلوق نہیں) حالانکہ یہ قول درست نہیں اس لئے کہ معنی اس آیت کا ہم نے بیان کر دیا ہے اور کہا گیا ہے معنی اس کا یہ ہے کہ روح کا وجود میرے رب کے کن کہنے سے ہے تو وہ وجود میں آ گئی۔ اور بے شک اللہ کا امر دو طرح پر ہے۔

marfat.com

اَمْرُ الْزامِ کامْرِہ بالْعِبَادَاتِ وَاَمْرِ تکْوِیْنِ کقَوْلِہ تعالٰی کُوْنُوْا حجارۃ اَوْحـدیدًا اَوْخَلْقًا وَکقَوْلِہ تعالےٰ انّما اَمْرُہٗ اذآ ارادشیْئًااَنْ یَّقُوْلَ لہٗ کُنْ فیـکُوْنُ واَمّـا قَوْلہٗ'' تعالےٰ نزل بہ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ وقَوْلہٗ تعالےٰ یـوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ والْملٰئکۃُ صفًا لَّا یتکلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اذن لہُ الرَّحْمٰنُ وَقَـالَ صَـوابـاً فَـقِـیْـلَ مَعْنَاہُ جبْرآئیْلُ وقِیْلَ ملکـ'' عظِیْمٌ'' وَحدہٗ صَـفًّـا وَاَمّـا قَـوْلُـہٖ تـعـالٰی فاذا سوَّیْتُہٗ ونفخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فھذہ اِضَـافَۃُ خَـلْـقٍ وَقِیْـلَ اِضـافَۃُ تـکْـرِیْم کما یُقَالُ ناقَۃُ اللّٰہِ وبیْتُ اللّٰہِ واَمّـاقَـوْلُہٗ تَعَالٰی فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحنا فاضَافَۃُ تکْرِیْم علٰی ماقدَّمْنَاہُ وقِیْـلَ مَـعْنَاہُ فنفخْنا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِ جبْرآئیْل علیْہِ السَّلَامُ وعلٰی ھذا قِیْلَ فِیْ عِیْسٰی رُوْحُ الـلّٰہِ کقَوْلِہ تعالٰی واَیَّدہٗ بِرُوْحٍ منْہُ باب'' فِیْ ذِکْرِ الصُّوْرِوَالْبَعْثِ وَالْحشْرِ اَنَّ اِسْرَافِیْلَ صَاحبُ الْقَرْنِ وَخلق اللّٰہُ تَعَالٰی اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ مِنْ دُرَّۃٍ بیْضآءَ طُوْلُھا مابیْنَ

اللہ کا امر دو طرح پر ہے ایک امر لازم کرنے کو جس طرح کہ عبادات کا امر اور دوسرا امر تکوین جیسے کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ کو نو حجارۃ او حدید او خلقا ۔ پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا اور مخلوق ۔ اور دوسرے مقام پر اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ انما امرہ اذا اراد شئیا ان یقول لہ کن فیکون ۔ اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرما دیتا ہے ہو جا پس وہ فورا ہو جاتی ہے۔ اور بہر حال اللہ تعالٰی کا فرمان کہ اسے روح الامین لیکر اترتا ہے اور اللہ تعالٰی فرماتا ہے جس دن جبرائیل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے صف

marfat.com

باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد جبریل امین ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ایک بڑا فرشتہ ہے جو تنہا ء برابر صف ہے اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ پس جب میں آدم علیہ السلام کو پورا کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک لو **(اللہ کی طرف سے روح کی اضافت خلقی یا تکریمی ہے)**۔ پس اس آیت میں اضافت بطور خلق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اضافت تکریمی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اونٹنی اور اللہ کا گھر اور بر حال اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ پس ہم اس میں اپنی روح کو پھونکا۔ تو یہ اضافت طور تکریم ہے اس طور پر جو ہم نے پہلے بیان کر چکے ہیں اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے کہ ہم نے اس میں روح پھونکی جبریل کا پھونکنا ہے اور اسی تقدیر پر ہی فرمایا گیا کہ عیسی روح اللہ جس طرح کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان کی اللہ تعالی نے اپنی کے روح سے مدد فرمائی۔ باب نمبر ۱۹ **(صور پھونکنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر کے بیان میں)** بے شک اسرافیل صاحب صور ہے اور اللہ تعالی نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا اور اس کا طول آسمان و زمین کی سات مسافتوں کے برابر ہے۔

السَّمَآء وَالْاَرْض سَبْعَ مَرَّات مُعَلَّقَة'' بِالْعَرْشِ وَمَكْتُوب'' فِيْهَا مَا هُوَ كَآئِن'' اِلَى يَوْمِ الْقِيمَة وَلِاسْرَافِيْلَ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ جَنَاح'' بِالْمَشْرِق وَجَنَاح'' بِالْمَغْرِب وَجَنَاح'' يَسْتَقِرُّ عَلَيْهِ وَجَنَاح'' يُغَطِّى بِهَا رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيَآءً نَاكِسًا رَاْسَهُ تَحْتَ

marfat.com

الْعَرُشِ اخـذاقو آئم الْعَرُشِ عَلٰى كَتفِهٖ وَاَنّهٗ لَيَصْغُرُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰه
تَعَالٰى مِثْلَ الْعُصْفُورِ فَاذاقضے اللّٰهُ تعالٰى شَيْاً فِى اللَّوْحِ يَكْشِفُ
الْغِطَآءَ مِنْ وَجْهِهٖ وَيَنْظُرُ اِلٰى مَا قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حُكْمٍ وَّامْرٍ
وَّلَيْسَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اَقْرَبُ مَكَانًا بِالْعَرْشِ مِنْ اِسْرَافِيْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَاباً وَّمِنَ الْحِجَابِ اِلَى الْحِجَابِ مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَة عَامٍ وَّبَيْنَ جِبْرَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ سَبْعُوْنَ حِجَابًا وَّمِنْ كُلِّ
حِجَابٍ اِلٰى حِجَابٍ مَّسِيْرَةُ خَمْسِمِائَة عَامٍ وَّاَنَّهٗ قَآئِمٌ'' وَقَدْ وَضَعَ
الصُّوْرَ عَلٰى فَخِذِهِ الْاَيْمَنِ وَرَأْسُ الصُّوْرِ عَلٰى فَمِهٖ يَنْتَظِرُ اِلَى اللّٰه
تَعَالٰى مَتٰى يَاْمُرُهٗ بِنَفْخِهٖ فَيَنْفُخُ فِيْهِ فَاِذَانْقَضَتْ مُدَّةُ الدُّنْيَا

اور وہ عرش کے ساتھ معلقہ ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونا ہے سب لکھا ہوا ہے اور اسرافیل کے لئے چار پر ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک پر وہ قرار پکڑے ہوئے ہے اور ایک پر سے وہ اپنا سر اور چہرہ ڈھانپتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے حیاء کرتے ہوئے سر جھکائے عرش کے نیچے عرش کے پائے اٹھائے ہوئے اپنے کندھوں پر اور تحقیق وہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے مثل چڑیا کے تو جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا حکم کرتا ہے لوح محفوظ میں پس اسرافیل کے چہرہ سے پردہ اٹھا دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم و امر کو دیکھ لیتا ہے اور ملائکہ سے کوئی بھی اسرافیل سے بڑھ کر عرش سے قریب نہیں اس کے اور عرش کے درمیان ستر حجاب ہیں اور ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو سال چلنے کی مسافت ہے اور صور دائیں ران پر رکھے

marfat.com

کھڑا ہے اور صور کا سرا اسکے منہ پر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے پس وہ اس میں پھونکے تو جب دنیا کی مدت پوری ہو جائے گی۔

یدنو الصُّوْرُ الی جبهة اسْرافِیْل فیضُمّ اسْرافِیْلُ علیْه اجْنحةُ الْاربعة ثُمّ ینْفُخ فی الصُّوْرِ ویجْعلُ ملکُ الْموْة احدی کفَیْه تحت الْارْضِ السّابعة والْاُخری فوْق السّمآء السّابعةِ فیاْ خُذُارْواح اهْلِ السّموٰت واهْلِ الْارضیْن ولا یبْقی فی الْارْضِ الّا ابْلِیْسُ علیْه اللّعْنةُ ولا یُبْقی فی السّمآء الّا جبْرآئیْلُ ومیکآئیْلُ واسْرافیْلُ وعزْرآئیْلُ علیْهمُ السّلامُ والّذیْن اسْتثْناهُمُ اللّٰهُ تعالی فیْ قوْله تعالی ونُفخ فی الصُّورِ فصعق منْ فی السّموٰت ومنْ فی الْارْض الّا منْ شآء اللّٰهُ وعنْ ابیْ هُریْرة رضی اللّٰهُ عنْهُ انّهُ قال رسُوْلُ اللّٰه صلّی اللّٰهُ علیْه وآله وسلّم انّ اللّٰه تعالی خلق الصُّوْر وله' اربعةُ شُعبِ فشُعْبة'' منْهافی الْمشْرق وشُعْبة'' مُنها فِی الْمغْربِ وشُعْبة'' منْها تحْت الْارْضِ السّابعة وشُعْبة'' منهافوْق السّمآءِ سّابعةِ وفی الصُّوْرِ اثْقاب'' بعدداصْناف الارْواحِ فیْ واحِدٍ منْها ارْواحُ الانْبیآء علیْهمُ السّلامُ وفیْ واحدٍ منْها ارْواحُ الْجنّ وفیْ واحدٍمنْهاارْواحُ الْانْس واحدٍ منْها ارْواحُ الشّیاطِیْن وفیْ واحِدٍ

تو صور اسرافیل کی پیشانی سے قریب ہو جائے گا پس اسرافیل اس سے اپنے چاروں پر ملا دیگا اور صور میں پھونک دیگا اور ملک الموت اپنا ایک ہاتھ ساتویں زمین کے نیچے کر

marfat.com

دے گا اور دوسرا ہاتھ ساتویں آسمان کے اوپر اور سب آسمانوں اور زمینوں والوں کی ارواح قبض کریگا اور سوائے ابلیس علیہ لعنت کے زمین میں کوئی نہیں بچے گا اور سوائے جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام کے آسمان پر کوئی نہ رہے گا اور وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد سے مستثنا کیا۔ اور صور میں پھونکا جائے گا پس مر جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر وہی جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے صور پیدا کیا اور اس کی چار شاخیں ہیں ان میں سے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک ساتویں زمین کے نیچے اور ایک ساتویں آسمان کے اوپر اور صور میں سوراخ ہیں ارواح کی اقسام کے برابر ان میں سے ایک سوراخ میں انبیا علیہم السلام کی ارواح اور ایک میں جنوں کی روحیں اور ایک میں

مِنهآ اَرواحُ الْبھآئِم وَالْھوام حَتّی النَّمْلۃِ والْبَقّۃ اَعطاہُ اسرافیلُ فھو واضِعُہ' علٰی فَمِہٖ یَنْتَظِرُ متی یُؤْمَرْ فَیَنْفُخُ فیہِ ثَلٰث نفخات نفْخۃ الْفَزْعِ ونَفْخۃُ الصَّعقِ وَنفْخۃُ الْبعْثِ قال حُذَیفۃُ یارَسُوْلَ اللّٰہ کیفَ یَکُوْنُ الْخَلآئقُ عِنْدَ النَّفْخِ فی الصُّوْرِ قَالَ یاحُذَیْفۃُ والَّذی نفْسی بیدہ لَیُنْفخُ فی الصُّورِ وتَقُوْمُ السَّاعۃُ والرَّجُلُ قدْ رفع لُقْمَۃَ الی فمہ ولا یطْعمُھا والثوْب بیْن یدیْہ لیلْبسہ' فلا یَلْسُہ' وکُوْزُ الْمآء علی فمہ لیشْرب الْمآء ولا یشْرب منْہ باب'' فی ذِکرِ نفْخۃِ الصُّوْرِ، والْفزْعِ ثُمَّ ینْفخُ نفْخۃَ الفزْعِ فیبْلُغ فزْعہ' اَھْلَ السَّمآء و اَھل

marfat.com

الارض الا ماشآء اللہ تعالی وتسیر الجبال سیر وتمور السمآء مورا وترجف الارض رجفامثل السفینۃ فی المآء وتضع الحوامل حملھاو تذھل المرضعۃ ولدھا وتصیرا لولدان شیبا وتصیر الشیاطین

انسانوں کی روحیں اور ایک سوراخ میں شیاطین کی روحیں اور ایک میں چوپاؤں اور حشرات کی روحیں یہاں تک کہ چیونٹی اور مچھر کی اور صور عطا کیا اسرافیل کو اور وہ منہ پر رکھے منتظر ہے جب اسے حکم ہوگا تو اس میں تین بار پھونکے گا ایک پھونک خوف کا دوسرا مارنے کا تیسرا پھونک اٹھانے کا (**جب صور پھونکا جائے گا تو مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی**) حضرت خدیفہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صور پھونکنے کے وقت مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی فرمایا اے خدیفہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی اور وہ شخص جس نے لقمہ اٹھا کر منہ کی طرف کیا ہوگا وہ اس کو کھا نہ سکے گا اور وہ جو کپڑا لیے ہو کہ اسے پہنے تو پہننے کی فرصت نہ پائے گا اور وہ جو پانی کا پیالہ منہ پر لائے تا کہ اسے پئے نہ پی سکے گا باب نمبر 20 (**صور پھونکنے اور گھبراہٹ کے بیان میں**) پھر صور پھونکا جائے گا گھبراہٹ کا پھونکنا پس خوف اہل آسمان اور اہل زمین سب کو ہوگا مگر جسے اللہ بچانا چاہیے پہاڑ چلیں گے چلنا اور آسمان گھومے گا گھومنا اور زمین لرز جائے گی پانی میں کشتی کی طرح اور حوامل کے حمل گر جائیں گے اور دودھ پلانے والی اپنا شیر خوار بچہ بھول جائے گی اور بچے خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین فرار ہو جائیں

marfat.com

گے۔

ھارِبَۃً وَّقَدْتَنَاثَرَتْ عَلَیْھِمُ النُّجُوْمُ وکسفت الشَّمْسُ وخسف الْقَمَرُ وکُشِطت السَّماءُ مِنْ فَوْقِھِمْ وذلک قولہٗ تعالٰی اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ وَیَکُوْنُ ذلک اربعین سنۃ وروی عن ابن عبَّاسٍ انَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ والہ وسلم یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ثم قال اَتَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ ذلک قَالُوا اللّٰہُ ورسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قال ذلک الیَوْمُ یَقُوْلُ اللّٰہُ تعالٰی فِیْہِ لِاٰدَمَ قُمْ وابْعَثْ اَوْلَادَکَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ فیَقُوْلُ یَارَبِّ کَمْ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تعالٰی مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تسعمائۃ وَتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِلَی النَّارِ وواحدًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَشُقُّ ذالک علی الْقَوْمِ وَوَقَعَ عَلَیْھِمُ الْبُکَآءُ والْحُزْنُ فقال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَ رْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبْعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ قال اِنِّیْ لاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا اشطَرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ففرحُوافقال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّمَآ اَنْتُمْ فِی الْاُمَمِ

اور تحقیق ستارے ان پر ٹوٹیں گے اور آفتاب تاریک ہو جائیگا اور ماہتاب بے نور ہو جائے گا اور آسمان ان کے اوپر سے کھینچ لیا جائے گا اور یہ اللہ کا ارشاد ہے۔ بے شک قیامت کا لرزانا بڑی چیز ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسا دن ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ آدم علیہ

marfat.com

اسلام سے فرمائے گا اٹھو اور اپنی اولاد کو اٹھاؤ آگ کی طرف اٹھانا پس وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار ہزار میں سے کتنوں کو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہزار میں سے نو سو ننانویں کو آگ کی طرف اور ایک کو جنت کی طرف پس یہ لوگوں کو گراں گزریگا اور ان پر آہ و بکاء اور حزن طاری ہو جائے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے پھر فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے پس صحابہ خوش ہو گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ پس تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہی ہے جیسے بکری اونٹ کے پہلو میں

کشاۃ فی جنب البعیر وانتم جزء'' واحد'' من الف جزء وقال ابوھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان للہ تعالی مائۃ رحمۃ انزل منھا رحمۃ بین الجن والبھآئم والانس والھوام بھا یتعاطفون وبھا یتراحمون وادخر تسعۃ وتسعین رحمۃ یرحم بھا عبادہ' یوم القیمۃ ثم یامر اللہ تعالی اسرافیل بنفخۃ الصعق فینفخ فیقول ایھا الارواح العاریۃ اخرجن بامر اللہ تعالی فصعق ومات اھل السموت واھل الارضین الا ماشآء اللہ وھم الشھدۃ فانھم احیآء'' عند ربھم یرزقون کما قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیآء'' عند ربھم یرزقون وفی الخبر ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم قال ان اللہ تعالی اکرم الشھدآء بخمس کرامات لم یکن منھا احد'' للانبیآء احد

marfat.com

ھا انَ ارواح جمیع الانبیآء یقبضھا ملکُ المُوۃِوانا کذلک وارواح الشُّھدآء

اور تم ایک حصہ ہو ہزار حصوں میں (اللہ سو میں سے ایک رحمت دنیا میں کرتا ہے باقی آخرت میں کریگا) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے دنیا میں اتاری جو بانٹی جنوں اور چوپاؤں میں اور انسانوں اور حشرات میں جس کے سبب وہ آپس میں مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور ننانویں اپنے پاس جمع کر رکھیں جس سے قیامت کو وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو مارنے کا صور پھونکنے کا حکم دے گا پس وہ پھونکے گا تو کہے گا اے عاریتا دی گئی روحو اللہ کے حکم سے نکل جاؤ پس سب آسمانوں والے اور زمینوں والے بے ہوش ہو جائیں گے اور مر جائیں گے مگر جسے اللہ رکھنا چاہے اور وہ شہداء ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شہداء کو پانچ کرامتوں سے مکرم کیا جن میں سے کوئی انبیاء علیہم السلام کو نہ ملی ایک ان سے یہ کہ بے شک تمام انبیاء کی ارواح ملک الموت قبض کرتا ہے اور میری بھی ایسے ہی اور شہداء کی ارواح کو

یقبضھا اللّٰہ تعالیٰ وثانیھا انَ جمیع الانبیآء یُغسلُون بعد موتھم وانا کذلک والشُّھدآءُ لا یغسلون وثالثھم انَ جمیع الانبیآء

marfat.com

يُكَفَّنُوْن وَانَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَآءُ لَا يُكَفَّنُوْن وَرَابِعُهَا يُسَمُّوْن الْاَنْبِيَآءُ الْمَوْتٰى وَاَنَا كَذٰلِكَ وَيُقَالُ مَاتَ مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ اَحْيَآءٌ لَا يُسَمَّوْنَ الْمَوْتٰى وَخَامِسُهَا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ يَشْفَعُوْنَ لِاُمَّتِهِمْ خَاصَّةً وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَآءُ يَشْفَعُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِكُلِّ اُمَّةٍ وَيُقَالُ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُثْنَا عَشَرَ نَفَرًا وَهُمْ جِبْرَآئِيْلُ وَمِيْكَآئِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَعِزْرَآئِيْلُ وَثَمَانِيَةٌ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ فَيَبْقَى الدُّنْيَا بِلَا اِنْسَانٍ وَلَا جِنٍّ وَلَا شَيْطَانٍ وَلَا وَحْشٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَامَلَكَ الْمَوْتِ اِنِّيْ خَلَقْتُ لَكَ بِعَدَدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَعْوَانًا وَجَعَلْتُ لَكَ قُوَّةَ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ وَاِنِّيْ اَلْبَسُكَ الْيَوْمَ اَثْوَابَ الْغَضَبِ فَانْزِلْ بِغَضَبِيْ وَسَطْوَتِيْ اِلٰى اِبْلِيْسَ وَاَذِقْهُ الْمَوْتَ وَاَحْمِلْ عَلَيْهِ مَرَارَةً

اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے اور دوسری یہ کہ تمام انبیاء بعد از موت غسل دیئے جاتے ہیں اور میں بھی ایسے ہی اور شہید غسل نہیں دیئے جاتے اور تیسری ان میں سے یہ کہ سب انبیاء علیہم السلام نیا کفن دیئے جاتے ہیں اور میں بھی ایسے ہی اور شہید نیا کفن نہیں دیئے جاتے اور چوتھی یہ کہ سب نبیوں کو فوت شدگان کہا جاتا ہے اور میں بھی ایسے ہی کہا جاتا ہے کہ محمد ﷺ وفات پائے گئے اور شہداء زندہ ہیں انہیں اموات نہیں کہا جاتا ہے اور پانچویں یہ کہ انبیاء علیہم السلام خاص اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور ایسے ہی میں اور شہداء قیامت کو تمام امتوں کی شفاعت کریں گے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

نے جنہیں مستثناء کیا ہے وہ بارہ افراد ہیں اور وہ جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزائیل اور آٹھ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں پس دنیا پر نہ کوئی انسان رہے گا اور نہ جن نہ شیطان اور نہ کوئی حیوان پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت میں تیرے ساتھ اولین وآخرین کی تعداد کے برابر مددگار پیدا کئے اور سب آسمان اور زمینوں والوں کے برابر تجھے قوت دی اور تحقیق آج میں تجھے غضب کا لباس پہناتا ہوں تو میرے غضب اور سختی کے ساتھ ابلیس کی طرف جا اور اسے موت کی سختی چکھا اور اس پر سب مخلوق اولین وآخرین جن وانس کی موت کی سختیوں سے دگنی دگنی ڈال۔

اَلْاَوَّلِیْنَ مَوْتَ الْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْس اَضْعافاً مُضعفةً وَلْیکن مَعَکَ مِنَ الزَّبَانِیَةِ سَبْعُوْنَ اَلْفاً وَمعَ کُلِ زبانیۃٍ سِلْسِلَة" مِنْ سَلاسِلِ اَلَلظی فَیُنادی مَلَکُ الْمَوْتِ فیُفْتَحُ ابوابُ النِّیران ویُخرِجُ الزَّبانیۃُ مَعَ السَّلاسِلِ فَیَنْزِلُ مَلَکُ الْمَوْتِ بِصُوْرَةٍ لَوْنَزَل علی اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَنظَرُوْا اِلَیْه فِیْهَا لَماتُوْا کُلُّهُمْ فَیَنْتَهِیْ اِلٰی اِبْلِیْسَ وَیَزْجُرُهٗ زَجْرَةً فَاذاهُو قَدْ صَعِقَ وَلَهٗ خَرْخَرَةٌ لَوْ سَمِعَها اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ لَصَعِقُوا مِنْ تِلْکَ الْخَرْخَرة وَیَقُوْلُ مَلَکُ الْمَوْتِ لَهٗ قِفْ یاخَبِیْثُ لَاُذِیْقَکَ الْمَوْتَ کَمْ مِنْ عُمْرٍ اَدْرَکْتَهٗ وَکَمْ مِنْ قَرْنٍ اَضْلَلْتَ قال فَیَهْرِبُ اِلَی الْمَشْرِق فَاِذا هُوَ عِنْدَهٗ وَاِلَی الْمَغْرِبِ فَاِذَاهُوَ عِنْدَهٗ فَلا یَزالُ اِلٰی حَیْثُ یَهْرِبُ ثُمَّ یَقُوْمُ اِبْلِیْسُ فِیْ وَسْطِ الدُّنْیا عِنْدَ قَبْرِ اٰدمَ صَلَوٰاتُ اللّٰه عَلَیْهِ وَیَقُوْلُ یَا اٰدَمُ

marfat.com

مِنْ اَجلک صِرْتُ رَجِیْمًا مَلْعُوْنًامطرُوْدًا ثُمَّ یَقُوْلُ اِبْلِیْسُ یَامَلکَ الْموْۃ بایِّ کَاسٍ تُسْقِیْنِیْ و

اور چاہیئے کہ تیرے ساتھ ستر ہزار عذاب کے فرشتے ہوں اور ہر ایک عذاب کے فرشتے کے پاس آگ کی زنجیریں ہوں پس ملک الموت ندا کرے گا تو دوزخ کے دروازے کھولے جائیں گے اور وہ عذاب کے فرشتے مع زنجیریں نکال لے گا تو ملک الموت ایسی شکل سے نازل ہوگا کہ اگر اس شکل سے متشکل ہوکر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی مخلوق پر نازل ہو اور وہ اس صورت میں دیکھ لیں تو سب کے سب مر جائیں پس وہ ابلیس کے پاس آئے گا اور اسے ایسی جھڑک جھڑکے گا تو اسی وقت وہ بے ہوش ہو جائے گا اور ملک الموت کی جھڑک میں ایسی گرج ہوگی کہ اگر آسمانوں اور زمینوں والے سن لیں تو سب اس گرج سے بے ہوش ہو جائیں اور ملک الموت شیطان سے کہے گا ٹھہر اے خبیث اب ضرور میں تجھے موت کی سختی چکھاؤں گا کتنی تو نے عمر پائی اور کتنوں کو تو نے گمراہ کیا حضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ مشرق کو بھاگے گا تو ملک الموت کو وہاں اپنے سامنے پائے گا اور مغرب کو بھاگے گا تو ملک الموت کو وہاں بھی سامنے پائے گا شیطان جہاں بھی بھاگ کر جائے گا ملک الموت اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا پھر ابلیس وسط زمین میں آدم اس پر اللہ کے درود ہوں کی قبر مبارکہ کے پاس کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا اے آدم میں تیری وجہ سے مردود اور معلون ہوا پھر شیطان کہے گا اے ملک الموت تو کونسے کاسہ سے مجھے پلائے گا اور

بایِّ عَذَابٍ تَقْبِضُ رُوْحِیْ فَیَقُوْلُ بِکَاسِ اللَّظٰی وَعَذَابِ السَّعِیْرِ

marfat.com

وَابْلِیْسُ یَتَمَرَّغُ وَیَقَعُ فِی التُّرَابِ مَرَّۃً حَتّٰے اِذَا کَانَ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اُھْبِطَ فِیْہِ وَلُعِنَ فِیْہِ وَقَدْ صَبَّ لَہُ الزَّبَانِیَۃُ بِالْکَلَالِیْبِ یَخْدِشُوْنَہٗ وَ یَطْعَنُوْنَہٗ وَیَقَعُ فِی النَّزْعِ وَشِدَّۃِ الْکُرْبَۃِ وَالْمَوْۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰے بَاب'' فِے ذِکْرِفَنَآءِ الْاٰشْیَآءِ ثُمَّ یَامُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَلَکَ الْمَوْۃِ اَنْ یُّفْنَی الْبِحَارَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ'' اِلَّا وَجْھَہٗ فَیَاتِیْ مَلَکُ الْمَوْۃِ اِلَی الْحِبَارِ وَیَقُوْلُ لَہٗ قَدِانْقَضَتْ مُدَّتُکُنَّ فَتَقُوْلُ اُئْذَنْ لَنَا حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی اَنْفُسِنَا فَتَقُوْلُ اَیْنَ اَمْوَاجُنَا وَاَیْنَ عَجَآئِبُنَا وَقَدْ جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ یَصِیْحُ عَلَیْھَا مَلَکُ الْمَوْۃِ صَیْحَۃً فَکَاَنَّ مَآءَ ھَالَمْ یَکُنْ ثم یَاتِی اِلَی الْجِبَالِ وَیَقُوْلُ لَھَا قَدِ انْقَضَتْ مُدَّتُکُنَّ فَتَقُوْلُ اُئْذَنْ لَّنَا حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی اَنْفُسِنَا فَتَقُوْلُ اَیْنَ صُعُوْدِیْ وَقُوَّتِیْ وَقَدْ جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ یَصِیْحُ عَلَیْھَا صَیْحَۃً تَذُوْبُ بِھَا کَمَاتَذُوْبُ الرَّصَاصُ

کس عذاب سے میری روح نکالے گا پس وہ کہے گا آگ کے کاسے پلاؤں گا جہنم کا عذاب کرونگا یہ سن کر ابلیس خاک ڈالے گا اور مٹی میں لوٹے گا اتنی بار کہ وہ وہاں پہنچ جائے گا جہاں اسے زمین پر گرایا گیا اور اس پر لعنت کی گئی اور تحقیق ٹوٹ پڑیں گے اس پر عذاب کے فرشتے زنبوروں کے ساتھ اس کی کھال نوچ نوچ کر اتار دیں گے اور وہ نزع اور سخت تکلیف اور موت کی کش مکش میں مبتلاء ہو جائے گا جس قدر اللہ تعالی چاہے گا۔ باب نمبر ۲۱ (کائنات کے فناء کے ذکر میں) پھر اللہ تعالی ملک

marfat.com

الموت کو حکم دے گا کہ وہ دریاؤں کو خشک کر دے گا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ پس موت کا فرشتہ دریاؤں کے پاس آئے گا تو کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی دریا کہیں گے ہمیں اجازت دے تا کہ ہم اپنے پر رولیں پھر وہ گریہ زاری کرتے کہیں گے کہاں گئیں ہماری موجیں اور کہاں ہیں ہمارے عجائب اور اب اللہ کا امر آ گیا پھر موت کا فرشتہ ایک آواز دے گا سخت آواز دینا تو دریا ہو جائیں گے جیسے کبھی ان میں پانی تھا ہی نہ پھر وہ پہاڑوں کے پاس آئے گا اور کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی ہے پس وہ کہیں گے ہمیں ڈھیل دو تا کہ ہم اپنے پر رولیں پھر وہ گریہ کرتے کہیں گے ہماری بلندی وقوت کہاں ہے اور اب اللہ کا امر آ چکا پھر ملک الموت ان پر آواز دے گا سخت آواز وہ اس پر پگھل جائیں گے جیسے قلعی پگھلتی ہے

ثُمَّ یَاْتِیْ اِلَی الْاَرْضِ وَیَقُوْلُ لَهَا قَدِا نْقَضَتْ مُدَّتُکِ فَیَقُوْلُ الْاَرْضُ اُئْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی نَفْسِیْ فَتَنُوْحُ وَیَقُوْلُ اَیْنَ مَکْنُوْنِیْ وَهُوَ آئِیْ وَاشْجَارِیْ وَاَنْهَارِیْ وَاَنْوَاعُ نَبَاتِیْ فَیَصِیْحُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْهَا صَیْحَةً فَیَتَسَاقَطُ حِیْطَانُهَا وَتَغُوْرُ فِیْهَا مِیَاهُهَا ثُمَّ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ فَیَصِیْحُ عَلَیْهَا فَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ وَیَخْسِفُ الْقَمَرُ وَیَتَنَاثَرُ النُّجُوْمُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ مِنْ خَلْقِیْ فَیَقُوْلُ اِلٰهِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَبَقِیَ جِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ

marfat.com

الْـمـوْ ـةِ الَـمْ تَسْـمَعْ قوْلِیْ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَانْت مِنْ خَلْقِیْ خَـلَـقْتُکَ فَـمُـتْ فَـیُـمُوْتُ وَفِـی خَبَرٍ اٰخرَاذْهَبْ وَمُتْ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالـنَّـارِ وَلَا یَـبْـقـی شَیْ ءٌ'' غَیْرُ اللّٰهِ تَعالٰی فَیَبْقَی الدُّنْیا خرابًا مَاشَآءَ اللّٰـهُ تَـعالٰی بَاب'' فِیْ ذِکْرِ حَشْرِ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ مَوْتِهِمْ فِی الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعالٰی اَنْ یَحْشُرَ الْخَلَائِقَ یُحْیِ اللّٰهُ جِبْرآئِیْل

پھر وہ زمین کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا تیری مدت پوری ہو چکی زمین کہے گی مجھے اذن دے تاکہ میں اپنے پر رولوں پس وہ نوحہ کرتی کہے گی میرے خزانے کہاں گئے اور میری ہوا و شجرات و نہریں اور انواع و اقسام کی نباتات پھر ملک الموت اس پر آواز دے گا سخت آواز تو اس کی عمارتیں گر جائیں گی اور پانی نیچے دھنس جائے گا پھر ملک الموت آسمان پر جائے گا اور اس پر زوردار آواز دے گا پس آفتاب تاریک ہو جائے اور مہتاب بے نور ہو جائے اور ستارے چھڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے موت کے فرشتے اب میری مخلوق سے کون باقی رہا تو وہ عرض کرے گا الٰہی تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور اب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و حاملین عرش زندہ ہیں اور میں عاجز بندہ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت تو نے میرا ارشاد سنا کہ ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور تو میری مخلوق سے ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا پس اب تو بھی تو وہ مر جائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ اسے فرمائے گا جا اور جنت و دوزخ کے درمیان مر جا اور پھر اللہ کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہے گی اور دنیا تباہ ہو جائے گی۔ جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے باب نمبر ۲۲ **مخلوق کی موت کے بعد حشر**

marfat.com

کے بیان میں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالی مخلوق کو زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو پہلے جبرائیل اور میکائیل

و میکائیل و اسرافیل و عزرآئیل علیهم السّلام اوّلهم اسرافیل فیاخذ الصّور من العرش فیبعثهم اللّٰه تعالی الی رضوان الجنة فیقولون یا رضوان زین الجنان لمحمد صلی اللّٰه علیه وسلّم وامّته ثم یاتون مع البراق ولواء الحمد و حلّتین من حلل الجنّة فاوّل ما یحجی من الدواب البراق فیقول اللّٰه تعالی لهم اکسوه فیکسونه سرجا مر صعا من یاقوت احمرآء ولجامها من زبرجد خضرآء وحلّتین احدهما خضراء والاخر صفرآء فیقول اللّٰه تعالی افطلقوا الی قبر محمد فیذهبون وصارت الارض قاعا صفصفا فلا یدرون القبر فیظهر نور محمد صلی اللّٰه علیه وآله مثل العمود من مکان قبر فینظر نور محمد صلی اللّٰه علیه وسلم مثل العمود من مکان قبره الی عنان السّماء فیقول جبرائیل نادانت یا اسرافیل انت ممن یحشر اللّٰه الخلاق بیدک فیقول یا جبرآئیل نادانت فانک خلیلة" انا استحی منه فیقول اسرافیل نادانت یا میکائیل فیقول میکائیل

اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرمائے گا اور پہلا دن ان میں اسرافیل ہو گا پس وہ عرش سے صوے جو پہلے لایا جائے گا وہ براق ہے تو اللہ تعالی فرمائے گا براق کو سنوار دو پس فرشتے اسے سر ریگا پر اللہ ان کو رضوان جنت کی طرف بھیجے گا تو وہ کہیں

marfat.com

گے اے رضوان جنت کو سجا دو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے پھر وہ براق اور لواء حمد اور جنتی لباس لائیں گے پس جو پاؤں سرخ یاقوت سے مرصع زین پہنائیں گے لگام براق کو سبز زبرجد کی ہوگی اور اسے دو خلعتیں پہنائیں گے ایک سبز اور دوسری زرد رنگ کی پھر اللہ تعالی ملائکہ سے فرمائے گا کہ اے حضرت محمد ﷺ کی قبر مبارک پر لے جاؤ پس وہ وہ جائیں گے اور زمین صاف ہموار ہو چکی ہوگی تو وہ قبر منورہ کو جان سکیں گے تو اس وقت ستون کی مانند قبر شریفہ کی جگہ سے محمد ﷺ کا نور ظاہر ہوگا جو آسمان کے کنارے تک بلند ہوگا پس جبرائیل فرمائے گا اے اسرافیل آواز دے کیونکہ تو وہ ہے کہ تیرے ہاتھ سے اللہ خلق کو جمع کرے گا تو وہ کہے گا اے جبرائیل آپ آواز دیں کیوں تو حضرت ﷺ کا دنیا میں دوست تھا جبریل کہے گا میں تو انسے حیاء کرتا ہوں پھر اسرافیل کہے گے اے میکائیل تم آواز دو پس میکائیل عرض کرے گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ فَلَایُجِیْبُہٗ اَحَدٌ" فَیَقُوْلُوْنَ لِمَلَکِ الْمَوْتِ نَادِ اَنْتَ فَیَقُوْلُ یَا یَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ ارْجِعِیْ اِلَی الْبَدَنِ الطَّیِّبِ فَلَا یُجِیْبُہٗ اَحَدٌ" ثُمَّ یُنَادِیْ اِسْرَافِیْلُ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ قُوْمِیْ لِفَصْلِ الْقَضَآءِ وَالْحِسَابِ وَالْعَرْضِ عَلَی الرَّحْمٰنِ فَیَنْشَقُّ الْقَبْرُ فَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ" فِیْ قَبْرِہٖ وَیَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَیُعْطِیْہِ جِبْرَآئِیْلُ حُلَّتَیْنِ وَالْبُرَاقَ فَیَقُوْلُ یَاجِبْرَآئِیْلُ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا یَقُوْلُ ھٰذَا یَوْمُ النَّدَامَۃِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْمَلَامَۃِ ھٰذَا یَوْمُ الْمَسَاقِ وَالْبُرَاقِ ھٰذَا یَوْمُ الْفِرَاقِ ھٰذَا یَوْمُ التَّلَاقِ فَیَقُوْلُ یَاجِبْرَآئِیْلُ بَشِّرْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ

marfat.com

مَعِی الْبُرَاقُ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ وَالتَّاجُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ هٰذَا فَیَقُوْلُ الْجَنَّةُ قَدْ فُتِحَتْ وَانْتَظَرَتْ وَاسْتَعَدَّتْ وَقَدْ زُخْرِفَتْ لِقُدُوْمِکَ وَالنَّارُ قَدْ اُغْلِقَتْ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ هٰذَا وَلٰکِنْ اَسْاَلُکَ عَنْ اُمَّتِی الْمُذْنِبِیْنَ لَعَلَّکَ تَرَکْتَهُمْ وَعَلَی الصِّرَاطِ فَیَقُوْلُ

اے محمد ﷺ آپ پر سلام ہو پس اسے کوئی جواب نہیں ملیگا سب فرشتے ملک الموت سے کہیں گے کہ تم آواز دو تو وہ آواز دے گا اے پاک روح پاک بدن کی طرف آتو اسے بھی کچھ جواب نہیں ملیگا پھر اسرافیل عرض کرے گا اے پاک روح اٹھو اپنے رب کا حکم پورا کرنے کو اور اپنی امت کے حساب اور رحمٰن کی بارگاہ میں پیشی کے لئے پس قبر مبارکہ کھل جائے گی تو آپ ﷺ اپنی قبر منورہ میں بیٹھے ہوئے ہونگے اور اپنے سر اور داڑھی مبارکہ سے مٹی جھاڑتے ہونگے۔ پس جبرائیل امین آپ کو دو خلعتیں اور براق پیش کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن ہے وہ عرض کرے گا یہ ندامت وحسرت اور ملامت کا دن ہے یہ دن اللہ کے پاس جانے کا ہے اور براق حاضر ہے اور یہ دن کافروں کے فراق کا ہے اور یہ دن مومنوں کے لئے ملاقات کا ہے پھر آپ ﷺ فرمائیں گے مجھے کوئی خوشخبری دیجئے جبرائیل عرض کرے گا یا محمد ﷺ میرے پاس براق اور لوائے حمد اور تاج ہے تو آپ فرمائیں گے میں یہ نہیں پوچھتا پس جبرائیل عرض کرے گا جنت آپ کے لئے کھول دی گئی ہے اور منتظر اور تیار ہے اور آپ کی آمد کے لئے آراستہ کی گئی ہے اور جہنم بند کر دی گئی ہے

(روز قیامت حضور ﷺ کو اپنی امت کی فکر) تو آپ فرمائیں گے میں اس کا

marfat.com

نہیں پوچھتا یسین میں تو اپنی گنہگار امت کا پوچھتا ہوں شاید تو انہیں پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تو اسرافیل عرض کرے گا یا محمد ﷺ

'اِسْرَافِیْلُ وَعِزَّةِ رَبِّیْ یَامُحَمَّدُ مَانَفَخْتُ الصُّوْرَ بَعْدُ فَیَقُوْلُ اَلْآنَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَقَرَّتْ عَیْنِیْ فَیَاخُذُالتَّاجَ وَالْحُلَّةَ وَیَلْبَسُهُمَا وَیَرْکَبُ الْبُرَاقَ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ الْبُرَاقِ وَرَدَفِی الْخَبْرَانَّ لِلْبُرَاقِ جَنَا حَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَوَجْهُه' کَوَجْهِ الْاِنْسَانِ وَلِسَانُه'' کَلِسَانِ الْعَرَبِ وَاضِحُ الْجَبِیْنِ ضَخْمُ الْقَرْنَیْنِ رَقِیْقُ الْاُذُنَیْنِ وَهُمَا مِنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرَاَسْوَدُ الْعَیْنَیْنِ وَیُقَالُ کَالْکَوَاکِبِ الدُّرِّیْ وَنَاصِیَتُهُ مِنْ یَاقُوْتٍ حَمْرَآءَ وَذَنْبُهُ کَذَنْبِ الْبَقَرِ مُکَلَّلٌ'' بِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَبَدَنُهٗ کَالْبَقَرِ وَیُقَالُ کَالطَّاؤسِ فَوْقَ الْحِمَارِدُوْنَ الْبَغَلِ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِکَوْنِهٖ سَرِیْعَ السَّیْرِ کَالْبَرْقِ فَلَمَّا دَنٰی مُحَمَّدٌ'' لِیَرْکَبَ الْبُرَاقَ جَعَلَ یَضْطَرِبُ وَیَقُوْلُ وَعِزَّةِ رَبِّیْ لَا یَرْکَبُنِیْ اِلَّا النَّبِیُّ الْهَاشِمِیُّ الْاَبْطَحِیُّ ا الْقُرَیْشِی مُحَمَّدُ نِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ فَیَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدُنِ الْقُرَیْشِیُّ الْهَاشِمِیُّ فَیَرْکَبُ ثُمَّ یَنْطَلِقُ اِلٰی

مجھے اپنے رب کی قسم میں نے ابھی اٹھنے کا صور نہیں پھونکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پھر آپ تاج وخلعت لیکر زیب تن کرینگے اور براق پر سوار ہونگے ۔ باب نمبر ۲۳ براق کے بیان میں

marfat.com

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ براق کے دو پر ہیں جن سے وہ آسمان وزمین کے درمیان اڑتا ہے اور چہرہ انسان جیسا اور زبان فصیح عربی ہے اور کشادہ پیشانی اور دو سینگ دو باریک کان سبز زبرجد سے اور کالی آنکھیں اور کہا جاتا ہے کہ درخشندہ ستارے کی مانند اور پیشانی سرخ یاقوت سے اور دم اس کی گائے کی طرح سرخ سونا سے ملمع اور جسم اس کا گائے کی طرح اور یہ بھی کہا گیا ہے مور کی طرح ہے گدھے سے اونچا اور خچر سے پست براق اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ برق کی مانند تیز ہے پس جب حضور ﷺ قریب آئیں گے تا کہ براق پر سوار ہوں تو وہ بدکنے لگے گا اور کہے گا مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم مجھ پر بنی ہاشمی بطحی قریشی محمد بن عبداللہ صاحب قرآن کے سوا اور کوئی سوار نہیں ہوگا تو حضور ﷺ فرمائیں گے میں ہی محمد قریشی ہاشمی ہوں تو براق ٹھہر جائے گا پس آپ ﷺ سواری فرمائیں گے اس کے بعد عرش کی طرف روانہ ہوں گے۔

الْعَرْشِ فَيَخِرُّ سَاجِدًا فَيُنَادٰى اِرْفَعْ رَاْسَکَ لَيْسَ هٰذَا يَوْمُ الرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ بَلْ هٰذَا يَوْمُ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَاشْفَعْ فِىْ اُمَّتِکَ وَسَلْ تُعْطَ فَيَقُوْلُ اِلٰهِىْ وَعِزَّتِکَ اَسْاَلُکَ فِىْ اُمَّتِىْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْطَيْتُکَ مَاتَرْضٰى لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰى ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالَى السَّمَآءَ بِاَنْ يُّمْطِرَ مَطَرًا فَيُمْطِرُ السَّمَآءُ مَآءً كَمَنِىِّ الرِّجَالِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّيَكُوْنُ الْمَآءُ كُلَّ شَىْءٍ اِثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا فَيَنْبُتُ الْخَلْقُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ كَنَبَاتِ الْبَقْلِ حَتّٰى يَتَكَامَلَ اَجْسَامُهُمْ كَمَا كَانَتْ ثُمَّ يَطْوِى السَّمَآءَ

marfat.com

وَالْاَرْضَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ فَلَا یُجِیْبُہٗ اَحَدٌ ثَانِیاً ثُمَّ" یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یَقُوْلُ اَیْنَ الْجَبَآئِرَۃُ وَاَیْنَ اَبْنَآءُ الْجَبَآئِرَۃِ وَاَیْنَ الْمُلُوْکُ وَاَیْنَ اَبْنَآءُ الْمُلُوْکِ وَاَیْنَ الَّذِیْنَ یَاکُلُوْنَ رِزْقِیْ وَیَعْبُدُوْنَ غَیْرِیْ ثُمَّ تَصِیْرُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ ط تَبَدَّلُ الْاَرْضُ الَّتِیْ عُمِلَ عَلَیْھَا

تو وہاں سجدہ میں سر مبارک رکھ دیں گے پس آواز آئے گی کہ اپنا سر اٹھائیں یہ دن رکوع وسجود کا نہیں یہ دن تو لوگوں کے حساب ومجرموں کے عذاب کا ہے اللہ محبوب کی رضا چاہتا ہے سر اٹھاؤ اور اپنی امت کی شفاعت کرو اور جو مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا جو آپ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بناء پر وہ عنقریب تیرا رب تجھے اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جاؤ گے پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ برسے خوب برسا تو آسمان چالیس دن تک مردوں کو مٹی کی مانند پانی کی بارش برسائے گا اور پانی ہر چیز سے بارہ گز اونچا ہو جائے گا تو مخلوق اس پانی سے سبزہ کی طرح اگے گی یہاں تک کہ ان کے اجسام پورے ہو جائیں گے جیسے کہ پہلے تھے پھر اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کو لپیٹ دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کس کا ملک ہے تو اسے کوئی جواب نہ دیگا یوں ہی دوسری اور تیسری بار فرمائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج ایک اللہ قہار کا ملک ہے پھر فرمائے گا کہاں ہیں ظلم وجبر کرنے والے اور کہاں ہیں جبر والوں کی اولاد اور کہاں گئے بادشاہ زادے اور کہاں ہیں جو میرا رزق کھا کر میرے غیر کی عبادت کرتے تھے پھر پہاڑ دھنکی اون کی طرح ہو جائیں گے پھر زمین بدل دی جائے گی جس پر برے

marfat.com

عمل ہوتے رہے

اَلْمعاصِیْ فَتُنْصَبُ عَلَیْھَا جَھَنَّمْ وُتَوْ تِی الاَرْضُ مِنْ مِنْ فِضَّۃٍ بَیْضَآءَ فَیَنْصَبُ اللّٰہُ اَلْجَنَّۃَ عَلَیْھَا وَرُوِی عَنْ عَآئِشَۃَ ؓ اَنَّھَا قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ اَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ عَظِیْمٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ غَیْرُکِ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ علی الصِرَاطِ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ نَفْخَۃِ الصُّوْرِ وَالْبَعْثِ فَیَنْفُخُ فَیُنَادِیْ اَیُّھَا الْاَرْوَاحُ الْخَارِجَۃُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَۃُ وَالْاَجْسَادُ الْبَالِیَۃُ وَالْعُرُوْقُ الْمُتَفَرِّقَۃُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَفَرِّقَۃُ وَالشُّعُوْرُ السَّاقِطَۃُ قُوْمُوْا لِلْفَصْلِ وَالْقَضَآءِ فَیَقُوْمُوْنَ بَاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا قَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَی السَّمَآءِ قَدْ زَالَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ قَدْ بُدِّلَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ قَدْ سُیِّرَتْ وَاِلَی الْعِشَارِ قَدْ عُطِّلَتْ وَاِلَی لُوُحُوْشِ قَدْ حُشِرَتْ وَاِلَی الْبِحَارِ قَدْ سُجِّرَتْ وَاِلَی النُّفُوْسِ قَدْ زُوِّجَتْ وَاِلَی الزَّبَانِیَۃِ قَدْ اُحْضِرَتْ وَاِلٰی

تو اس جگہ جہنم برپا کی جائے گی اور دوسری زمین سفید چاندی کی لائی جائے گی اور اس پر جنت نصب کی جائے گی (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما کا مدبرانہ سوال) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ جب زمین کو غیر زمین سے بدلا جائے گا تو لوگ کہاں ہونگے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تو نے مجھ سے اس دن بڑی چیز پوچھی جسے تیرے سوا لوگوں میں سے کسی

marfat.com

نے اب تک نہ پوچھا۔ لوگ اس وقت پل صراط پر گزر تے ہوں گے باب نمبر ۲۴ صور

پھونکنے اور خلق اٹھنے کے بیان میں) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اسرافیل اٹھو

اور اٹھانے کا صور پھونکو پس وہ صور پھونکے گا اور آواز دے گا کہ اے بدنوں سے نکلنے

والی روحوں اور بوسیدہ ہڈیو اور اے بکھرنیوالے جسموں اور منقطع رگو اور جدا ہونے والی

کھالو گرے ہوئے بالو اللہ کے حکم اور قضاء سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ کے امر

سے کھڑے ہو جائیں گے جب کھڑے ہونگے تو آسمان کی طرف دیکھیں گے تحقیق وہ

فنا ہو چکا ہوگا اور زمین کی جانب دیکھیں گے تحقیق وہ بدل چکی ہوگی اور پہاڑوں کی

طرف دیکھیں گے وہ چل چکے ہونگے اور انٹیوں کو دیکھیں گے وہ آزاد پھرتی ہوں گے

اور حیوانات جمع ہو چکے ہوں گے اور دریا خشک ہو چکے ہوں گے اور جانوں کے

جوڑے بنیں ہونگے اور عذاب کے فرشتے حاضر ہونگے۔

الشَّمْس قَدْ كُوِّرَتْ وَ اِلَى الْمَوَازِيْنَ قَدْ نُصِبَتْ وَ اِلَى الْجَنَّةِ قَدْا

زُلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْس'' مَّا اَحْضَرَتْ بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْ

بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا فَيُجِيْبُهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ هٰذَا مَا وَ عَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ

الْمُرْسَلُوْنَ فَيَخْرِجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ حَافِيًا وَّ عُرْيَانًا وَّ سُئِلَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مَعْنٰے قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ يُنْفَخُ فِى

الصُّوْرِ فَتَاتُوْنَ اَفْوَاجًا فَبَكٰے رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حَتّٰى بَلَ الثِّيَابُ عَنْ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا السَّائِلُ سَاَلْتَنِىْ عَنْ

اَمْرٍ عَظِيْمِ اَنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَقْوَام'' مِّنْ اُمَّتِىْ عَلٰى اِثْنٰى عَشَر

marfat.com

صِنفًا اُلا وَلُ يُحشَرُونَ يَوْمَ الْقِيمَةِ عَلى صُوْرَةِ الْقِرَ دَةِ وَهُمُ الْفَتَا نُوْنَ فِي النَّاسِ كَقَوْلِه تعالى وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلْفِتْنَة اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا وَالثَّا نِي يُحشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيمَة عَلى صُوْرَةِ الْخِنْزِيْرِ وَهُمْ اَلْاَ كِلُوْنَ لِلسُّحتِ وَالثَّا لِثُ يُحْشَرُوْنَ عُمْيًا نًا يَتَرَدَّدُوْنَ

اور سورج لپیٹ دیا گیا ہوگا اور میزان قائم ہو چکا ہوگا اور جنت نزدیک کردی گئی ہوگی پھر ہر جان جانے گی جو حاضر لائی اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر کہیں گے خرابی ہماری ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا پس انہیں مومنین جواب دیں گے کہ یہ وہی دن ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا اور پیغمبروں نے سچ کہا تو وہ قبروں سے ننگے پاؤں برہنہ اٹھائے جائیں گے اور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا: کا کیا معنی ہے تو آپ رو دیئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے کپڑے گیلے ہو گئے پھر فرمایا اے سائل تو نے مجھ سے امرِ عظیم پوچھا ہے شک روزِ قیامت میری امت سے بارہ قسم کے گروہ جمع کیے جائیں گے ایک وہ جمع کیے جائیں گے جن کی شکل بندروں جیسی ہوگی اور وہ لوگوں میں بہت فتنہ گر ہونگے جیسے اللہ کا ارشاد ہے کہ فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر سخت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فتنہ زنا سے بھی بڑا جرم ہے اور دوسرے روز قیامت خنزیر کی صورت پر ہونگے اور وہ سود خور ہونگے تیسرے اندھے اٹھائے جائیں گے جو گرتے ہونگے عدم بینائی کے سبب لوگوں کو کلائیاں ڈالیں گے اور وہ جسم سے تجاوز کرنے والے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

marfat.com

يُحشَرُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يَاكُلُوْنَ الرِّبٰو كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَ فِي الْخبرِعَنْ مُعَاذابْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اُمَّتِىْ عَنْ قُبُوْرِهِمْ اِثْنَا عَشَرَ فَوْجًا اَمَّا الْفَوْجُ الْاَوَّلُ يُحْشَرُوْنَ عَنْ قُبُوْرِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمُ الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْجِيْرَانَ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْجَارِذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَاَمَّا الْفَوْجُ الثَّانِىْ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى صُوْرَةِ الدَّابَّةِ وَيُقَالُ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَتَهَاوَنُوْنَ عَلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ

یہ وہ لوگ ہونگے جو سود خور تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سود نہ کھاؤ دگنا دگنا اور حدیث شریف میں ہے جسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا جب روز قیامت حسرت اور ندامت کا ہوگا اللہ تعالیٰ میری امت سے کچھ ان کو کی قبروں سے بارہ گرہ پر اٹھائے گا۔ ایک ان میں سے وہ گروہوں جنہیں ان کی قبروں سے اس حال پر اٹھایا جائے گا کہ بلا ہاتھ پاؤں ہونگے

marfat.com

پھر اللہ کی طرف سے نداد ینے والا ندادیگا کہ یہ وہ ہیں جو ہمسایوں کو اذادیتے تھے پھر یہ اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی پس یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے احسان کرو قریب کے ساتھ اور کروٹ کے ہمسایہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے چوپاؤں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خنزیروں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور اللہ کی طرف سے منادی نداد ے گا کہ یہ وہ ہیں جو نماز پرستی کرتے تھے پھر یہ بلا توبہ مرے پس یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں۔

عَنْ صلوتِهِمْ ساهُوْنَ وَ اَمَّا الْفوْجُ الثَّالِثُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ بُطُوْنِهِمْ مَثَلُ الجِبَالِ مَمْلُوَّة'' مَنَ الحيَّاتِ وَ الْعقارِبِ كمثلِ الْبغَالِ فَيُنادِیْ مُنادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هؤلَآءِ الَّذِيْنَ مَنَعُوا الزَّكوة ثُمَّ ماتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَآءُ هُمْ وَ مصيرُ هُمْ اِلَى النَّارِ لِقولِهٖ تعالىٰ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ والْفِضَّةَ ولا يُنفِقُوْنَها فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. فَيَجْعلُ اللّٰهُ تعالىٰ بكُلِّ دانِقٍ مِنْها لَوْحًا مِنَ النَّارِ فَتُكْوٰى بِهاجِباهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هذا ما كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ وَ اَمَّا الْفوْجُ الرَّابِعُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ يَجْرِیْ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ دِمَآؤُهُمْ وَ اَمْعَآؤُهُمْ ساقِطَة'' وَالنَّارُ يَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ فَيُنادِیْ مُنادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ

marfat.com

هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ ثُمَّ مَا تُوْا وَلَمْ یَتُوْبُوْا فَھٰذَا جَزَآؤُھُمْ وَ مَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ کقولہ تعالٰی

اور تیسرا گروہ اپنی قبور سے اٹھایا جائے گا کہ ان کے پیٹ پہاڑوں کی مانند ہونگے سانپوں اور بچھوؤں سے بھر کر شکل ان کی خچروں کی طرح ہوگی پس اللہ تعالٰی کی جانب سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے پھر وہ بغیر توبہ مرے اب یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ کے اس ارشاد کی بناء پر اور وہ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کا حق ادا کرنے میں خرچ نہیں کرتے پس انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو تو اللہ اس سے ہر دانق (درہم کے چھٹے حصہ کی مقدار) کو ان کے لئے آگ کا تختہ کرے گا پس اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم اپنے نفسوں کے لئے جمع کرتے تھے پس اب جمع کے لئے کا عذاب چکھو اور بہر حال چوتھے وہ ہوں گے جو اپنی قبروں سے نکالے جائینگے کہ ان کے منہوں سے خون بہتا ہوگا اور ان کی آنتریاں گلکر گر چکی ہونگی اور ان کے منہوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پس اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دیگا کہ یہ وہ ہیں جو خرید وفروخت میں دروغ گوئی کرتے تھے پھر اس حال پر مرے کے توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے جس طرح کہ اللہ تعالٰی فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِاللّٰہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَ اَمَّا الْفَوْجُ الْخَامِسُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَ لَھُمْ رَآئِحَۃٌ اَنْتَنُ مِنَ الْجِیْفَۃِ

marfat.com

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَتَمُوْا الْمَعَاصِیْ سِتْرًا مِنَ النَّاسِ وَ لَمْ یَخَافُوا اللّٰهَ ثُمَّ مَاتُوْ وَلَمْ یَتُوبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِیْرُهُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَ هُوَ مَعَهُمْ وَ اَمَّا الْفَوْجُ السَّادِسُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ مَقْطُوْعَةَ الْحَلَاقِمِ مِنَ الْاَقْفِیَةِ فَیُنَادِیْ مِنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ کَذَبُوْا وَ مَا تُوْا وَلَمْ یَتُوْ بُوْا فَهٰذَا جَزَآؤُهُمْ وَ مَصِیْرُهُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ اجْتَنِبُوْ اقَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرُ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ وَ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَوَ اِذَا مَرُّوْا بِالَّغْوِ مَرُّوْا کِرَاماً. وَ اَمَّا الْفَوْجُ السَّابِعُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ اَلْسِنَتُهُمْ لَیْسَتْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ یَجْرِیْ الدَّمُ وَ الْقَیْحُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ

بے شک وہ جنہوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر دام لئے اور پانچویں وہ گروہ اپنی قبروں سے اٹھایا جائے گا جن سے مردار سے بھی بدتر بو آتی ہو گی تو ندا کرنے والا اللہ کی طرف سے ندا دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں سے اپنے گناہوں پر پردہ ڈالا اور اللہ سے نہ ڈرے پھر بلا توبہ کیئے مرے اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ کے اس ارشاد کی رو سے کہ فرمایا لوگوں سے گناہ چھپ کر کرتے ہیں اور وہ اللہ سے نہیں چھپتے اور وہ ان کے ساتھ یعنی ان کو دیکھتا ہے اور چھٹے اس حال پر قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے حلق کٹے ہوئے

marfat.com

ہونگے مردنوں سے اللہ کی طرف سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ ہیں جو جھوٹی گواہی دیتے تھے اور اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جھوٹ سے بچو خالص اس کے رہو اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو دوسرے مقام پر فرمایا اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں اور ساتواں گروہ وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح نکالے جائیں گے کہ زبانیں ان کے منہ میں نہ ہونگی اور ان کے منہوں سے خون و پیپ نکلتے ہونگے پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دیگا۔

الرَّحمٰن هؤُلآء الَّذِیْن یکْتُمُوْن الشَّهادة ثُمَّ ما تُوا لَمْ یتُوْبُوْا فهذا جزآؤُهُمْ و مصیرُ هُمْ الی النَّار لقوْله تعالی ولا تکْتُمُوْا الشَّهادة و منْ یَکْتُمْها فانَّه' اثم'' قَلْبُه'. واللّٰه بما تعْملُوْن علیْم''. و امّا الْفوْجُ الثّامِنُ فیحْشرُوْن منْ قُبورهِمْ نا کسُوْا رؤُ سهِمْ و ارْجلُهُمْ فوْق رُؤُسِهِمْ و یَجْری منْ فُرُوْجِهِمْ انْهار'' من الْقیْح و الصَّدیْد فینادیٰ مُنادِ مَنْ قبلِ الرَّحمٰنِ هؤُلآء الَّذِیْن یزْنُوْن ثُمَّ ما توْا ولَمْ یتوْبُوْا فهذا جزآؤُهُمْ و مصیرُهُمْ الی النّار لقوْله تعالی ولا تقْربُوْا الزِّنی انَّه' کان فاحشة وسآء سبیْلا. و امّا الْفوْجُ التّاسع فیحْشرُوْن من قبُورهمْ مُسودَّة الْوجُوْه و زرقة الْعیُوْن و بُطوْنهم مَمْلوءَة'' مَن النَّار فینادیٰ مُناد مَنْ قبل الرَّحمن هؤُلآء الَّذیْن

marfat.com

اَکَلُوْا اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا ثُمَّ مَاتُوْا وَ لَمْ یَتُوْبُوْا فَھٰذَا جَزَاؤُ ھُمْ وَ مَصِیْرُ ھُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا

یہ وہ لوگ ہیں گواہی چھپاتے تھے پھر بغیر توبہ مرے پس یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی بناء پر کہ اور گواہی نہ چھپاؤ اور جس نے اسے چھپایا وہ دل کا گنہگار ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور آٹھواں وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ وہ سر نیچے کیے ہوئے ہونگے اور ان کے پاؤں ان کے سروں سے اوپر ہونگے اور ان کی شرم گاہوں سے پیپ اور زرد پانی کی نہریں چلتی ہونگی تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ زناء کے مرتکب تھے پھر بلا توبہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور زناء کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے اور بہر حال نواں گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ چہرے ان کے سیاہ اور آنکھیں نیلی اور پیٹ ان کے آگ سے بھرے ہونگے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیگا کہ یہ وہ لوگ ہیں یتیموں کا مال ناحق کھاتے تھے پھر یہ بغیر توبہ مرے اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی رو سے کہ بے شک وہ جو یتیموں کے مال ظلما کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب آگ کو پہنچیں گے۔

وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا وَ اَمَّا الْفَوْجُ الْعَاشِرُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ

marfat.com

مجزوما مبروصا فينادی مناد من قبل الرحمن هؤلاء الذين عاقوا الوالدين ثم ما توا ولم يتوبوا فهذا جزاؤ هم و مصير هم الى النار كقوله تعالى واعبدو الله ولا تشركوابه شيئا و بالوالدين احسانا. و اما الفوج الحادی عشر فيحشرون من قبورهم عميان القلوب والاعين و اسنانهم كقرون الثور و اشفاههم مطروحة على صدورهم والسنتهم واقعة على بطونهم و افخاذ هم ويخرج من بطونهم القذر فينادی مناد من قبل الرحمن هؤلاء الذين شربوا الخمر ثم ماتوا ولم يتوبوا فهذا جزآؤ هم و مصير هم الى النار لقوله تعالى يايها الذين امنوا انما الخمر و الميسر و الانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن. فاجتنبوه لعلكم تفلحون. و اما الفوج الثانی عشر فيحشرون عن قبورهم وجوههم مثل

اور دسواں گروہ جو اپنی قبروں سے اٹھیگا وہ برص و جزام کے مرض میں مبتلا ہونگے تو اللہ کی جانب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کے نا فرمان تھے پھر یہ بلا توبہ مرے اب یہ ان کو سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور گیارھواں گروہ اس طرح اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ دلوں اور آنکھوں کے اندھے اور دانت ان کے بیلوں کی مانند اور ہونٹ

marfat.com

ان کے سینوں پر لٹکتے ہونگے تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو شراب نوشی کرتے رہے پھر بلا توبہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ اے ایمان والو سوا اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے نجس ہیں شیطانی کاموں سے ہیں پس اس سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ اور بارھواں گروہ وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کی چاندی کی طرح چمکتے ہونگے تو پل صراط سے یوں گزر جائیں گے جیسا چندھا دینے والی بجلی

الْقمر لیلة الْبدر فیمُرُّوْن علی الصرَّاط کالْبرْق الْخاطِف و ینادیْ مُناد مَنْ قبل الرَّحْمنِ هٰؤُلَآء الذیْن عملُوا الصّٰلحٰتِ و حافظُوْا علی الصّلوات الْخمْسِ فی اوّل الْوقْت مع الْجماعةِ و نهوْا عنِ الْمعاصیْ ثُمّ ماتوْا علی التّوْبة فهٰذا جزاؤُهُمْ و مصیْرُ هُمْ الی الْجنة بالْمغْفرة و الرّحْمة و الرِّضْوان و انّ اللّٰه تعالٰی رَاض عنْهُمْ و انّهُمْ راضُوْن عن اللّٰه تعالٰی کقوْله تعالٰی انْ لَّا تخافُوْا و لا تحزنوْا و ابْشرُوْا بالْجنّة الّتیْ کُنْتُمْ تُوْعدُوْن. و کقوْله تعالٰی رضی اللّٰهُ عنْهُمْ و رضُوْا عنْهُ ذٰلک لمنْ خشی ربّه. باب" فیْ ذکر نشر الخلا ئق منْ قُبُوْرهمْ یُقالُ انَّ الْخلائق اذا نُشرُوْا منْ قُبُوْرهمْ یقفُوْن وُقوْفا فی الْمواضع الّذیْ نُشرُوْا منْها اربعیْن سنة لَا یاْکُلُوْن ولا یشْربُوْن ولا یجْلسُوْن ولا یتکلّمُوْن قیْل یارسُوْل

marfat.com

اللّٰہ بِمَ یَعرِفُ اَھلَ الذّین مِن اُمَّتِک یَومَ القِیمۃ قال اِنَّ اُمَّتِی یَومَ القِیمۃ

پھر اللہ تعالیٰ کا منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نیک عمل کرتے اور پانچ نمازوں کی پابندی اول وقت میں باجماعت کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے پھر یہ توبہ کرتے مرے اب یہ ان کو جزا ہے اور گھر ان کا جنت ہے اللہ کی بخشش ورحمت ورضا کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم کو جنت کی بشارت جس کا وعدہ دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ جزا اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے باب نمبر ۲۵ **مخلوق کے اپنی قبروں سے نکلنے کے بیان میں**۔ روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق مخلوق کو جب ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا وہ ٹھہرے رہیں گے ٹھہرنا اس جگہ جس سے اٹھائے گئے تھے چالیس برس تک اس طرح کی نہ کچھ کھائیں گے اور نہ پئیں گے اور نہ بیٹھیں گے نہ کلام کریں گے **(قیامت کو حضور کے نمازی امتیوں کی پہچان)** عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ کی امت سے دوسری امت روز قیامت کیسے پہچانی جائے گی فرمایا بے شک میری امت روز قیامت وضو کے اثر سے اعضاء کی چمک سے پہچانی جائے گی۔

غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ و فِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیمَۃِ یَبْعَثُ اللّٰہُ الْخَلَآئِقَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَیَاْتِی الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی رُؤُسِ قُبُوْرِھِمْ وَ یَمْسَحُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَیُبَشِّرُوْنَ التُّرَابَ مِنْھُمْ اِلَّا مِنْ مَوَاضِعِ

marfat.com

سُجُودِهِمْ فَيَمْسَحُ الْمَلٰئِكَةُ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ فَلَايَذْهَبُ التُّرَابُ مِنْهَا فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ هٰذَا مِنْ تُرَابِ قُبُوْرِهِمْ اَنَّمَا هِیَ تُرَابُ مَحَارِيْبِهِمْ دَعُوْا مَا عَلَيْهِمْ حَتّٰی يُمَيِّزُوْنَ وَيَعْبُرُوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ وَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی اَنَّ كُلَّ مَنْ يَّنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَعْلَمُ اَنَّهُمْ خُدَّامِیْ وَ عِبَادِیْ وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّه‘ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رِضْوَانَ يَا رِضْوَانُ قَدْ اَخْرَجْتُ الصَّآئِمِيْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ جَآئِعِيْنَ عَاطِشِيْنَ فَاسْتَقْبِلْهُمْ بِشَرَابِهِمْ وَطَعَامِهِمْ وَشَهْوَاتِهِمْ فِی الْجِنَانِ فَيَصِيْحُ رِضْوَانُ يَآاَيُّهَا الْغِلْمَانُ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ خلق کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا پس ملائکہ ان کی قبروں پر آئیں گے اور ان کے سروں کو ملیں گے اور ان کی جائے سجدہ کے سوا ان کے بدنوں سے مٹی کو جھاڑیں گے پس جب فرشتے ان کی پیشانیوں سے مٹی جھاڑیں گے تو نہ جھڑے گی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا کہ مٹی ان کی قبروں کی نہیں یہ تو ان کے محرابوں کی مٹی ہے اسے ان پر ہی رہنے دو یہاں تک کہ ان کا امتیاز ہو اور پل صراط سے گزر کر جنت میں چلے جائیں تاکہ جو بھی انہیں دیکھے پہچان لیکہ میرے خدام اور عبادت گزار بندے ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو جو قبروں میں ہیں اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا تو اللہ تعالی

marfat.com

رضوان جنت کو فرمائے گا اے رضوان تحقیق میں نے روزہ داروں کو ان کی قبروں سے
بھوکا پیاسہ اٹھایا اب تم ان کا استقبال پینے کھانے اور جنت میں ان کی مرغوب چیزوں
کے ساتھ کرو پس رضوان باآواز کہیں گے کہ اے غلمان

وَیَآ اَیُّهَا الْوِلْدَانُ وَهُمُ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ حَتّٰی مَاتُوْا اِیْتُوْنِیْ
بِاَطْبَاقِ النُّوْرِ فَیَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَهٗ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ وَاَقْطَارِ
الْاَمْطَارِ وَکَوَاکِبِ السَّمَآءِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ بِالْفَاکِهَةِ الْکَثِیْرَةِ وَ
الْاَطْعِمَةِ السَّمِیْنَةِ وَالْاَشْرِبَةِ اللَّذِیْذَةِ فَاِذَا لَقُوْهُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ
ذٰلِکَ تَقُوْلُ لَهُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ
الْخَالِیَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَ رُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ صَافَحَهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِ هِمْ الشُّهَدَآءُ وَصَآئِمُوْا شَهْرِ رَمَضَانَ
وَصَآئِمُوْا یَوْمِ عَرَفَةَ وَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ قُصُوْرًا مِنْ دُرٍّ وَّیَاقُوْتٍ وَّ زَبَرْجَدٍ
وَّ ذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ هٰذَا قَالَ لِمَنْ صَامَ یَوْمَ
عَرَفَةَ وَ قَالَ یَآعَائِشَةُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَیَّامِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمُ

اور اے خدام لڑکو اور یہ وہ ہیں جو سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہوئے کہ
نوری طباق لیکر آ ؤ تو غلمان اور لڑکے رضوان کے پاس جمع ہو جائیں گے مٹی کے
ڈھلوں اور بارش کے قطروں اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے عدد

marfat.com

سے زیادہ کثیر میوے لیکر اور مرغن کھانے اور لذیذ مشروب کے ساتھ پس وہ ان سے ملیں گے اور یہ کھانے کو دیں گے تو انہیں کہیں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار بدلہ اس بھوک و پیاس کا جو گزرے دنوں میں تم کو پہنچی اے اللہ ہم کو بھی رزق عطا کر (**وہ لوگ جن سے ملائکہ قیامت کو مصافحہ کریں گے**) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین جماعتوں سے ملائکہ قیامت کے دن مصافحہ کریں گے جب وہ قبروں سے اٹھیں گے وہ شہداء اور ماہ رمضان کے روزہ دار اور عرفہ کا روزہ رکھنے والے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونا چاندی کے محلات ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یہ محل کسے ملیں گے فرمایا جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہو پھر فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ کو سب دنوں سے محبوب دن جمعہ اور عرفہ کا ہے

'اَلْجُمُعَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ لِمَا فِيْهَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاِنَّ اَبْغَضَ الْاَيَّامِ اِلٰى اِبْلِيْسَ يَوْمُ الْجُمْعَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَقَالَ يَاعَائِشَةُ مَنْ اَصْبَحَ صَآئِمًا يَوْمَ عَرَفَةَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَ اِذَآ اَفْطَرَ وَشَرِبَ الْمَآءَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ عِرْقٍ فِىْ جَسَدِهٖ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ فِىْ خَبَرٍ اٰخَرَ يَخْرُجُ الصَّآئِمُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَهُمْ يُعْرَفُوْنَ بِرِيْحِ صِيَامِهِمْ وَيَتَلَقَّوْنَ بِالْمَوَآئِدِ وَالْاَبَارِيْقِ وَ يُقَالُ لَهُمْ كُلُوْا فَقَدْ جُعْتُمْ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ وَاشْرَبُوْا فَقَدْ عَطِشْتُمْ حِيْنَ رَوِىَ

marfat.com

النَّاسُ وَاستَرِيحُوا فَيَأكُلُونَ وَيشرَبُونَ وَيَستَرِيحُونَ وَالنَّاسُ فِي الحِسَابِ وَقَدجَآءَ فِي الخَبَرِ انَّهُ لا يُبلَى عَشرَةُ نفر الانبِيآءُ وَالشُّهَدَآءُ وَالعُلَماءُ وَالغُزاةُ وحاملُوا القُرانِ وَالمُؤَذِّنُ وَالامامُ العَادِلُ وَالمَرأةُ اِذا مَاتَت فِي نفاسها وَمَن قُتِلَ بِمَظلُومٍ وَمَن مَّاتَ يَومَ الجُمعَةِ اَولَيلَتها و فِي الخَبرِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه

اس لئے کہ اس میں رحمت اترتی ہے اور بے شک شیطان کو سب دنوں سے زیادہ غم دینے والے جمعہ اور عرفہ کے دن ہیں اور فرمایا اے عائشہ جس نے عرفہ کے دن روزہ کی حالت میں صبح کی اللہ اس پر رحمت کے تیس دروازے کھول دیتا ہے اور جب اس نے روزہ افطار کیا اور پانی پیا تو اس کے جسم کی تمام رگیں استغفار کرتی ہیں اور طلوع فجر کے وقت کہتی ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت کر ایک اور حدیث میں ہے کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو وہ اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اور پائیں گے وہ کھانے کے دستر خوان اور پانی کے کوزے اور انہیں کہا جائے گا کھاؤ پس تحقیق تم بھوکے رہے جب کہ لوگ سیر ہوتے اور ایک روایت میں لوگ استراحت کرتے بھی مروی ہے پس وہ کھائیں اور پئیں گے اور چین میں ہوں گے اور لوگ حساب میں ہوں گے دس جماعتوں پر حساب قبر نہ ہوگا اور تحقیق حدیث میں آیا ہے کہ دس جماعتیں حساب قبر میں مبتلاء نہ ہوں گی انبیاء علیہم السلام اور شہداء اور علماء اور نمازی اور حفاظ قرآن اور موذن اور امام عادل اور وہ عورت جو حالت نفاس

یں مری اور جو ظلماً قتل کیا گیا اور جو جمعہ کے دن یا رات کو مرا۔ اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا وَلَدَتْهُمْ اُمَّهُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَقَالَتْ عَآئِشَةُ الرِّجَالُ مُخْتَلِطُوْنَ بِالنِّسَآءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَ اسْوَاتَاهُ وَ افْضِيْحَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِهَا وَقَالَ يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ لَاتَخَافِيْ الشُّغُلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظْرِ وَ هَمُّوْا وَشَخَصُوْآ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ مَوْقِفُوْنَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لَّا يَاْكُلُوْنَ وَ لَا يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَجْلِسُوْنَ وَلَا يتكَلَّمُوْنَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّبْلُغُ اِلٰى سَاقَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّبْلُغُ اِلٰى بَطْنِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّبْلُغُ اِلٰى صَدْرِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّبْلُغُ اِلٰى حَلْقِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّغْرُقُ فِيْ بَحْرِ الْعَرَقِ فَلَا يَبْقٰى يَوْمَئِذٍ مَّلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ اِلَّا يَخْرُجُوْنَ حَيَّارِيْنَ مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ وَطُوْلِ الْوُقُوْفِ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يُحْشَرُوْنَ رُكْبَانًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمِ الْاَنْبِيَاءُ وَ اَهْلُهُمْ

روز قیامت لوگ برہنہ بدن پاؤں اٹھائے جائیں گے جیسے کہ ان کی ماں نے ابھی جنا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مرد و عورتیں اکٹھے وں گے فرمایا ہاں حضرت عائشہ نے عرض کی مرد و زن برہنہ تو شرمندہ ہوں گے جب

marfat.com

بعض بعض کو دیکھیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر مار کر فرمایا اے دختر صدیق شرمندگی کا خوف نہ کرو اس دن آپس میں دیکھنے کو متوجہ نہ ہوں گے وہ غم میں ڈوبے ہوئے اور آنکھیں کھولے آسمان کی طرف دیکھتے چالیس برس کھڑے رہیں گے نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے نہ بیٹھیں گے اور نہ بات کریں گے پس ان سے کوئی وہ ہوگا جس کا پسینہ قدموں تک کسی کا پنڈلی تک کسی کا پیٹ تک اور کسی کا سینہ تک اور کسی کا حلق تک اور کوئی ان میں سے پسینہ میں ڈوبا ہوگا اور نہ کوئی مقرب فرشتہ بچے گا نہ کوئی نبی مرسل اور نہ شہید مگر سب شدت حسات اور طویل ٹھہرنے سے حیران ہونگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کوئی سوار بھی جمع کئے جائیں گے فرمایا ہاں وہ انبیاء اور ان کے اہلبیت ہوں گے۔

وَ صُوَّامُ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ فَاِنَّهُمْ شَعْبَانُ لَا جُوْعَ لَهُمْ وَ لَا عَطْشَ وَسَآئِرُ النَّاسِ جَآئِعُوْنَ وَ يُقَالُ يَسُوْقُهُمْ بِاَجْمَعِهِمْ اِلَى اَرْضِ الْمَحْشَرِ عِنْدَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فِىْ اَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا سَاهِرَةٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ. وَ يُقَالُ اِنَّ الْخَلَائِقَ فِى الْعَرَصَاتِ تَكُوْنُ مِائَةً وَّ عِشْرِيْنَ صَفًّا طُوْلُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّ عَرْضُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَّيُقَالُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ مِنْهُمْ ثَلٰثُ صُفُوْفٍ وَّالْبَاقِىْ كَفَرَةٌ وَّرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّتِىْ مِائَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ صَفًّا وَ هٰذَا اَصَحُّ وَصِفَةُ

marfat.com

الْـمـؤْمِـنِـيْـنَ اَنَّـهُـمْ بِـيْـضُ الْوُجُوْهِ غُرٌ'' مُحجَلُوْنَ وَصِفَةُ الْكٰفِرِيْنَ

اَنَّهُمْ اَسْوَدُ الْوُجُوْه

اور جو رجب وشعبان ورمضان کے روزے رکھنے والے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض کی کیا کچھ لوگ قیامت کو سیر شکم بھی اٹھائے جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں انبیاء اور ان کے اہل بیت اور رجب وشعبان ورمضان کے روزے رکھنے والے پس بے شک وہ سیر ہونگے کہ ان کو نہ بھوک اور نہ پیاس ہوگی اور باقی سب لوگ بھوکے ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ ان سب کو چلایا جائے گا میدان محشر کی طرف بیت المقدس کے پاس اس زمین میں جسے ساہرہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ وہ ایک ہی زوردار آواز ہوگی پس جبھی وہ ساہرہ کے پاس ہوں گے اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق قیامت کے میدان المقدس کے پاس خلق ایک سو بیس صفوں میں کھڑے ہونگے اور ہر ایک صف کا طول چالیس ہزار سال کی راہ ہوگی اور ہر ایک صف کا عرض ایک ہزار سال چلنے کی مسافت ہوگی اور کہا گیا ہے کہ ان میں سے تین صفیں منافقوں کی ہونگی اور باقی کفار کی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک میری امت ایک سو بیس صفوں میں ہوگی اور یہ روایت صحیح ہے اور مومن کی پہچان یہ کہ ان کے چہرے سفید اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے اور کافروں کی پہچان یہ کہ ان کے چہرے سیاہ زنجیروں سے جکڑے شیاطین کے ساتھ عذاب میں ہونگے۔

مُـقَـرَّنِـيْـنَ وَمُـعَـذَّ بِيْنَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ بَاب'' فِيْ ذِكْرِ سَوْقِ الْخَلَائِقِ

marfat.com

الی المحشر یقال یساق الکفرون باقدامهم ویساق المؤمنین بنجآئبهم و مراکبهم قال اللّٰه تعالی یوم نحشر المتقین الی الرحمن و فدا ونسوق المجرمین الی جهنم وردا ۔ قال علیه السلام یحشر المومنون رکبانا علی نجآئبهم و اذا کان یوم القیمة یقول اللّٰه تعالی للملئکة لا تمشون علی عبادی راجلین بل ارکبوهم علی النجآئب فانهم اعتادوا الرکوب فی الدنیا لانه کان فی الابتدآء صلب ابیهم مرکبهم ثم بعد ذلک رحم امهم ستة اشهر مرکبهم فحین ولدتهم امهم فحجر امهم سنتین للارضاع وبعد ذلک عنق ابیهم ثم الخیل والبغال والحمیر مراکبهم فی البر والسفن فی البحار وحین ماتوا فعنق اخوانهم وحین قاموا عن قبورهم لا یمشون راجلا فانهم اعتادوا الرکوب ولا یقدرون المشی

باب نمبر ۲۶ (مخلوق کے محشر کی طرف چلنے کے بیان میں) بیان کیا جاتا ہے کہ کفار کو حشر کے لئے پیدل چلایا جائے گا اور مومنوں کو ان کے گھوڑوں اور سواریوں پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن جمع ہوں گے متقین رحمن کے پاس وفد باوفد اور لائے جائیں گے مجرم جہنم کی طرف پیاسے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا محشر میں اہل ایمان گھوڑوں پر سوار آئیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا میرے بندوں کو پیادہ نہ چلاؤ بلکہ انہیں سواریوں پر سوار لاؤ پس بے شک وہ

marfat.com

دنیا پر سواری کے عادی تھے۔ کیونکہ پہلے باپ کی صلب ان کی سواری رہی پھر اس کے بعد چھ ماہ تک ان کی ماؤں کے شکم ان کی سواریاں بنیں پھر جب ان کی ماؤں نے انہیں جنا تو ان کی ماں کی گود دودھ پلانے کے لئے دو سال تک سواری رہی اور اس کے بعد ان کے باپ کی گردن پھر گھوڑے خچر اور گدھے خشکی پر اور کشتیاں دریاؤں میں سفر کرنے لئے ان کی سواریاں بنیں اور جب مرے تو ان کے بھائیوں کی گردنیں قبر تک سواری بنیں اور جب قبروں سے اٹھے تو اب انہیں پیادہ نہ چلاؤ اس لئے کہ وہ سواری کے عادی ہیں ان سے چلا نہیں جائے گا۔

فَقَدِمُوْا جنآئبھُمْ وھی الضَّحایا فیرْکبُوْنَھا وَیقْدُمُوْن اِلی الْمَوْلی فلذٰلک قال النَّبیُّ صَلَّی اللّٰہُ تعالی علیْہ و آلہٖ وسلّم سَمِّنُوْا ضحایا کُمْ فانّھا علی الصِّراطِ مَطَایَا کُمْ باب'' فِیْ ذِکْرِ حشْرِ الْخلائق فِیْ الْخبَرِ اذا کَان یَوْمُ الْقِیٰمۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ تعالی خلق الْاَوَّلِیْن وَالْاٰخرِیْن فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ وَ تدْنُو االشَّمْسُ مِنْ رُؤُسھِمْ ویشْتدُّ علیْھِمْ یوْمَ الْقِیٰمۃِ حرُّھا فیخْرُجُ عُنق'' من النَّار کاالظِّلِّ ثُمَّ یُنادیْ منادیا یَا مَعْشرَ الْخلآئقِ انْطلقُوْ آالی الظِّلِّ فینْطلقُوْنَ وَھُمْ ثلٰثُ فرق فرْقَۃُ الْمُؤْمنِیْن وفرْقَۃُ الْکٰفرِیْن وفرْقَۃُ الْمُنٰفقِیْن فاِذا صارت الْخلآئقُ الی الظِّلِّ صارا لظِّلُّ ثلٰثۃ اقْسامٍ قِسْم'' لحرارۃ و قِسْم'' للدُّخان و قِسْم'' للنُّوْر فلذٰلک قال اللّٰہ تعالی انْطلقُوْا الی ظِلٍّ ذِیْ ثلٰثِ شُعَبٍ الْاٰیہ فالْحرارۃُ تقُوْمُ علی رُؤُسِ الْمُنٰفقِیْنَ

marfat.com

وَالدُّخَانُ يَقُوْمُ عَلٰی رُؤُسِ الْکٰفِرِیْنَ وَالنُّوْرُ یَقُوْمُ عَلٰی

پس ان کے پاس سواریاں لاؤ اور وہ ان کی قربانیاں ہیں اور وہ سوار ہو کر مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں آئیں گے تو اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا اپنی قربانی کے جانور فربہ کرو پس بے شک وہ پل صراط پر سواریاں ہیں باب نمبر ۲۷ (**خلائق کے حشر کے بیان میں**) حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب روز قیامت ہو گا اللہ تعالیٰ اولین و آخرین سب مخلوق کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا اور سورج ان کے سروں کے برابر قریب آ جائے گا اور روز قیامت ان پر سورج کی گرمی سخت ہو جائے گی پس ایک گردن آگ سے نکلے گی سایہ کی مانند پھر منادی ندا کرے گا کہ اے مخلوق سایہ کس طرف چلو پس وہ چلیں گے اور وہ تین گروہوں پر ہونگے ایک گروہ مسلمان دوسرا کفار اور تیسرا منافقین سایہ بھی تین حصے ہو جائے گا ایک حصہ گرم دوسرا دھواں اور تیسرا حصہ نور۔ پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہا جائے گا چلو سایہ کی طرف تین شاخ والے کی۔ آلایہ۔ پس گرم منافقین کے سروں پر رکیگا اور دھواں کافروں کے سروں پر اور نور مومنین کے سروں پر ہوگا۔

پھر گرم سایہ اس لئے منافقوں کے سروں پر ٹھہرے گا کہ وہ دنیا میں گرمی سے بچتے تھے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور وہ بولے گرمی میں جہاد کو نہ نکلو اے محبوب کہہ دیجئے جہنم کی آگ اس گرمی سے سخت ہے اگر تم سمجھو اور دھواں اس لئے کافروں پر رکے گا کہ وہ دنیا میں گمراہی کی تاریکیوں میں تھے تو یہ آخرت میں بھی ایسے ہی رہیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے حمایتی

marfat.com

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے تاریکیوں کی طرف لیجاتے ہیں وہی جہنم والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور نور مومنوں کے سروں پر اس لئے رہے گا کہ وہ دنیا میں نور پر تھے تو آخرت میں بھی ایسے ہی ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ ایمان والوں کا مدد گار ہے کہ انہیں اندھیروں سے نور کی طرف لاتا ہے اور اللہ نے آخرت میں مومن کی شان یوں بیان فرمائی جس دن آپ دیکھیں گے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو کہ نور ان کے آگے اور دائیں دوڑتا ہے بشارت ہے تمہیں آج باغات کی جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں **(سات شخص قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے)** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات افراد وہ ہیں جن پر اللہ اپنے عرش کا سایہ کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا بادشاہ عادل اور وہ

عادلٌ وَشَآبٌ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ تعالٰی وَرَجُلَانِ تَحَابًا فِی اللّٰہِ ورجلٌ طلبتہُ امراۃٌ ذاتُ حُسنٍ وَّ جمالٍ فقالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خالیًا عَنِ الرِّیَآءِ وَ فاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجُلٌ تصدّق بیمینہٖ فاخفا ھا حتّٰی لا یَعْلَمُ شمالُہ ما یُنفِقُ بیمینہٖ وَرَجُلٌ قَلْبُہ مُعَلَّقٌ با لْمَسْجِدِ اِذا خرجَ مِنْہُ حتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اذا جمعَ اللّٰہُ الْخَلَآئِقَ یُنادِیْ مُنادٍ اَیْنَ اَھْلُ الْفَضْلِ قَالَ فَیَقُوْمُ اُناسٌ وَّ ھُمْ یَسِیْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فتلقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَنْتُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَھْلُ

marfat.com

الْفَضْلِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ فَضْلُكُمْ يَقُوْلُوْنَ اِذَا ظُلِمَ عَلَيْنَا صَبَرْنَا وَ اِذَاسِيْءَ اِلَيْنَا عَفَوْنَا فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَهِيَ جَزَآءُ الْعَامِلِيْنَ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ اَيْنَ اَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقُوْمُ اُنَاس'' وَّ هُمْ يَسِيْرُوْنَ

جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اور وہ دو شخص جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت نے برائی کی طرف بلایا تو اس نے کہا بے شک میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے اللہ کا ذکر بلا ریاء کیا اور اس کی آنکھیں اللہ کے خوف میں آنسو بہاتی تھیں اور وہ آدمی جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے پوشیدہ صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں کو پتہ نہ چلا جو دائیں نے خرچ کیا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہا کہ جب اس سے نکلے تو بے چین رہے یہاں تک اس کی طرف لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ندا دینے والا ندا دے گا اہل فضیلت کہاں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس اہل فضیلت لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی چلیں گے تو ملائکہ انہیں ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں تو یہ بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو وہ کہیں گے ہم اہل فضیلت ہیں تو فرشتے پوچھیں گے تمہاری فضیلت کیا تھی وہ بتائیں گے جب ہم پر ظلم ہوتا تو ہم صبر کرتے اور جب ہم سے بدسلوکی ہوتی تو ہم درگزر کرتے فرشتے کہیں گے جنت نیک کاروں ہی کی جزا ہے پھر منادی ندا کرے گا کہ صبر والے کہاں ہیں پس اہل صبر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی چلیں گے۔

marfat.com

سـراعًـا اِلٰی الْجَنَّۃِ فَتَلَقَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ سِـراعـا فـمَـنْ اَنْتُـمْ فَیـقُـوْلُـوْنَ نَحْنُ اَھْلُ الصَّبْرِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا کَانَ صَبْـرُکُـمْ فَیـقُوْلُوْنَ کُنَّا نَصْبِرُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَ نَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِی اللّٰـہِ فَیـقُوْلُوْنَ لَھُم اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِـی الـلّٰـہِ فَیَقُوْمُ اُنَاس'' وَّ ھُمْ یَسِیْرُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ سِرَاعًا فَتَلَقَّتْھُمُ الْـمَـلٰـئِـکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَـحْـنُ مُتَـحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ مَاکَانَ تَحَآبُّکُمْ فِی اللّٰہِ یَقُوْلُوْنَ کُنَّـا نَتَحَآبُّ فِی اللّٰہِ وَ نَتَبَاذَلُ فِی اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ لَھُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ ثُـمَّ قَـالَ الـنَّبِـیُّ صَـلَّـی الـلّٰـہُ عَـلَیْـہِ وَآلِـہٖ وَسَلَّمَ وَیُوْضَعُ الْمِیْزَانُ لِلْحِسَابِ بَعْدَ دُخُوْلِ ھٰؤُلَآءِ الْجَنَّۃَ وَاَمَّا لِوَاءُ الْحَمْدِفَوْقَ السَّمٰوٰتِ فَسُئِلَ رَسُوْلُ الـلّٰـہِ صَـلَّـی الـلّٰـہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ صِفَۃِ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَ طُوْلِہٖ فَقَالَ طُوْلُہٗ مَسِیْرَۃُ اَلْفِ سَنَۃٍ وَّ مَکْتُوْب''

اور انہیں ملائکہ ملیں گے اور کہیں گے کہ تحقیق ہم تمہیں جنت کی طرف جلدی جاتے دیکھتے ہیں یہ بتاؤ تو تم کون ہو وہ بتائیں گے ہم اہل صبر ہیں فرشتے پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا وہ بتائیں گے کہ ہم اللہ کی اطاعت اور معصیت پر صبر کرتے تھے پس ملائکہ انہیں کہیں گے کہ تم جنت میں چلے جاؤ پھر منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں اللہ کے لئے محبت کرنے والے تو کچھ لوگ کھڑے ہوکر جنت کی طرف جلدی سے چل پڑیں گے پس فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں جنت کی طرف جاتے دیکھتے ہیں یہ تو

marfat.com

بتاؤ تم کون ہو پس وہ بولیں گے ہم اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں تو ملائکہ پوچھیں گے بتاؤ تمہاری اللہ کے لئے محبت کیا تھی کہیں گے ہم اللہ کے لئے دوستی کرتے اور اللہ کے لئے خرچ کرتے تھے پھر فرشتے انہیں کہیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد حساب کے لئے میزان رکھا جائے گا فرمایا اور لوائے حمد آسمانوں کے اپر ہوگا

(**لوائے حمد کی صفت**) پس رسول اللہ ﷺ سے لوائے حمد کی صفت اور طول کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کا طول ہزار برس چلنے کی راہ ہے اور اس پر لکھا ہے۔

عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَرْضُهٗ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ سِنَانُهٗ مِنْ يَّاقُوْتٍ حَمْرَآءَ وَقَبْضَتُهٗ مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَآءِ وَ زَبَرْجَدٍ خَضْرَآءَ وَلَهٗ ثَلٰثَةُ ذَوَآئِبَ مِنَ النُّوْرِ ذَآئِبَةٌ فِي الْمَغْرِبِ وَ ذَآئِبَةٌ فِي الْمَشْرِقِ وَذَآئِبَةٌ فِيْ وَسَطِ الدُّنْيَا وَ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا ثَلٰثُ اَسْطُرٍ اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّطْرُ الثَّانِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. وَكُلُّ سَطْرٍ مَّسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَّ عِنْدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِوَآءٍ تَحْتَ كُلِّ لِوَآءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَفٍّ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ وَ فِيْ كُلِّ صَفٍّ خَمْسَمِاَئَةِ اَلْفِ مَلَكٍ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ وَ يُقَدِّسُوْنَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ نِ الْجُرْجَانِيُّ فِيْ مَعْنٰى لِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدَيَّ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كَانَ اللِّوَاءُ مَضْرُوْبًا وَّالْمُؤْمِنُوْنَ حَوْلَ لِوَآئِهٖ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ

marfat.com

السَّاعَةِ وَيَكُوْنُ الْكُفَّارُ فِیْ نَاحِيَةٍ مِنَ النَّارِ مَادَامَ لِوَآءُ الْحَمْدِ مَضْرُوْبًا وَاِذَا حُوِّلَ

لا اله الا الله محمد رسول الله: اوراس کا عرض آسمان وزمین کے درمیان کی خلاء کے برابر ہے۔اوراس کے نوک سرخ یاقوت سے ہےاوراس کا قبضہ سفید چاندی اور سبز زبرجد سے ہےاوراس کے تین گیسونور سے ہیں ایک گیسو جانب مغرب اور دوسرا جانب مشرق اور تیسرا وسط دنیا میں اوراس پہ تین سطریں لکھی ہیں سطر اول پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دوسری سطر پر الحمد للہ رب العلمین اور تیسری سطر پر لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوران میں ہر سطر ایک ہزار سال چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی اوراس کے قریب ستر ہزار جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے ستر ہزار ملائکہ کی صفیں ہونگی اور ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے ہونگے جو سب اللہ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہونگے اور امام محمد جرجانی رحمتہ اللہ علیہ نے نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد کی لواءحمد میرے ہاتھ میں ہوگا کی شرح میں فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو لوائے حمد نصب کیا جائے گا اور آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین جھنڈا کے اردگرد جمع ہونگے اور کفار آگ کے کنارے رہیں گے جب تک جھنڈ انصب رہا اور جب لوائے حمد گھمایا جائے گا تو کفار دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے۔

اَلْوَآءُ فَحِ يُسَاقُ الْكُفَّارُ اِلَى النَّارِ وَ فِیْ الْخَبَرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُنْصَبُ لِوَآءُ الصِّدْقِ لِاَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَكُلُّ صِدِّيْقٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَ لِوَآءُ الْعَدْلِ لِعُمَرَ وَكُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لِوَآءِ لِوَآءُ السَّخَاوَةِ لِعُثْمَانَ

marfat.com

وَكُلُّ سَخِيٍّ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَآءُ الشَّهَادَةِ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ كُلُّ شَهِيْدٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَآءُ الْفِقْهِ لِمُعَاذِبْنِ جَبَلٍ وَّكُلُّ فَقِيْهٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَاءُ الزُّهْدِ لِاَبِيْ ذَرٍ وَكُلُّ زَاهِدٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَ لِوَآءُ الْفَقْرِ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ وَكُلُّ فَقِيْرٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَاءُ الْقِرَآءَةِ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّكُلُّ قَارِيٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَآءُ الْاَذَانِ لِبِلَالٍ وَكُلُّ مُؤَذِّنٍ تَحْتَ لِوَآئِهٖ وَلِوَآءُ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا لِحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكُلُّ مَقْتُوْلٍ ظُلْمًا تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ وَ فِي الْخَبْرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْمُ الْخَلَائِقُ وَيَشْتَدُّ بِهِمُ الْعَطَشُ وَ يَهْجُمُهُمُ الْعَرَقُ وَيَكُوْنُوْنَ فِيْ

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو لوائے صدق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر صدیق اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور عدل کا جھنڈا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر عادل اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور سخاوت کا جھنڈا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر سخی ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور شہادت کا جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے نصب کیا گیا اور ہر شہید جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقہ کا جھنڈا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر فقیہ اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور زہد کا جھنڈا ابوذر کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر زاہد اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقر کا جھنڈا ابودرداء کے لئے نصب کیا جائے گا اور

marfat.com

ہر فقیر اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور قرأت کا جھنڈا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر قاری اس کے جھنڈا کے نیچے ہوگا اور اذن کا جھنڈا بلال رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر مؤذن ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور ظلماً مقتول کا جھنڈا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر ظلماً مقتول ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا پس یہ بیان اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مصداق ہے کہ جس دن ہم ہر گروہ کو ان کے امام کے ساتھ بولائیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو سب مخلوق کھڑی ہوگی تو پیاس ان کو سخت ہوگی اور پسینہ ان کے گرد جمع ہوگا اور وہ حیرت میں ڈوبے ہونگے

حیرۃٍ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی جبْرَآئِیْلَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِجبْرَآئِیْلَ یَا جِبْرَآئِیْلُ قُلْ لِمُحَمَّدٍ یَقُوْلُ لِاُمَّتِہٖ حَتّٰی یَدْعُوْنَنِیْ بِالاِسْمِ الَّذِیْ کَانُوْا یَدْعُوْنَنِیْ بِہٖ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَیُنَادِیْ اِلُامَّۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ بِلِسَانٍ وَّاحِدٍ وَّ یَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحِ یَّقْضِی اللّٰہُ الْقَضَآءَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِسَآئِرِ الْاُمَمِ لَوْلَمْ یَکُنْ ذِکْرُ الْمُحَمَّدِیَّۃِ لِیْ بِھٰذَا لِاسْمِ لَاَبْقَیْتُ الْقَضَاءَ عَلَیْکُمْ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ یَقْضِی اللّٰہُ تَعَالٰی بَیْنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَھَآئِمِ حَتّٰی اَنَّہٗ یَقْتَصُّ لِلْجَمَّآءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَھَآئِمِ کُوْنُوْا تُرَابًا فَیَکُوْنُوْا تُرَابًا فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا قَالَ مُقَاتِل ''عَشْرَۃً'' مِنْ

marfat.com

الْحَيْوَانِ فِی الْجَنَّةِ نَاقَةُ صَالِحٍ وَّ عِجْلُ حِمَارُ اِبْرٰهِيْمَ وَ كَبْشُ اِسْمٰعِيْلَ وَ بَقَرَةُ مُوْسٰى وَ حُضْرَتُ يُوْنُسْ وَ حِمَارُ عُزَيْرٍ وَ نَمْلَةُ سُلَيْمَانَ

اور پھر اللہ تعالی جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد ﷺ کے پاس بھیجے گا پس ااالله تعالی جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل محمد ﷺ کو کہہ دو کہ وہ اپنی امت سے فرمادے کہ مجھے میرے اس نام سے پکاریں جس سے مجھے دنیا میں سختیوں کے وقت پکارتے تھے تو امت محمدیہ سب ایک ہی زبان بولیں گے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں گے اور اس وقت اللہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اس کے بعد اللہ تعالی سب امتوں سے فرمائے گا اگر امت محمدیہ مجھے اس نام سے نہ پکارتی تو میں تم پر ہزار سال تک فیصلہ نہ کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی بدلہ لے گا بے سینگ والے جانور کا سینگ والے سے اگر اس نے اسے مارا ہوگا۔ پھر اللہ تعالی وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں سے فرمائے گا مٹی ہو جاؤ تو اسی وقت مٹی ہو جائیں گے اور کفار کہیں گے کاشکہ ہم مٹی ہوتے (دس جنتی حیوان) حضرت مقاتل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حوانات میں سے دس جنت میں جائیں گے صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا اور اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ اور موسی علی السلام کی گائے اور یونس علیہ السلام کی مچھلی اور عزیز علیہ السلام کا گدھا سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور بلقیس کا ہدہد

وَهُدْهُدُ بِلْقِيْسَ وَ نَاقَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ كَلْبُ

marfat.com

اَصْحَابِ الْكَهْفِ يُصَوِّرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صُوْرَةِ كَبْشٍ وَّ يُدْخِلُه' فِى الْجَنَّةِ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْكَلْبَ اِذَا دَخَلَ وَسْطَ الْاَحِبَّآءِ فَلَمْ يُطْرِدُوْهُ وَ الْعَاصِىْ اِذَا دَخَلَ فِىْ كَهْفِ التَّوْحِيْدِ مُدَّةَ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَكَيْفَ اَطْرَدَه' عَنِ الرَّحْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِسْمُ الْكَلْبِ زَائِل '' عَنْهُ وَ يُسَمُّوْنَه' فَرَاوَنَ وَقِيْلَ حِرْمَانَ وَ قِيْلَ قِطْمِيْرٍ وَّ يَكُوْنُ لَوْنُه' اَصْفَرَ وَ قِيْلَ يُؤْتِىَ بِعَالِمٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عُلَمَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاجِبْرَآئِيْلُ خُذْبِيَدِهٖ وَاذْهَبْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَيَآخُذُ جِبْرَآئِيْلُ بِيَدِهٖ وَيَاْتِىْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَهُوَعَلٰى شَاطِىِ الْحَوْضِ يَسْقِى النَّاسَ بِالْاٰنِيَةِ فَيَقُوْمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ يَسْقِى الْعَالِمَ بِكَفِّهٖ فَيَقُوْلُ النَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْقِيْنَا بِالْاٰنِيَةِ وَ تَسْقِى الْعَالِمَ بِكَفِّكَ

اور حضور ﷺ کی اُمتی اور اصحاب کہف کا کتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی شکل دنبے کی صورت پر کردے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق کتا جب دوستوں میں داخل ہوا تو انہوں نے اسے نہ بھگایا اور گہنگار جب داخل رہا توحید کی پناہ گاہ میں عرصہ پچاس سال تو اللہ روز قیامت اسے اپنی رحمت سے کیسے بھگائے گا اور اس کا نام کتا اس سے زائل ہو گیا اور اس کا نام فروان رکھا گیا ہے اور حرمان بھی کہا گیا ہے اور قطمیر بھی کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ رنگ اس کا زرد ہوگا ۔ **(عالم دین کا مقام)** اور روایت کیا گیا ہے کہ

marfat.com

روز قیامت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء سے ایک عالم لایا جائے گا تو اللہ فرمائے گا اے جبرئیل اس کا ہاتھ پکڑو اور نبی ﷺ کے پاس لیجاؤ اور آپ اس وقت حوض کے کنارے پر لوگوں کو برتنوں میں پلاتے ہوں گے پس جبریل اس کا ہاتھ تھام کر حضور ﷺ کے پاس لائیں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کر اسے اپنے دست مبارک کے چلو سے پلائیں گے تو لوگ عرض گزار ہوں گے یا رسول اللہ آپ نے ہمیں برتنوں کے ساتھ پلایا اور اس عالم کو اپنے چلو سے پلاتے ہو۔

فَيَقُولُ نَعَمْ لِاَنَّ النَّاسَ كَانُوا مُشْتَغِلِيْنَ فِي الدُّنْيَا بِالتِّجَارَاةِ الْعَالِمُوْنَ مُشْتَغِلُوْنَ بِالْعِلْمِ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوا الَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيُّ فُضَلُ الْاَعْمَالِ مَوَالَاتُ الْاَوْلِيَآءِ وَمُعَادَاتُ الْاَعْدَآءِ وَعَلٰى هٰذَا جَآءَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاجِى رَبَّه، فَقَالَ لَهُ الرَّبُّ هَلْ عَمِلْتَ لِيْ قَطُّ قَالَ اِلٰهِيْ صَلَّيْتُ وَ صُمْتُ وَ حَمِدْتُّ لَكَ وَ تَصَدَّقْتُ لِاَجْلِكَ وَ سَبَّحْتُ لَكَ حَجَجْتُ لَكَ وَ قَرءْتُ لَكَ كِتَابَكَ وَ ذَكَرْتُكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰمُوْسٰى اَمَّا الصَّلٰوةُ فَلَكَ بُرْهَانٌ وَ اَمَّا الصَّوْمُ فَلَكَ جُنَّةٌ وَ اَمَّا الصَّدَقَةُ فَلَكَ ظِلٌّ وَ اَمَّا التَّسْبِيْحُ فَلَكَ اَشْجَارٌ فِي الْجَنَّةِ وَ اَمَّا قِرَآءَتُكَ كِتَابِيْ فَلَكَ حُوْرٌ وَ قُصُوْرٌ وَ اَمَّا ذِكْرُكَ فَنُوْرٌ لَكَ فَهٰذَا كُلُّه، لَكَ يٰمُوْسٰى فَاَيَّ عَمَلٍ عَمِلْتَ لِيْ فَقَالَ دُلَّنِيْ يَارَبِّ عَلٰى عَمَلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَامُوْسٰى هَلْ وَالَيْتَ اَوْلِيَآءِيْ قَطُّ وَ هَلْ عَادَيْتَ اَعْدَآءِيْ قَطُّ

marfat.com

فعلِم مُوسٰی اَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ

آپ فرمائیں گے اس لئے کہ لوگ دنیا میں تجارت کے ساتھ مشغول رہے اور علماء علم کے ساتھ مشغول رہنے والے ہیں۔ اور فقیہ الوالليث سمرقندی نے فرمایا کہ سب سے اچھا عمل اولیاء اللہ سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا ہے اور اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کیا کبھی تو نے میرے لئے کوئی عمل کیا ہے اس نے عرض کی الٰہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور تیری حمد کی اور تیرے لئے صدقہ دیا اور تیری تسبیح کی اور تریے لئے حج کیا اور تیری کتاب کو پڑھا اور تیرا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ نماز تو تیرے لئے دلیل ہے اور روزہ تیرے لئے ڈھال ہوگا اور بر حال صدقہ پس تیرے لئے سایہ ہوگا اور تسبیح سے تیرے لئے جنت میں درخت ہوں گے اور تیرا میری کتاب پڑھنے کا بدلہ جنت میں حوریں اور محلات ہیں اور میرا ذکر تیرے لئے نور ہوگا تو اے موسیٰ ان سب کاموں کا فائدہ تجھے ہے پس آپ بتائیں کہ میرے لئے کونسا عمل ہے جو تو نے کیا ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے بتا کہ تیرے لئے کون سا عمل ہے **(اللہ کے ولی سے محبت اور دشمن سے عداوت اصل اعمال ہے)** اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تو نے کبھی میرے ولیوں سے دوستی کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی رکھی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ بلاشبہ سب اعمال سے افضل عمل اللہ کی رضا میں محبت کرنا

فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ ثُمَّ یَقْضِیْ بَیْنَ الْخَلَآئِقِ اِذَا وَقَفُوْا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَیُقَالُ اَیْنَ اَصْحٰبُ الْمَظَالِمِ فَیُنَادُوْنَ رَجُلاً فَیُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَ یُدْفَعُ اِلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ یَوْمَ لَادِیْنَا رًا وَّ لَا دِرْھَمًا

marfat.com

فَلاَ یَزَالُ یَسْتَوْفُوْنَ حَسَنَاتِہٖ حَتّٰی لاَ یَبْقٰی حَسَنَۃٌ'' فَیُؤْخَذُ مِنْ سَیِّاتِہٖ فَرُدَّ عَلَیْہِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ یُقَالُ لَہٗ اِرْجِعْ اِلٰی اُمِّکَ الْھَاوِیَۃِ فَاِنَّہٗ' لاَ ظُلْمَ الْیَوْمَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یَعْنِی سَرِیْعَ الْمَجَازَاتِ وَعَلٰی ھٰذَا فِی الْخَبَرِ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی قُلْ لِقَوْمِکَ اِفْعَلُوْا خَصْلَۃً وَّاحِدَۃً اُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ قَالَ وَ مَا ھِیَ قَالَ اَنْ یُرْضُوْہُ خُصَمَآءَ ھُمْ قَالَ اِلٰھِیْ اِنْ کَانُوْا قَدْمَاتُوْا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰمُوْسٰی فَاِنِّیْ حَیٌّ'' لَآ یَمُوْتُ فَلْیُرْضُوْنِیْ قَالَ کَیْفَ یُرْضُوْنَکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَآءَ بِنَدَامَۃِ الْقَلْبِ وَالْاِسْتِغْفَارِ بِاللِّسَانِ وَدُمُوْعِ الْعَیْنِ وَخِدْمَۃِ الْجَوَارِحِ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ قُرْبِ الْجَنَّۃِ قَالَ

اور اللہ کی رضا میں دشمنی رکھنا ہے پھر وہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جب وہ رب العلمین کی بارگاہ میں کھڑے ہونگے پھر فرمایا جائے گا کہاں ہیں ظلم کرنے والے تو فرشتے ایک ظالم شخص کو بلائیں گے تو اس کی نیکیوں سے لیکر ستم رسیدہ کو دی جائیں گی جس دن کہ دینار درہم نہ ہوں گے پس پھر ظلم رسیدہ کی بدیاں اس پر ڈالی جائیں گی تو جب وہ نیکیاں سے خالی ہاتھ ہو جائے گا اسے کہا جائے گا کہ لوٹ تو اپنی مادر ہاویہ کی طرف پس آج دن ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے یعنی جلد بدلے لینے والا اور اسی بناء پر حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اپنی امت سے فرما دیجئے کہ تم ایک کار خیر کرو میں جنت میں داخل کراوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی وہ کار خیر کیا ہے فرمایا وہ یہ کہ حقوق والوں کو راضی کرلیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اگر وہ فوت ہو چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ بے شک میں تو زندہ ہوں اور کبھی نہیں مروں گا پس

marfat.com

انہیں چاہیے کہ مجھے راضی کرلیں عرض کی یا اللہ تجھے کیسے راضی کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار چیزوں سے ندامت دل اور استغفار زبان اور آنکھ کے آنسو اور طاعت اعضاء کے ساتھ۔

باب نمبر ۲۸ (**جنت قریب ہونے کے بیان میں**) اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَللّٰہُ تَعَالٰی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ وَفِی الْخَبَرِ اِذَاکَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَآئِیْلُ قَرِّبِ الْجَنَّۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمَ لِلْغٰوِیْنَ فَیُقَرَّبُ الْجَنَّۃُ اِلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ وَالْجَحِیْمُ اِلٰی یَسَارِ الْعَرْشِ ثُمَّ یُمَدُّ الصِّرَاطُ عَلَی النَّارِ وَیُنْصَبُ الْمِیْزَانُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَیْنَ صَفِیِّ آدَمُ وَاَیْنَ خَلِیْلِیْ اِبْرَاھِیْمُ وَآیْنَ کَلِیْمِیْ مُوْسٰی وَاَیْنَ رُوْحِی عِیْسٰی وَاَیْنَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی قِفُوْا عَنْ یَمِیْنِ الْمِیْزَانِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا رِضْوَانُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَیَا مَالِکُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الرَّحْمَۃِ مَعَ الْحُلَلِ وَمَلَکُ الْعَذَابِ مَعَ السَّلَاسِلِ وَالْاَ غْلٰلِ وَالْاَ ثْوَابِ مِنَ الْقَطْرَانِ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَّا مَعْشَرَ الْخَلَآئِقِ اُنْظُرُوْا اِلَی الْمِیْزَانِ فَاِنَّہٗ یُوْزَنَ عَمَلَ فُلَانِ اِبْنِ فُلَانٍ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْد'' لَکُمْ لَا مَوْتَ فِیْھَا وَیَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْد'' لَکُمْ لَا مَوْتَ فِیْھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاَنْذِرْ ھُمْ

اور جب پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب کردی جائے گی اور گمراہوں کے لئے جہنم ظاہر کردی جائے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے

marfat.com

گا اے جبریل جنت پرہیز گاروں سے قریب کردو اور جہنم گمراہوں کے لئے ظاہر کردو پس جنت عرش کے دائیں قریب کی جائے اور جہنم عرش کے بائیں پھر صراط جہنم کے دھانے بچھادی جائے گی اور میزان قائم کردیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہے میرا صفی آدم اور کہاں ہے میرا خلیل ابراہیم اور کہاں ہے میرا کلیم موسیٰ اور کہاں ہے میرا روح عیسیٰ اور کہاں ہے میرا حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ سب میزان کی دائیں جانب کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو اور اے مالک فرشتہ جہنم کے دروازے کھول دے اور پھر رحمت کا فرشتہ جنتی خلعتیں لیکر آئے گا اور عذاب کا فرشتہ زنجیروں اور طوق اور قطران کے لباس لے کر آئے گا اور منادی ندا کرے گا کہ اے گروہ خلق میزان کو دیکھو پس وہ فلاں بن فلاں کے عمل تول رہا ہے پھر منادی ندا کریگا کہ اے اہل جنت تمہارے لئے ہمیشگی ہے کہ جنت میں موت نہیں پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب انہیں ڈرا افسوس وپشیمانی کے دن سے جب کام پورا ہو جائے گا۔

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ بَابٌ فِيْ ذِكْرِ اَعْظَمِ السَّاعَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ خُرُوْجِ رُوْحِهٖ اِذَا شَخَصَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَشَرَتْ مِنْخَرَاهُ وَتَسَاقَطَتْ شَفَتَاهُ وَاَصْفَرَّتْ خَدَّاهُ وَاَخْضَرَّتْ اَظْفَارُهٗ وَعَرِقَ جَبْهَتُهٗ وَاَشْتَدَّتْ حَالُهٗ وَاَعْضَآءُهٗ وَانْعَقَدَ لِسَانُهٗ وَلَا يُجِيْبُ جَوَابًا وَّلَا يَرُدُّ كَلَامًا وَّقَدْ عَايَنَ بِمَا قَدَّمَ عَلٰى مَا خَلَّفَ مِنْ اَمْوَالِهٖ وَبَطَلَ مَا سَلَفَ مِنْ اَحْوَالِهٖ وَاسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ وَانْقَطَعَتْ اٰمَالُهٗ وَبَعُدَتْ مِنْهُ اَجْزَاؤُهٗ وَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَقْرِبَآؤُهٗ وَوَدَّعَهُ الْمَلَكَانِ فَيَبْقٰى مُتَغَيِّرًا اَقَدْ تَغَيَّرَتْ عَقْلُهٗ وَيَتَمَكَّنُ الشَّيْطٰنُ مِنَ اخْتِلَاسِهٖ فَتِلْكَ السَّاعَةُ عَظِيْمَةٌ عَلَيْهِ

marfat.com

وَقَدْ اُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ فَافْضَلُ مَا يَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَاَمَّا اَعْظَمُ السَّاعَةِ تَرِدُ عَلَيْهِ فِيْ الْاٰخِرَةِ اِذَا نُفِخَ فِيْ الصُّوْرِ وَبُعِثَ مَا فِيْ الْقُبُوْرِ وَتَعَلَّقَ الْمَظْلُوْمُ بِالظَّالِمِ وَيَكُوْنُ

باب نمبر۲۹ (روح نکلتے وقت دنیا میں بندہ پر مشکل گھڑی کے بیان میں

) جب اس کی آنکھیں کھلی رہے جائیں گے اور اس کے ناک کے سوراخ کشادہ ہو جائیں گے اور اس کے ہونٹ لٹکتے ہوں گے اور اس کے رخسار زرد پڑ جائیں گے اور اس کے ناخن سبز ہو جائیں گے اور اس کی پیشانی پسینہ بہاتی ہوگی اور اس کا حال سخت ہوگا اور زبان اس کی رک جائے گی اور نہ جواب دے سکے گا اور نہ کلام کر سکے گا اور دیکھے گا جو آگے بھیجا اور جو اپنے مالوں سے پیچھے چھوڑا اور اس کے گزرے احوال باطل ہو جائیں گے اور اس کے بدن کے اجزاء متفرق ہو جائیں گے اور اس کے اہل قرابت جدا ہو جائیں گے اور اسے دونوں فرشتے چھوڑ جائیں گے پس وہ متحیر و پریشان رہے جائے گا اور اس کی عقل متغیر ہو جائے گی اور شیطان اس کا ایمان چھینے پر قادر ہوگا تو وہ وقت اس پر بہت مشکل ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پس افضل ہے کہ اس وقت بندہ کلمہ پڑھتا رہے اور بر حال مشکل وقت بندہ پر قیامت کو وہ ہے جب صور پھونکا جائے گا اور لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور مظلوم ظالم سے لٹک رہا ہوگا اور فرشتے گواہ ہوں گے۔

الشُّهُوْدُ الْمَلٰئِكَةُ وَالسَّآئِلُ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَذَابُ فِيْ جَهَنَّمَ وَالنَّعِيْمُ فِيْ الْجَنَّةِ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ وَتَرَى الْوِلْدَانَ الْوِلْدَانَ شِيْباً فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ كَانَتْ اِلَّا

marfat.com

صَيۡحَةً وَّاحِدَةً اَلۡاٰيَة وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡآ اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا۔ وَ سِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَنَّةِ زُمَرًا، وَيُقَالُ يَشۡهَدُ عَلَيۡكَ سَبۡعَةُ شُهُوۡدٍ اَلۡمَكَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا وَالزَّمَانُ كَمَا جَآءَ فِي الۡخَبَرِ وَيُنَادِيۡ الزَّمَانُ كُلَّ يَوۡمٍ اَنَا يَوۡمٌ'' جَدِيۡد'' وَّ اَنَا مَا تَعۡمَلُ شَهِيۡد'' وَاللِّسَانُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ وَالۡمَلَكَانِ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ، وَالدِّيۡوَانُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ وَالرَّحۡمٰنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ

اور سوال کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہوگا اور عذاب دوزخ میں تیار ہوگا اور نعمتیں جنت میں اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگوں کو نشے میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہ ہونگے اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے اور اس روز تو لڑکوں کو بوڑھا دیکھے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہیں ہے قیامت مگر ایک چیخ الآیہ ارشاد ہے۔ اور چلائے جائیں گے کفار جہنم کی طرف گروہ در گروہ اور چالائے جائیں وہ جو اپنے رب سے ڈرے جنت کی طرف جماعت در جماعت اور کہا گیا ہے کہ۔ اے انسان گواہ دینگے تجھ پر سات گواہ دو فرشتے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس دن زمین اپنی خبریں خود بتائے گی اور زبان گواہی دے گی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ندا دیتا ہے زمان ہر دن کہ میں نیا دن ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں جو تو عمل کرے گا اور زبان گواہی دے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس دن گواہی دیں گی ان پر زبانیں ان کی اور ہاتھ و پاؤں ان کے اور دو فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور بے شک تم پر نگران ہیں کراما کاتبین اور وہ

marfat.com

جانتے ہیں جو کہ تم کرو اور عملنامہ گواہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یہ میری لکھت تم پر ٹھیک ٹھیک بولتی ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لیکن ہم تم پر گواہ ہیں پھر اے عاصی تیرا کیا حال ہوگا۔

شُهُوْدًا فَكَيْفَ يَكُوْنُ حَالُكَ يَا عَاصِى بَعْدَ مَا شَهِدُوْا عَلَيْكَ هٰؤُلَآءِ الشُّهُوْدِ بَابٌ فِىْ ذِكْرِ نَظَآئِرِ الْكُتُبِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُكِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ لَـهٗ كُلَّ يَوْمٍ صَحِيْفَةٌ جَدِيْدَةٌ فَاِذَا طُوِيَتْ وَلَيْسَ فِيْهَا اسْتِغْفَارٌ فَهِىَ مُظْلِمَةٌ وَ اِذَا طُوِيَتْ وَ فِيْهَا اِسْتِغْفَارٌ فَفِيْهَا نُوْرٌ يَتَلَا لَؤُ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوا اللَّيْثِ السَّمَرْ قَنْدِىُّ مَا مِنْ اَحَدٍ فِى الدُّنْيَا اِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَحْفَظَانِهٖ لَيْلاً وَّ نَهَارًا وَ يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ اَنْفَاسَهٗ وَ اَعْمَالَهٗ خَيْرًا وَّ شَرًّا وَّ جِدًّا وَّ هَزَ لاً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ فَيَرْ فَعَانِ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ كِتَابًا وَّ كُلَّ لَيْلَةٍ كِتَابًا وَّ يَجْمَعُ كُلَّ سَنَةٍ كُتُبَهٗ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَ قِيْلَ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ يُطْرَاحُ لَغْوُ كَلَامِهٖ وَ يَجْعَلُهٗ لِكُلِّ كِتَابٍ سِجِلَّةً وَّ لَمَّا جَآءَ اَجَلُ اَحَدٍ وَّ

بعد اس کے جب یہ گواہ تجھ پر گواہ ہوں گے۔ باب نمبر ۳۰ (عملنامے کھلنے میں قیامت کے دن) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی ایک مگر اس کا ہر دن عملنامہ لکھا جاتا ہے پس جب وہ لپیٹا گیا کہ اس

marfat.com

میں استغفار نہ ہو پس وہ تاریکی ہے اور اگر اس حال میں لپیٹا گیا کہ اس میں استغفار ہو تو وہ نور سے چمکتا ہوگا فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فرمایا نہیں کوئی ایک دنیا میں مگر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو شب و روز اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے سانس اور عمل لکھتے ہیں نیک اور برے قصداً ہوں یا بھول سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بے شک تم پر دو محافظ ہیں اور ہر دن اور ہر رات اس کے اعمال لیکر اوپر جاتے ہیں اور اس کے پورے سال کے اعمال نصف شعبان کی رات کو یکجا کر دیتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر میں جمع کرتے ہیں اور اس کی لغو باتیں نکال پھینکتے ہیں اور ہر عملنامہ کو خط میں سر مہر کر دیتے ہیں اور جب کسی کی موت آئے اور وہ نزع میں واقع ہو۔

وَقَعَ فِی النَّزْعِ یُجْمَعُ تِلْکَ السّجلاتُ بَعْضُها بِبَعْضٍ فلمّا خَرَجَتْ رُوْحُه' یُطْوٰی وَ یُختَمُ علیها و تُعلّقُ فی عُنقه و یُجعلُ مَعه' فِیْ قَبْرِهٖ وَ ذٰلِکَ قَوْلُه' تعالٰی وَ کُلَّ اِنسانٍ اَلْزَمْنٰهُ طآئره' فِیْ عُنُقِهٖ اَیْ قَلَّدْنَاهُ دِیْوَانَ عَمَلِهٖ وَانّما خُصَّ الْعُنُقُ لاَنّه' مَوْضِعُ الْقِلادَةِ وَالطَّوْقِ مِمَّا یُزَیِّنُ وَ یُبَیِّنُ وَ نُخْرِجُ لَه' یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کتابًا یَلْقٰهُ مَنْشُوْرًا وَ نَقُوْلُ لَه' اِقْرَأْ کِتَابَکَ الَّذِیْ اَمْلَیْتَهُ فِیْ مظالم الدُّنْیا کفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا، فَاِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلاَئِقَ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَةِ وَاَرَادَ اَنْ یُحَاسِبَهُمْ فَتَطَایَرَ عَلَیْهِمْ کُتُبُهُمْ کَتَطَایُرِ وَالثَّلْجِ وَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا فُلاَنُ خُذْ کِتَابَکَ بِیَمِیْنِکَ وَ یَا فُلاَنُ خُذْ کِتَابَکَ بِشِمَالِکَ وَ یَافُلاَنُ خُذْ کِتَابَکَ مِنْ وَرَآءِ

marfat.com

ظَھرِکَ فلا یقدرُ احدٌ اَنْ یَاْخذَ کتابہٗ بیمِیْنِہٖ اِلاَّ السُّعدآءُ والاتقیآءُ فَاِنَّھُمْ یَاْخُذُوْنَ کِتابَھُمْ باَیْمانِھِمْ وَ الْاَشْقِیآءُ بِشمآئلِھِمْ وَالْکُفَّارُ مِنْ وَّرآءِ ظُھُوْرِھِمْ کما قَالَ اللّٰہُ تَعالٰی فَاَمَّا مَنْ

تو تمام خطوط بعض کو بعض سے ملا کر جمع کر دیتے ہیں پھر جب اس کی روح نکلے تو اس کا عملنامہ لپیٹ کر اس پر مہر کر دی جاتی ہے اور اس کی گردن سے لٹکا دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور ہر ایک کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں پیوست کر دیا ہے یعنی اس کے اعمال نامہ کو ہم نے اس کے گلے کا قلادہ بنا دیا ہے اور گردن کو اس لئے خاص کیا کہ وہ قلادہ اور طوق ڈالنے کا محل ہے اس سے زینت دی جاتی ہے اور ظاہر کیا جاتا ہے اور روز قیامت اس کی کتاب عمل نکالی جائے گی کہ اسے کھلا ہوا دیکھے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اپنی وہ کتاب پڑھ جسے تو نے دنیا میں مظالم سے بھر دیا آج تیرا نفس ہی تجھ پر حساب کو کافی ہے اور جب قیامت کے وقتوں میں اللہ مخلوق کو جمع کرے گا اور ان کے حساب کا ارادہ فرمائے گا تو ان پر ان کی کتابیں برف کے برندے کی مانند اڑیں گی پس ندا دینے والا ندا دے گا کہ اے فلاں اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ پکڑ و اور اے فلاں اپنا اعمال نامہ بائیں ہاتھ پکڑ و اور اے فلاں اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ پیچھے سے پکڑ و تو نیکو اور پرہیز گاروں کے سوا کوئی دائیں ہاتھ عملنامہ پکڑنے پر قدرت نہ پائے گا پس تحقیق سعادت مند نیک و پرہیز گار اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لے لیں گے اور اشقیاء اپنے بائیں ہاتھوں سے اعمالنامہ پکڑیں گے اور کفار اپنی پیٹھوں پیچھے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس جسے اپنا اعمالنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا الآیہ۔

اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ اَلْاٰیَۃُ وَ کَذٰلِکَ فِی الْمُحَاسَبَۃِ عَلٰی ثَلٰثٍ

marfat.com

طَبَقَاتٍ طَبَقَةٌ يُحَاسَبُوْنَ ثُمَّ يُهْلَكُوْنَ وَ هُمُ الْكُفَّارُ وَ طَبَقَةٌ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّ هُمُ الْاَتْقِيَآءُ وَ طَبَقَةٌ يُحَاسَبُوْنَ وَ يُنَاقَشُوْنَ ثُمَّ يَنْجُوْنَ وَ هُمُ الْعُصَاةُ وَ فِیْ الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَزُوْلُ قَدَمَاکَ بَيْنَ يَدَیِ اللّٰهِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِکَ بِمَآ اَفْنَيْتَهٗ وَ عَنْ مَالِکَ مِنْ اَيْنَ كَسَبْتَهٗ وَ اَيْنَ صَرَفْتَهٗ وَ تُسْأَلُ عَمَّا فِیْ كِتَابِکَ فَاِذَا بَلَغَ اٰخِرُ الْكِتَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عَبْدِیْ كُلَّ هٰذِهٖ عَمِلْتَ اَنْتَ وَ اَنَّ مَلٰٓئِكَتِیْ زَادُوْا عَلَيْکَ فِیْ كِتَابِکَ قَالَ يَارَبِّ وَلٰكِنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ كُلَّهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا الَّذِیْ سَتَرْتُهَا عَلَيْکَ فِی الدُّنْيَا وَ اَنَا اَغْفِرُ هَالَکَ الْيَوْمَ فَاذْهَبْ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُهَا وَ هٰذَا مَنْ يُّنَاقَشُ فِی الْحِسَابِ ثُمَّ يَنْجُوْا بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَمَّا الَّذِیْ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَسُئِلَ عَنِ النَّبِیِّ صَلّٰى

اوراس طرح حساب میں لوگ تین طبقوں پر مشتمل ہونگے ایک طبقہ وہ جن کا حساب ہو گا پھر وہ ہلاکت میں ڈالے جائیں گے اور وہ کفار ہیں دوسرا وہ جن کا حساب آسان ہو گا اور وہ اتقیاء ہیں تیسرا وہ جن کا حساب سخت ہوگا پھر وہ نجات پائیں گے اور وہ گنہگار ہیں اور حدیث شریف نبی کریم ﷺ سے مروی کہ فرمایا تیرے قدم اللہ کی پیشی میں

marfat.com

رکے رہیں گے یہاں تک کہ تجھ سے تیری زندگی کے متعلق پوچھا جائے گا تو نے اسے کیسے مشغول رکھا اور تجھ سے تیرے مال کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے بارے پوچھا جائے گا جو تیرے عمل نامہ میں لکھا ہے جب عملنامہ آخر تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے بندے یہ سب عمل تم نے کئے یا میرے فرشتے اپنے پاس سے کچھ تیرے عملنامے میں زیادتی کی وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار یہ سب کا سب میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں وہ ذات ہوں جو دنیا میں تیرے عملوں پر پردہ پوشی کرتا رہا اور میں تجھے بخش دیتا ہوں پس جا بے شک میں تجھے بخش دیا اور یہی حال ہر اس کا ہوگا جس پر حساب میں سختی ہوئی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پائی اور وہ جس کا حساب آسان ہو وہ ان سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس بر حال وہ جس کو عملنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ

اللّٰهُ عليه وآله وسلّم ما الحساب اليسيرُ قالَ ينظُرُ الرَّجلُ فِیْ كتابِه فتجاوزُ عنهُ و يُقالُ مثلُ محاسبةِ اللّٰهِ تعالٰی مَعَ الْمُؤمنينَ يومَ القيمة كمعاملةِ يُوسُف عليه السَّلامُ مَعَ اِخْوَاتِه حَيْثُ قالَ لهُمْ لا تشريبَ عليكُمُ اليَوْمَ فكذلكَ يقولُ اللّٰهُ تعالٰی يَاعبادیْ هلْ علمْتُمْ مَا فعلْتُمْ حينَ جئتُمْ فلا يقولُوْنَ فِیْ جوابِ هٰذا الخطابِ علمْنا ما فعلْنا فانّه لا طاقةَ لهُمْ فِیْ جوابِ الخطابِ وَ فِی الخبرِ انّه لمَّا ارادَ اللّٰهُ مُحاسبةَ الخلائقِ يُنادیْ مُنادٍ مِنْ قبلِ

marfat.com

اللّٰہِ تعَالیٰ اَینَ النَّبیُّ الھَاشِمیُّ القُرَیشیُّ فَیُعرَضُ رَسُولُ اللّٰہ صَلّی اللّٰہُ عَلیہِ و آلِہ وَسلَّمَ و یَحمدُ اللّٰہ و یُثنیُ عَلیہ فیتعجَّبُ مجمُوعُ الخلآئقِ منہُ فَیسألُ رَبَّہ' انْ لاَ یُفضح اُمَّتہ' فیقُولُ اللّٰہُ تعالیٰ اَعْرِضْ اُمَّتکَ یا مُحَمَّدُ فیُعرضُ فیقُومُ کُلُّ وَاحد فوْقَ قبْرہٖ حتی یُحاسبہُ اللّٰہُ تعالیٰ فمَنْ یُحاسَبُ حسابًا یَسیرًا لاَ یغضبُ اللّٰہ عَلیہِ ویجعلُ سیِّآتہ داخلَ صحیفتہ و حسناتہٖ فیْ ظاھر صحیفتہ وَ یُوضعُ علیٰ رأسہٖ تاجٌ مُکلَّلٌ بالدُّرِّ والجواھرِ و یلبسُ سبْعِین

حساب الیسر کیا ہے فرمایا آدمی اپنے اعمالنامہ میں گناہ دیکھے گا پھر اسے معافی ہو جائے گی اور کہا گیا ہے کہ روز قیامت مومنین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے محاسبہ کی مثال یوسف علیہ السلام کے اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملہ جیسی ہے جب کہ اس نے اپنے بھائیوں کو فرمایا آج کے دن تم پر کچھ مواخذہ نہیں تو یونہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندو کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کیا عمل کئے جب تم (دنیا سے) آئے پس نہ کہیں گے اس خطاب کے جواب میں کہ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے کیا کیونکہ یہ ان کی جرات ہوگی اور حدیث میں ہے کہ جب اللہ مخلوق کے حساب کا ارادہ فرمائے گا تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ نبی ہاشمی قریشی کہاں ہیں پس رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں گے۔ اللہ کی حمد وثناء کرتے تو اس پر تمام خلائق حیران رہ جائے گی پس حضور ﷺ اپنے رب سے سوال کریں گے کہ میری امت کو شرمندہ نہ کیا جائے پس اللہ تعالیٰ

marfat.com

فرمائے گا کہ اے محبوب اپنی امت کو حاضر کرو پس آپ امت کو حاضر لائیں گے کہ ہر ایک اپنی قبر پر کھڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ ان کا حساب لے گا تو جس کا حساب آسان ہوا اللہ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی بدیاں عملنامہ میں در پردہ کر دے گا اور اس کی نیکیاں اس کے عملنامہ پر ظاہر کر دے گا اور جواہر سے گوندا تاج اس کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور اس کے ستر جنتی لباس زیب تن کئے جائیں گے۔

حُلَةً وَ يُعْطىٰ لَهُ ثَلٰثَةُ اَسْوِرَةٍ سوارٌ مِّنَ الذَّهَبِ و سوارٌ مِنَ الْفِضَّةِ و سوارٌ مِنَ الْؤلُؤِ فيرْجِعُ اِلى اِخْوتِه الْمُؤْمِنِيْنَ فلا يَعْرِفُوْنَه مِنْ جمالِه وَ كمالِه و يكُوْنُ بِيمِيْنِه كتابُه وَ فيْه جمِيْعُ حسانتِه و الْبرآءَةُ مِنَ النَّارِ مع الْخُلْدِ في الْجَنَّةِ فيقُوْلُ لَهُمْ اِعْرِفُنِي انا فُلانُ بْنُ فُلانٍ قَدْ اَكْرَمَ اللّٰهُ لِيْ وَ بَرَّءَ نِيْ مِنَ النَّارِ وَ خَلَّدَنِيْ فِيْ دَارِ الْجِنَانِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُه تعالىٰ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَه بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا، وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّؤْتىٰ كِتَابَه بِشِمَالِهٖ وَ يُجْعَلُ كُلُّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا فِيْ بَاطِنِ كِتَابِهٖ وَ كُلُّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا فِيْ ظَاهِرِ كِتَابِهٖ وَ يَكُوْنُ لَهُ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّ ذٰلِكَ لِلْكُفَّارِ لِاَنَّ الْحَسَنَاتِ مَعَ الْكُفْرِ لَاحِسَابَ لَهَا وَ لَا مَنْفَعَةَ وَ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِ الْكٰفِرِيْنَ وَ يَجِدُ سَيِّآتِهٖ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ وَّ اَبُوْ قُبَيْسٍ وَّ هُمَا جَبَلَانِ بِمَكَّةَ وَ يَكُوْنُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنَ النَّارِ وَ يُلْبِسُه حُلَّةً مِّنْ نُحَاسِ الذَّآئِبِ وَ

marfat.com

يُقَلَّدُ عَلٰی عُنُقِهٖ جَبَل "مَنْ كِبْرِيْتِ وَ يَشْتَعِلُ فِيْهِ النَّارُ وَ يُغَلُّ يَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ وَ يُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَ تُزْرَقُ عَيْنَاهُ

اور اسے تین جوڑے کنگن عطا کئے جائیں گے ایک جوڑا سونے کا ایک چاندی سے ایک موتیوں سے جڑا پھر وہ اپنے مومنین بھائیوں کے پاس آئے گا تو وہ اسے نہ پہنچانے گے اس کے جمال وکمال کے سبب اور اس کے دائیں ہاتھ اعمال نامہ ہوگا اور اس میں سب نیکیاں ہی ہونگی اور آگ سے براءت مع ہمیشگی جنت لکھا ہوگا پس وہ انہیں کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہو میں فلاں بن فلاں ہوں تحقیق اللہ نے مجھے اکرام بخشا اور مجھے آگ سے بری کیا اور جنت میں مجھے ہمیشگی دی تو اسی طرح اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے جسے اعمالنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا تو عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا اور اپنے اہل کی طرف خوشی سے پلٹے گا اور ان میں سے جس کو اس کا عملنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا اور اس کی ہر نیکی اس کے در پردہ کر دی جائے گی اور اس کی ہر بدی اس کے اعمال نامہ پر ظاہر کر دی جائے گی تو اس کے لئے سخت عذاب ہے اور یہ کافروں کے لئے ہے اس لئے کہ نیکیاں کفر کے ساتھ شمار نہیں کی جائیں گی اور نہ انہیں نیکیوں سے کچھ فائدہ ہوگا اور یہ کافروں کی صفات سے ہے اور وہ اپنے گناہ احد پہاڑ اور ابوالقبیس پہاڑ کی مانند پائیں گے یہ دو پہاڑ مکہ مکرمہ کے قریب ہیں اور کافروں کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی اور لباس انہیں آگ سے پگلے تانبے کا پہنایا جائے گا اور ان کی گردنوں میں گندھک کے پہاڑ سے ہار ہوں گے اور اس میں آگ شعلہ مارتی ہوگی اور ان کے ہاتھ گردنوں سے جکڑے ہونگے اور چہرے ان کے سیاہ ہونگے اور آنکھیں نیلی

marfat.com

فیرجع الی اخوانه الکفرین فاذا راوه فنزعوا منه و یفرون منه و لا یعرفونه حتی یقول انا فلان بن فلان ثم یجرونه علی وجهه الی النار فهؤلاء الکفار الذین یؤتی کتبهم بشمالهم فلا یاخذونها بشمآئلهم و لکن یاخذونها من و رآء ظهورهم علی ماروی عن النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم انه قال ان الکافر اذا دعی للحساب باسمه فیتقدم ملک'' من ملئکة العذاب و ینشق صدره و یخرج یده الیسری من ورآء ظهره بین کتفیه ثم یعطیه کتابا بشماله باب'' فی ذکر نصب المیزان وصفته روی عن ابن عباس انه قال ینصب المیزان یوم القیمة وله عمد'' وطول کل عمود منها ما بین المشرق والمغرب وکفة المیزان کطباق الدنیا فی طولها و عرضها مع السموت و الارض و یوضع احدی الکفتین عن یمین العرش و هی کفة الحسنات والاخری عن یساره و هی کفة السیآت و بین الموازین کرؤس الجبال

پس جب کافر کفار قوم کے پاس آئے گا تو وہ اسے دیکھ کر اس سے ڈریں گے اور اس سے دور بھاگیں گے اور اس کو پہچان نہ سکیں گے حتی کہ وہ کہے گا میں فلاں بن فلاں ہوں پھر ملائکہ اسے گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لائیں گے پس یہ حال اس کافر گروہ کا ہوگا انہیں ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے تو وہ اسے اپنے بائیں

marfat.com

ہاتھوں سے پکڑ نہ سکیں گے لیکن وہ اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑیں گے اس بناء پر جو کہ بنی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا بے شک جب کافر کو حساب کے لئے اس کے نام سے بلایا جائے تو ملائکہ میں ایک عذاب کا فرشتہ آگے بڑھ کر اس کا سینہ چیرے گا اور اس کا بائیاں ہاتھ اس کی پیٹھ پیچھے اس کے کندوں کے درمیان سے نکالا جائے گا اور اسے اس کے اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیگا باب نمبر ۳۱ (**میزان قائم ہونے اور اس کے وصف کے بیان میں**) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جب میزان قائم ہوگا تو اس کے ستون ہونگے اور ہر ستون کی لمبائی مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی اور ترازو کا ایک پلڑا طول میں دنیا کے برابر ہوگا اور عرض اس کا بقدر آسمان اور زمین کے ہوگا اور اس کا ایک پلڑا عرش کی دائیں جانب رکھا جائے اور وہ نیکیوں کا پلڑا ہے اور دوسرا عرش کی بائیں جانب اور وہ بدیوں کا پلڑا ہے اور وہ درمیان میزان پہاڑوں کی چوٹیوں برابر جن وانس کے اعمال سے

مِنْ اَعْمَالِ الثَّقَلَیْنِ مَمْلُوَّۃٌ مِنَ الْحَسنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ یُؤْتیٰ بِرَجُلٍ مَعَہٗ سَبْعَۃٌ وَّ سَبْعُوْنَ سِجِلاًّ کُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ بَصَرِہٖ فِیْھَا خَطَایَاہُ وَ ذُنُوْبُہٗ فَیُوْضَعُ فِیْ کِفَّۃِ الْمِیْزَانِ وَ یُخْرَجُ لَہٗ قِرْطَاسٌ مَثْلُ الْاَنْمِلَۃِ فِیْھَا شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَیُوْضَعُ فِیْ کِفَّۃٍ اُخْرٰی فَتُرَجِّحُ بِذٰلِکَ عَلٰی ذُنُوْبِہٖ کُلِّھَا وَعَلٰی ھٰذَا یَدُلُّ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاَمَّا

marfat.com

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُہٗ فَمَعْنَاہُ رَجَحَتْ مَوَازِیْنُ الْحَسَنَاتِ بِالْخَیْرِ وَالطَّاعَۃِ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ یَعْنِی عِیْشَۃً فِی الْجَنَّۃِ یَرْضَاہُ ثُمَّ قَالَ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ'' وَّ مَا اَدْرٰکَ مَاھِیَہْ نَارٌ'' حَامِیَۃٌ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ الصِّرَاطِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ لِلنَّارِ جِسْرًا وَّ ھُوَالصِّرَاطُ عَلٰی مَتْنِ جَھَنَّمَ مُدْحِضَۃً'' مُّزْلِقَۃً'' وَّ جَعَلَ عَلَیْہِ سَبْعَ قَنَاطِیْرَ کُلُّ قَنْطَرَۃٍ مِّنْھَا مَسِیْرَۃُ ثَلٰثِ اَلْفِ سَنَۃٍ اَلْفٌ'' مِّنْھَا صُعُوْدٌ'' وَّ اَلْفٌ'' مِّنْھَا

بھرا ہوگا نیکیوں اور بدیوں سے پس اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی کلمہ شہادت بدیوں پر بھاری ہوجائے گا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک شخص حساب کے لئے لایا جائے گا جس کے پاس ستر عملنامے ہونگے ہر عمل نامہ حد نظر تک پھیلا ہوگا جس میں اس کی بدیاں اور ذنوب ہونگے پس اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا ۔اور پھر ایک اس کے لئے پرزہ کاغذ انگلی کے پورے برابر ہوگا جس پر لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ لکھا ہوگا تو اسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا پس اس کے ساتھ وہ گناہ پر بھاری ہوجائے گا وہ تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا تو معنی اس کا یہ ہے کہ جس کی نیکیاں کا پلہ بھاری ہوا تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا یعنی جنت کی زندگی میں کہ اس پر خوش رہے گا پھر فرمایا اور جس کے ثواب کا وزن ہلکا رہا تو اس کا ٹھکانہ دوزخ کا طبقہ ہاویہ ہے اور آپ نے کیا جانا کہ وہ کیا ہے شعلہ مارتی آگ ہے باب نمبر ۳۶ پل صراط کے بیان میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم

marfat.com

کیلئے ایک پل صراط پیدا کیا ہے جو جہنم کی پشت پر ہے جو کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اور اس صراط پر اللہ نے سات پل پیدا کئے ہیں اور ہر پل تین ہزار سال چلنے کا راستہ ہے اس سے ایک ہزار سال تک چڑہائی اور ایک ہزار سال تک اترائی اور

هُبُوط'' وَ اَلف'' مِنها استِوَآء'' ادَقُّ مِنَ الشَّعرِ وَاحدُّ مِن السَّيف وَ اَظلَمُ مِنَ اللَّيلِ وَ كَانَ عليها شُعَب'' كَالرِّ مَاحِ الطَّوَالِ مُحدَّدُ السِّنَان وَ يُحبَسُ الْعَبْدُ فِیْ كُلِّ قنطرةٍ وَّ يُسالُ عمَّآ امر اللّٰه تعالى فَالْاَوَّلُ يُحاسَبُ فِيهِ عَنِ الْاِيمانِ فاِذا سلم مِن الْكُفرِ والرِيآءِ نَجّاهُ اللّٰهُ تعالىٰ وَالَّا يَترَدّیٰ فِی النَّار ولثانی عن الصَّلوٰةِ والثَّالثُ عن الزَّكوٰةِ وَالرَّابِعُ عَنِ الصَّوْمِ والْخامِسُ عَنِ الْحجِّ والْعُمْرة وَالسَّادِسُ عَنِ الْوُضُوءِ وَغسلِ الْحبة وَاالسَّابِعُ عَنْ بِرِّالوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الرَّحِمُ وَالْظا لِمَ فَانْ لِمَ فَاِنْ نَجا مِنَ الْمَذْكُورات جاوزَ وَاصلح وَالَّا يَتَرَدّیٰ فِی النّار قَالَ وَهَبُ بْنُ مُنَبِهٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ينادیٰ فِیْ جَمِيعِ الْجُسُوْدِ يارب اُمَّتِی اُمَّتِی فَيرْكَبُ الْخَلَائِقُ الْجِسْرَ حَتّٰی يَرْكَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضَ وَ الْجِسْرُ تَضْطَرِبُ كَالسَّفِيْنَةِ فِیْ الْبَحرِ يَوْمَ الرِّيحِ الْعَاصِفِ فَيُجَوِّزُو يَعْبُرُ مَنْ نَجَا اَلزُّمْرَةُ الْاُوْلیٰ كَالْبَرْقِ الْآمِعِ الْخَاطِفِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ كَالرِّيحِ الْمَآرَّةِ الْعَاصِفَةِ

ایک ہزار سال کی ہموار راہ ہوگی اور وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگی اور

marfat.com

رات سے تاریک اور اس پر شاخیں نیزوں کی طرح لمبی اور تیز ہوگی اور نیزے کی نوک سے تیز اور ہر پل پر بندے کو روک کر اس سے سوال کیا جائے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا پس پہلے اس سے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا اگر وہ دنیا پر کفر و ریاء سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا ورنہ جہنم میں گر جائے گا پھر دوسرا سوال نماز کا ہوگا اور تیسرا زکوۃ اور چوتھا روزہ کا اور پانچویں حج کا اور چھٹا وضو کا اور ساتواں والدین سے نیکی اور صلہ رحمی اور مظالم کا پس اگر مذکورہ سوالات میں کامیاب ہوا تو اللہ اسے بخش دے گا اور فلاح پا جائے گا ورنہ دوزخ میں گر جائے گا اور حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ تمام پلوں پر اے رب میری امت کی صدا دینگے پس مخلوق پل سے گزرے گی یہاں تک بعض بعض پر سوار ہونگے اور پل صراط ڈولے گی جیسے تیز آندھی کے دن کشتی دریا میں ڈولتی ہے پس پہلا گروہ جو نجات پائے گا وہ چلیں گے اور چمکتی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح پل سے گزر جائیں گے اور دوسرا گروہ تیز آندھی کی طرح گزرے گا۔

والزُّمرۃُ الثَّالثۃُ کالطُّیُوْر الْمُسرعۃِ والزُّمرۃُ الرَّابعۃُ کالْفَرسِ الْجواد و الزُّمرۃُ الْخامِسۃُ کالرَّجُل الْماشِی الْمُسرِع والزُّمرۃُ السَّادسۃُ کالرَّجُل الْماشِی النَّحِیف والزُّمرۃُ السَّابعۃُ کالْبُخْتِیّ الْمُسْرعۃ والزُّمرۃُ الثَّامنۃُ کالْمراۃِ الْحامِلۃِ والزُّمرۃُ التَّاسِعۃُ کالاسد الاحق والزُّمرۃُ الْعاشرۃُ یقفُوْنَ علی الصِّراطِ ولا یَقْدِرُوْنَ انْ یَجوزُوْا و یعبرُوا فبعْضُھم یمرُّوْن قدر یومٍ وَّ لَیْلَۃٍ وَّ بعْضُھُم قد

marfat.com

رشھرٍ وَ بعضھم قدرسنۃٍ اوسنتینِ و بعضھم قدرثلثۃ سنین و لا یزالُ کذلک حتی یکون اخرُ من یمرُّ علی الصراط بقدر خمسٍ وَ عشرین الف سنۃ وَ رُوِیَ انّ النّاس یجوزون مرُّون علی الصراط وَ کانَ النیرانُ مِنْ تحتِ اقدامھم و فوق رؤسھم و عن ایمانھم و عن شمآئلھم وعن خلفھم و من قدّامھم فذلک قولہ تعالی و ان منکم الاّ وارِدُھا کانَ علی ربک حتماً مَقضیاً ثُمّ نُنجی الّذین اتّقوا وَ نذرُ الظّلمِین فیھا جثیاً، والنّارُ تاکُلُ امعآءھم و جلودھم و تعملُ فیْ اجسادھم وجلودھم

اور تیسرا گروہ تیز اڑنے والے پرندوں کی طرح اور چوتھا گروہ تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور پانچویں تیز چلنے والے آدمی کی طرح اور چھٹی جماعت چلنے والے لاغر شخص کی طرح اوساتویں جماعت تیز رفتار بختی اونٹ کی طرح اور آٹھواں گروہ حاملہ عورت کی رفتار چلتا ہوااورنواں یوں گزرے گا جیسے تیرا اپنے مادہ سے جستی کرنے کے بعد چلتا ہےاوردسواں گروہ پل صراط پرٹھہرارہے گااور وہ چلنے اورگزرنے کی طاقت نہ پائیں گے پھر بعض ان سے بقدر مدت رات ودن کے گزریں گےاوربعض ایک ماہ کی مدت میں اوربعض ان میں سال یادوسال میں گزریں گےاوربعض تین سال کے عرصہ میں اورایسے ہی مدت بڑھتے بڑھتے یہاں تک ہوگی کہ سب سے آخروالا پل صراط سے پچیس سال کے عرصہ میں گزر

marfat.com

پائے گا اور روایت میں آیا ہے کہ بے شک لوگ چلیں گے اور گزریں گے اور آگ ان کے قدموں کے نیچے اور سروں کے اوپر اور دائیں اور بائیں اور ان کے پیچھے اور آگے ہوگی تو مصداق اس کا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ یہ بات ضرور ٹھہری ہوئی ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دینگے گھٹنوں کے بل گرے اور آگ ان کی انتڑیاں اور کھالیں جلا دیگی اور ان کے جسموں اور کھالوں اور گوشتوں میں یوں اثر کریگی کہ وہ کوئلے کی مانند ہو جائیں گے۔

وَلُحُوْمِهِمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ يَصِيْرُوْنَ كَالْفَحمِ الْاَسْوَدِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُجَوِّزُهَا وَ لَا يَخْشٰى شَيْئًا مِنْ اَهْوَالِهَا وَ لَا يَنَالُ بِشَيْءٍ مِنْ نِيْرَانِهَا حَتّٰى اِذَا جَاوَزَهَا يَقُوْلُ الَّذِىْ لَمْ يَخْشَ وَ لَا يَخْشٰى اَيْنَ الصِّرَاطُ يُقَالُ لَهٗ قَدْ جَاوَزْتَهٗ مِنْ غَيْرِ مُشَقَّةٍ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ قَدْ جَآءَ فِى الْخَبَرِ اَنَّهٗ يَاْتِىْ قَوْمٌ وَ يَقِفُوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ كُنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ وَ لَا يَتَخَاسَرُوْنَ بِالْمُرُوْرِ عَلَيْهِ فَيَبْكُوْنَ فَيَاتِىْ جِبْرَائِيْلُ وَ يَقُوْلُ مَامَنَعَكُمْ اِنْ تَعْبُرُوْا الصِّرَاطَ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ جِبْرَائِيْلُ اِذَا اسْتَقْبَلْتُمْ فِى الدُّنْيَا بَحْرًا كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْبُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ بِالسُّفُنِ فَيَاتِى الْمَلٰئِكَةُ بِالْمَسَاجِدِ الَّتِىْ صَلُّوْا فِيْهَا كَهَيْئَةِ السَّفِيْنَةِ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَ يَعْبُرُوْنَ الصِّرَاطَ فَيَقُوْلُوْنَ

marfat.com

لَهُمْ هٰذَا مَسَاجِدُ كُمُ الَّتِی صَلَّیْتُمْ فِیْهَا بِجَمَاعَةٍ وَّفِی الْخَبَرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحَاسِبُ عَبْدًا فَیَترَ جَحُ سَیِّاتُه عَلٰی حَسَنَاتِه فَیَامُرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَی النَّارِ فَاِذَا ذَهَبَ بِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ لِجِبْرَائِیْلَ اَدْرِکْ عَبْدِیْ وَ اَسْاَلُهُ هَلْ جَلَسْتَ فِی الدُّنْیَا مَعَ الْعُلَمَآءِ

اور کچھ لوگ اس پر سے اس کے اھوال سے بے دھڑک گزر جائیں گے اور انہیں آگ کچھ تکلیف نہ پہنچائے گی حتی کہ وہ جو گزرا اور نہ ڈرا اور نہ ڈرتے کہیگا کہاں ہے پل صراط تو اسے کہا جائے گا تو نے اسے عبور کیا اور اللہ کی رحمت سے مشقت میں نہ پڑا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک گروہ آئے گا اور پل صراط پر ٹھہر جائے گا اور کہیں گے ہم تو آگ سے ڈرتے ہیں اور وہ گزرنے کی جرات نہ کرینگے پس وہ گریہ زاری کریں گے تو جبرائیل آ کر انہیں کہے گا کہ تمہیں پل صراط پر گزرنے سے کیا مانع ہوا وہ کہیں گے ہم تو آگ سے ڈر رہے ہیں پس جبریل ان سے پوچھے گا کہ جب دنیا میں دریا آتا تو تم کیسے ان سے گزرا تے تھے وہ کہیں گے ہم کشتیوں پر اسے عبور کرتے تھے تو ملائکہ ان مساجد کو جن میں وہ نماز پڑھتے تھے کشتیاں کی صورت پر لائیں گے پس اس پر بیٹھیں گے اور پل صراط سے گزر جائیں گے تو فرشتے انہیں کہیں گے یہ تمہاری وہ مسجدیں ہیں جن میں تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ تعالی ایک شخص کا حساب لے گا تو اس کی بدیاں نیکیاں پر بھاری ہو نگی اللہ اسے جہنم میں لیجانے کا حکم دے گا پس جب اسے فرشتے لے چلیں گے تو اللہ جبرائیل سے فرمائے گا کہ میرے بندے کو ابھی روک لو اور اسے پوچھو کہ کیا کبھی دنیا

marfat.com

میں تم علماء کے ساتھ بیٹھے۔

فاغفرله بشفا عتهم فيسأله فيقول لافيقول يارب انت تعلم بحال عبدک فيقول الله تعالى فاسئله هل احببت عالما فيساله فيقول العبد لا فيقول الله تعالى فسئله هل جلست على مائدة مع عالم في الدنيا قط فيساله فيقول لا فيقول فاسئله هل سكت في مسكن يسكن فيه عالم" فيسئله فيقول لا فيقول الله تعالى فاسئله هل سميت و لدک اسماً يشبه باسم عالم فان وافق اسم ولده باسم عالم فاغفر له فيسا له فان لم يوافق فيه فيقول الله تعالى لجبرآئيل فاسئله هل احببت رجلاً يحب العلماء فيسئله فيقول نعم فيقول الله تعالى لجبرآئيل خذ بيده و ادخله الجنة فان هذا الرجل كان في الدنيا يحب رجلاً و هو يحب العلماء و على هذا جاء في الخبر انه يحشر الله يوم القيمة مساجد الدنيا كانها بخت" ابيض قوائمها من العنبر اعناقها من الزعفران و رؤسها من المسک و ظهورها من الزبرجد الاخضر كبها الجماعة

کہ میں اسے ان کی شفاعت سے بخش دوں پس جبریل اس سے پوچھے گا تب وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو اپنے بندہ کا حال خوب جانتا ہے کہ میں کبھی تو نے عالم سے دوستی کی تو جبریل اس سے پوچھے گا تو بندہ عرض کرے گا کہ نہیں اللہ تعالیٰ

marfat.com

فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں عالم کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا پس جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ عرض کرے گا نہیں اللہ فرمائے گا اس سے پوچھو کیا کبھی اس گھر میں ٹھہرا جس میں عالم رہتا تھا۔ جبریل اس سے پوچھے گا وہ کہے گا نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے پوچھو کیا تو نے اپنے بیٹے کا نام کسی عالم کے نام پر رکھا پس اگر اس کے بیٹے کا نام عالم کے نام پر ہوگا تو میں اسے بخش دوں گا جبریل علیہ السلام اس سے پوچھیں گے پھر اگر نام میں موافقت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں ایسے شخص سے دوستی کی جو علماء سے دوستی رکھتا ہو اب جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ ہاں میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں لیجاؤ پس بے شک یہ شخص دنیا میں اس آدمی سے محبت کرتا رہا جو علماء سے محبت کرتا تھا اور اسی بناء پر ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ روز قیامت اللہ دنیا کی مسجدوں کو بصورت سفید انٹ لائے گا ان کے پاؤں عنبر سے اور گردنیں زاعفران سے اور سر کستوری اور پیٹھیں سبز زبرجد سے ہونگی ایک جماعت انپر سوار ہوگی۔

والمؤذنون یقودونها باللجام والائمة یسوقونها فیعبرون فی عرصات القیمة فیقال هؤلاء من الملئکة المقربین او من الانبیاء المرسلین فینادی مناد یا اهل القیمة ما هؤلاء من الملئکة المقربین ولا من الانبیاء المرسلین بل هؤلاء امة محمد صلی الله تعالی علیه وآله وسلم الذین حفظوا خمس صلوة بالجماعة ویقال ان الله تعالی خلق ملکا یقال لها دردائیل وله جناحان

marfat.com

جناح' بالمغرب من یاقوت حمرآء وجناح' بالمشرق من زبر جد خضرآء مکلان بالدرر والمرجان والیواقیت وراسه تحت العرش وقدماه تحت الارض السابعة فینادی کل لیلة من لیالی رمضان هل من داع فیستجاب له وهل من سائل فیعطی له وهل من تآئب فیتاب علیه وهل من مستغفر فیغفرله حتی تطلع الفجر باب' فی ذکر النار فی الخبر ان جبرآئیل اتی الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم

اور موذنین ان کی لگامیں تھامے ہونگے اور آئمہ مساجد ان کو چلائیں گے پس وہ میدان قیامت سے گذریں گے تو لوگ کہیں گے یہ کوئی ملائکہ مقربین ہیں یا انبیاء مرسلین ہیں تو آواز دینے والا آواز دیگا کہ اے اہل قیامت نہ ملائکہ مقربین اور نہ انبیاء مرسلین بلکہ یہ امت محمد ﷺ کے وہ لوگ ہیں جو پنجگانہ نماز باجماعت قائم رکھتے تھے ۔اور بیان کیا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جسے دردائیل کہا جاتا ہے اس کے دو بازو ہیں ایک سرخ یاقوت کا بازو مغرب تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا زبرجد کا بازو مشرق تک ہے اور دونوں کا جڑاؤ موتی اور مرجان اور یواقیت سے ہے اور اس کا سر عرش کے نیچے تک اور قدم ساتویں زمین کے نیچے تک ہیں پس وہ رمضان کی راتوں ہر رات ندا دیتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے یہاں تک فجر طلوع ہو۔باب

marfat.com

نمبر۳۳ (دوزخ کے بیان میں)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

یا جبرآئیلُ صِفْ لَنَا النَّار فقال جبرآئیلُ انّ اللّٰہ تعالٰی خلق النار فَاَوْقَدَ ھا اَلْفَ عَامَ حتّٰی احمرّتْ ثُمّ اوْقدھا اَلْفَ عام حتّٰی ابْیضّتْ ثُمّ اوْقَدھا اَلْف حتّٰی اسْودّتْ فھی سوْدآءُ کالّلَیْل الْمُظْلمۃ لا ضوْءَ لھا وَلا تَطْفیٰ لھبُھا ولا تبرّدُ حرُّھا وقال مُجاھد'' انّ فیْ جھنّم حیّاتٍ کامْثال اعْناق الْبُخت وعقارب کامْثال الْبِغالِ الدُّھْمِ فیھْرِبُ اھْلُ النّار الی النّار منْ تلْک الْحیّات و الْعقارِبِ فیاْخُذُوْنَ بشفاھِھِمْ ویکْشطُوْنَ ما بیْن شعْر الرّاْس الی الظُّفْر فما یُنْجیْھِمْ بالْھرْب الی النّار و رُوی عنْ عبْد اللّٰہ بْن جابرٍ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیْہِ وآلہ وسلّم انّ فیْ النّار حیّات مثْل اعناق لْابلِ فتلْسعُ احدکُمْ لسْعۃ یجدُ حُمُوْمتھا ارْبعیْن خریْفاوَانّ فیْ النّارِ عقاربَ کامْثال الْبِغال تلْسعُ احدکُمْ لسْعۃً یجدُ حُمُوْمتھا ارْبعیْن خریْفاوَانّ فیْ النّار عقارب کامْثال الْبِغال تلْسعُ احد لسْعۃ یجدُ حُمُوْمتھا ارْبعیْن خرِیْفا ورُوی والْاعْمشُ عنْ یزِیْد بْن وھب عنْ ابْنِ عبّاسٍ انّ نارَ کُمْ ھذہ جُزْء'' منْ سبْعیْن جزْءً منْ تلْک النّار ولوْ لاضُربتْ

marfat.com

اے جبریل ہمیں جہنم کا حال بیان کرو پس حضرت جبریل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جہنم کو تیار کیا تو ہزار سال اسمیں آگ کو جلایا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوئی پھر ہزار سال اس میں آگ جلائی یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر ہزار برس آگ جلائی کہ وہ سیاہ ہوئی اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے جس میں کچھ روشنی نہیں نہ اس کا شعلہ بجھے اور نہ وہ ٹھنڈی ہو اور حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ تحقیق جہنم میں سانپ ہونگے مثل اونٹوں کی گردنوں کی اور بچھو اس میں کالے خچروں کی مانند ہونگے تو اہل جہنم ان سانپوں اور بچھوؤں کے خوف سے دوزخ میں بھاگیں گے پس سانپ اور بچھو ان کے ہونٹ کاٹیں گے اور سر کے بالوں سے تا ناخن قدم ان کی کھالیں نوچ لیں گے اور انہیں بھاگنا نہ بچائے گا۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کی گردن کی مثل ہونگے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس سال تک پائیگا اور دوزخ میں بچھو خچروں کی مثل ہوں گے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس برس تک محسوس کریگا اور اعمش نے یزید بن وہب اور اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ فرمایا تمہاری دنیا کی آگ تپش میں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اور اگر اس کا شعلہ سمندر میں

فِی الْبَحْرِ مَرَّتَیْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ مِنْهَا بِشَیْئٍ وَقَالَ مُجَاهِد'' اِنَّ نَارَکُمْ هٰذِهٖ تَتَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَرُوِیَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرْسَلَ جِبْرَآئِیْلَ اِلٰی مَالِکٍ اَنْ یَّاْخُذَ جُزْءً مِّنَ النَّارِ وَ یَاتِیْ بِهَا اِلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتّٰی یُطْبَخَ بِهَا طَعَامًا فَقَالَ الْمَالِکُ یَاجِبْرَآئِیْلُ کَمْ

marfat.com

تُرِیْدُ مِنَ النَّارِ فَقَالَ جِبْرَآئِیْلُ قَدْرَ اَنْمِلَةٍ قَالَ مَالِکٌ'' لَوْ اَعْطَیْتُکَ مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَذَابَ مِنْهَا سَبْعُ سَمٰوٰتٍ وَّ سَبْعُ اَرْضِیْنَ مِنْ حَرِّهَا فَقَالَ مِقْدَارَ نِصْفِ اَنْمِلَةٍ قَالَ لَوْ اَعْطَیْتُکَ مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَةً'' وَّلَا یَنْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتٌ ثُمَّ یَنَا دِیْ جِبْرَآئِیْلُ اِلٰھِیْ کَمْ اٰخُذُ مِنَ النَّارِ قَالَ اللّٰهُ خُذْ قَدْرَ ذَرَّةٍ فَاَخَذَ قَدْرَ ذَرَّةٍ وَ غَسَلَهَا فِیْ سَبْعِیْنَ بَحْرٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ جَآءَ اِلٰی اٰدَمَ وَوَضَعَهَا عَلٰی جَبَلٍ شَاهِقٍ مِّنَ الْجِبَالِ فَذَابَ ذٰلِکَ الْجَبَلُ وَرَجَعَتِ النَّارُ اِلٰی مَکَانِهَا وَ بَقِیَ دُخَانُهَا فِی الْاَحْجَارِ وَالْحَدِیْدِ اِلٰی یَوْمِنَا هٰذَا فَهٰذِهِ النَّارُ مِنْ دُخَانِ تِلْکَ الذَّرَّةِ فَاعْتَبِرُوْا یٰاَیُّهَا

دوبارہ نہ مارا جاتا تو تم اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرسکو اور مجاہدؒ نے کہا کہ بے شک تمہاری یہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ اور حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو دوزخ کے فرشتے مالک کے پاس بھیجا کہ وہ دوزخ کی آگ سے ایک جزء لیکر آدم علیہ السلام کے پاس لائے تا کہ وہ اس سے کھانا پکائیں تو مالک نے کہا اے جبریل کتنی آگ چاہتے ہو جبریل نے کہا بقدر پورا انگلی کے مالک نے کہا اگر میں تجھے بقدر پورا کے آگ دوں تو ضرور اس کی گرمی سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں پگھل جائیں گی جبریل علیہ السلام نے کہا بقدر نصف پورا دے دو اس نے کہا اگر میں بقدر نصف پورا دوں تو آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش نہ اترے اور نہ زمین سبزہ اگائے پھر جبریل نے عرض کی الٰہی کس قدر آگ لاؤں اللہ نے فرمایا ایک ذرہ برابر ہی لاؤ پھر جبریل نے ذرہ آگ لی اور اسے ستر دریاؤں میں ستر بار غوطہ دیا پھر آدم علیہ السلام کے پاس لائے اور اسے پہاڑوں

marfat.com

میں سے بلند پہاڑ پر رکھا تو وہ پہاڑ پگھل گیا اور آگ اپنی جگہ (جہنم میں) لوٹ آئی اور اس کا دھواں پتھروں اور لوہے میں ہمارے اس دن تک باقی رہا تو یہ دنیا کی آگ اس ذرہ آگ کے دھواں سے ہے پس اے مومنو عبرت حاصل کرو۔

الْمُؤمِنُوْنَ و قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه و آله وسَلَّم اَنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عذابًا رَجُلٌ لَهٗ فعلَانِ مِنَ النَّارِ یَغْلِیْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ کَاَنَّهٗ مِرْجَلٌ ساتطٌ عَلٰی جَمرٍ یَشْتَعِلُ مِنْهُ لَهَبُ النَّارِ وَ یَخْرُجُ حَشْوُ بَطْنِه مِنْ قَدَمَیْهِ فَاِنَّهٗ لَیُرٰی اَشَدُّ اَهْلِ النَّارِ عذابًا وَّاَنَّهٗ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ یَدْعُوْنَ مَلِکًا فَلَا یَرُدُّ عَلَیْهِمْ جَوَابًا اَرْبَعِیْنَ عَامًا ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ وَیَقُوْلُ اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ یَعْنِیْ دَائِمُوْنَ اَبَدًا ثُمَّ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ فَلَا یُجِیْبُهُمْ مِقْدَارَ مَا کَانَتِ الدُّنْیَا بِمَرَّتَیْنِ ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ جَوَابًا بِاخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِیْ قَالَ لَیْسَ لَهُمْ تَقْوَهٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِکَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ مَا کَانَ ذٰلِکَ اِلَّا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ فِی النَّارِ وَیُشْبِهُ اَصْوَاتُهُمْ بِاَصْوَاتِ الْحَمِیْرِ اَوَّلُهٗ زَفِیْرٌ وَ آخِرُهٗ شَهِیْقٌ وَقَالَ مَالِکٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ وَ لَهٗ اَنَّ ثَوْبًا مِّنْ اَثْوَابِ اَهْلِ النَّارِ عُلِّقَ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمَاتُوْا مِنْ حَرِّهَا بِمَا یَجِدُوْنَ

اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم سے جسے سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابلے گا گویا شعلہ زن انگاروں پر دیگ رکھی ہوئی ہے اس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور اس کے پیٹ کے فضلات اس

marfat.com

کے قدموں کے نیچے سے نکلتے ہونگے تو وہ اپنے کو دوزخ کے سخت عذاب میں جانیگا اور جن پر اہل جہنم سے کم درجہ کا عذاب ہوگا وہ فرشتے کو آواز دیگا لیکن چالیس برس تک انہیں کوئی جواب نہ دیگا پھر وہ ان کا جواب دیگا اور کہے گا تم آگ میں ہی ٹھہرنے والے ہو یعنی ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہو پھر وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال لے اگر ہم پھر دوزخ میں آئیں تو بے شک ہم ہی ظالم ہیں تو دنیا کی دو بار مدت کی مقدار اللہ انہیں کچھ جواب نہ دیگا پھر انہیں جواب میں فرمائے گا کہ اس میں خاموش پڑے رہو اور بات مت کرو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ایک بات بھی نہیں کریں گے مگر جیسے گدھے کے ہینگنے کی آواز اور ان کی آوازیں گدھوں کی آوازوں کے مشابہ ہوں گی اور مالک فرشتے نے عرض کی یارسول اللہ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو سچا نبی بنا کر بھیجا اگر جہنمیوں کے کپڑوں سے ایک کپڑا آسمان وزمین کے درمیان معلق کیا جائے تو لازما اس کی گرمی سے اور بدبو سے سب مر جائیں۔

مِنْ نَتْنِهَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ ظَهَرَ مِثْلَ الْاِبْرَةِ مِنْهَا لَاحْتَرَقَ اَهْلُ النِّیْرَانِ مِنْ حَرِّهَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوْ اَنَّ ذِرَاعًا مِّنَ السِّلْسِلَةِ الَّتِیْ ذَکَرَهَا اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وُضِعَ عَلٰی جَبَلٍ لَّذَابَ الْجَبَلُ حَتّٰی یَبْلُغَ الْاَرْضَ السَّابِعَةَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ اَنَّ رَجُلًا عُذِّبَ بِالْمَغْرِبِ لَاحْتَرَقَ الَّذِیْ بِالْمَشْرِقِ مِنْ شِدَّةِ عَذَابِهَا فَحَرُّهَا شَدِیْدٌ" وَقَعْرُهَا بَعِیْدٌ" وَحَطَبُهَا حَدِیْدٌ" وَشَرَابُهَا حَمِیْمٌ" وَ

marfat.com

صَدِيد'' وَ ثِيَابُهَا قَطِرَانُ النّيران باب'' فِیْ ذِکْرِ اَبْوَابِ النّیْرَان لها سَبْعَةُ اَبْوَاب ''لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُوْم'' مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ مُفْتُوحَه'' بَعْضُهَا اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَّ مِنْ بَابٍ اِلٰی بَابٍ مَسِیْرَةُ'' سَبْعِیْنَ سَنَةً وَ کُلُّ بَابٍ مِنْهَا اَشَدُّ حَرًّ مِّنَ الَّذِیْ یَلِیْهِ سَبْعِیْنَ ضَعْفًا وَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِه وَسَلَّمَ اَخْبِرْ یَا جِبْرَائِیْلُ عَنْ سُکَّانِهَا قَالَ جِبْرَآئِیْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰه اَمَّا الْبَابُ الْاَوَّلُ فَفِیْهِ الْمُنَافِقُوْنَ وَآلُ فِرْعَوْنَ وَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَائِدَةِ وَاسْمُهٗ

اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا اگر جہنم سے سوئی برابر ظاہر ہو جائے تو سب اس کی گرمی سے جل جائیں اور قسم اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر ایک گز زنجیر جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا پہاڑ پر رکھا جائے تو پہاڑ پگھل جائے حتی کہ وہ زنجیر تحت الثری پہ جا پہنچے اور قسم اس ذات کی جس نے آپکو حق دیکر مبعوث کیا بے شک اگر ایک شخص کو مغرب میں عذاب دیا گیا تو ضرور تپش سے وہ شخص بھی جل جائے گا جو مشرق میں ہے۔ پس اسکی گرمی سخت ہے اور اس کی گہرائی دور تک ہے اور اس کا ایندھن لوہا ہے اور اس میں پینے کو کھولتا پانی اور پیپ ہے اور اس میں لباس پگھلتے تانبے سے ہوگا۔ بابا نمبر ۳۴ (جہنم کے دروازوں کے بیان میں) اس کے سات دروازے ہیں اور ان میں ہر دروازہ کیلئے مردوں اور عورتوں کا مقررہ حصہ ہے لیکن کھلے ہوئے ہیں بعض بعض سے نیچے اور ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک ستر سال چلنے کی راہ ہے اور ہر نیچے والے دروازے کی تپش اوپر

marfat.com

کے متصل دروازہ سے ستر درجہ زیادہ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل اہل دوزخ کے متعلق بتاؤ حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کے ایک طبقہ میں منافقین اور فرعون والے اور اصحاب مائدہ سے جنہوں نے کفر کیا ہونگے اور اس طبقہ کا نام ہاویہ ہے۔

ھَا وِیۃ'' و اَمَّا الْبابُ الثَّانِیُ فَفِیْہِ اِبْلِیْسْ علیْہِ اللَّعْنَۃْ و مَنْ تبعہٗ و الْمَجُوْسُ وَ اِسْمُہٗ لَظٰی و اَمَّا الْبَابُ الثَّالِثُ ففیْہِ الْیَھُوْدُ وَاِسْمُہٗ الْحطَمۃُ وَ اَمَّا الْبابُ الرَّابِعُ فَفِیْہِ النَّصٰری وَاِسْمُہٗ السَّعِیْرُ و اَمَّا الْبَابُ الْخَامِسُ فَفِیْہِ الصَّابِؤْن واِسْمُہٗ السَّقرُ واَمَّا الْبَابُ السَّادِسُ فَفِیْہِ الْمُشْرِکُوْنَ وَاِسْمُہٗ الْجَحِیْمُ و اَمَّا الْبَابُ السَّابِعُ فَاسْمُہٗ جھنَم ثُمَّ اَمْسکَ وَسَکت جبْرآئیْلُ فقال النَّبِیُّ صلَّی اللّٰہُ علیْہِ وآلہ وَسلَّم اَلا تُخْبِرُنِیْ مِنْ سُکَّانِ الْبابِ السَّابِعِ فقال جبْرآئیْلُ یا مُحمَّد'' لَا تَسْاَلْنِی عَنْہُ قال بلٰی یا جِبْرآئیْلُ فقَال یا محمد'' ففیْہِ اَھْلُ الْکَبَائرِمِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ ماتُوْا وَلمْ یتُوْبُوْا فَخرَّ النَّبِیُّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَوضعَ جبْرآئیْلُ رَاْسَہٗ علٰی حُجْرِہٖ حتّٰی اَفَاقَ ثُمَّ قَالَ یا جِبْرَآئِیْلُ عظُمتْ مُصِیْبتِیْ و اشْتَدَّ خوْفِیْ و حزْنِیْ یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیْ اَلنَّارِقَالَ نَعَمْ اَھْلُ الْکَبَآئرِ مِنْ اُمَّتِکَ فَبکیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسلَّمَ وَ بَکٰی جبْرَآئیْلُ معہٗ بِبُکَائہٖ فقال لجبْرآئیل لِمَ تبْکِیْ

marfat.com

اور دوسرے طبقہ میں ابلیس لعنت اور اور اس کے پیروکار مجوس ہوں گے اور اس کا نام لظی ہے اور تیسرے طبقہ میں یہود اور اس کا نام حطمہ ہے اور چوتھے میں نصاری ہوں گے اور اس کا نام سعیر ہے پانچویں میں ستارہ پرست اور اس کا نام سقر ہے اور چھٹے میں مشرکین اور اس کا نام جحیم ہے اور ساتویں طبقہ کا نام جہنم ہے پھر جبریل رک گئے اور خاموش رہے اور کچھ بیان نہ کیا تب نبی ﷺ نے فرمایا آگے کیوں نہیں بتاتے کہ ساتویں طبقہ کے ساکنین کون ہیں تو جبریل نے عرض کیا حضور اب مجھ سے اس کے متعلق نہ پوچھئے اس میں آپکی امت کے اہل کبائر ہونگے جو بغیر توبہ کیئے مرے یہ سنتے ہی نبی کریم ﷺ پر غشی طاری ہوگئی تو جبریل علیہ السلام نے آپکا سر مبارک ایک پتھر پر رکھ دیا حتی کہ آپ کو افاقہ ہوا پھر فرمایا اے جبریل یہ سن کر میری مصیبت بڑھی ہے اور میرا خوف و ملال سخت ہوگیا میری امت سے آگ میں جائیں گے جبریل نے عرض کی ہاں آپ کی امت سے اہل کبائر جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ رو پڑے اور حضرت جبریل بھی آپ کے ساتھ رونے لگے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم روح الامین ہو۔

وَاَنْتَ الرَّوْحُ الْاَمِیْنَ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَبْتَلِیَ بِمَا یُبْتَلٰی بِهٖ هَارُوْتَ وَمَا رُوْتَ وَهُوَ الَّذِیْ اَبْکَانِیْ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِمَا فَقَالَ یَا مُحَمَّدْ'' وَیَا جِبْرَآئِیْلُ اِنِّیْ اَبْعَدُ تُکُمَا مِنَ النَّارِ وَلٰکِنْ لَاَّ تَتْرُ کُمَا بُکَآءَ بَابْ'' فِیْ ذِکْرِ جَهَنَّمَ رُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ تُؤْتٰی جَهَنَّمُ یَوْمَ لُقِیْمَةِ مِنْ تَحْتِ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَ حَوْلُهَا سَبْعُوْنَ

marfat.com

اَلْف صَفٍّ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ کُلُّ صَفٍّ مِثْلُ الثَّقَلَیْنِ سَبْعِیْنَ اَلْف مَرَّۃ یَجُرُّوْنَھَا بِزِمَامِھَا وَلِجَھَنَّمَ اَرْبعُ قَوَآئِم کُلُّ قَائِمَۃٍ مَسِیْرَۃُ اَلْف سَنۃ وَلَھَاثَلٰثُوْنَ اَلْف رَاْسٍ وَّ فِیْ کُلِّ رَاْس اَلْف فَم وَّفِیْ کُلِّ فَم ثَلٰثُوْن ضِرْسٍ مِّثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ ثَلٰثُوْنَ اَلْف مَرَّۃٍ وَّ لِکُلِّ فَمٍ شَفَتَان وَ کُلُّ شَفَۃٍ مِّثْلُ اِطْبَاقِ الدُّنْیَا وَفِیْ کُلِّ شَفَۃٍ سِلْسِلٌ مِّنْ حَدِیْدٍ وَ فِیْ کُلِّ سِلْسِلَۃ مِنْھَا سَبْعُوْنَ اَلْف حَلْقَۃٍ فَتُمْسِکُ کُلَّ حَلْقَۃٍ مَّلٰئِکَۃٌ' کَثِیْرَۃٌ' وَّیُؤْتٰی بِھَا عَنْ یَّسَارِ الْعَرْشِ وَ ھِیَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ بَاب' فِیْ ذِکْرِ سَوْقِ النَّاسِ اِلَی النَّارِ قِیْلَ یُسَاقُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلٰی النَّارِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْھُھُمْ وَ تَزْرَقُّ اَعْیُنُھُمْ وَ یُخْتَمُ عَلٰی اَفْوَاھِھِمْ فَاذَا اَنْتَھَوْ بِہٖ اِلٰی اَبْوَابِھَا

عرض کی میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مبتلا ہو جاؤں اس سے جس سے مبتلا ہوئے ہاروت و ماروت یہ ہے بات جس نے مجھے رلایا پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف وحی کی کہ اے محمد ﷺ اور اے جبرائیل بے شک میں نے تمہیں دوزخ سے دور کیا لیکن تم اپنی گریہ زاری نہ چھوڑو ۔ باب نمبر ۳۵۔ (جہنم کے بیان میں) حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جہنم ساتویں زمین کے نیچے لائی جائے گی اور اس کے ارد گرد ستر ہزار صفیں ملائکہ کی ہوں گی اور ہر صف ان کی جن وانس کے ستر ہزار گنا ہو گی جو جہنم کو اس کی لگام کے ساتھ کھینچ

marfat.com

لائیں گے اور جہنم کیلئے چار پاؤں ہیں اور ہر پاؤں ہزار سال چلنے کی راہ ہے اور اس کے تیس ہزار سر ہیں اور ہر سر پر تیس ہزار منہ اور ہر منہ میں تیس ہزار دانت ہیں ہر دانت تیس ہزار درجہ احد پہاڑ سے بڑا ہے اور منہ کے دو ہونٹ ہیں اور ہر ہونٹ دنیا کے برابر ہے اور ہر ہونٹ میں لوہے کے زنجیر ہیں اور ان میں ہر زنجیر کیلئے ستر ہزار حلقے ہیں اور حلقہ کو کثیر ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے عرش کی بائیں جانب لایا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ آگ شرارے نکالے گی مکان کی طرح (بلند)۔

باب نمبر ۳۶۔ **(لوگوں کے جہنم کی طرف جانے کے بیان میں)**۔ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف اس طرح لایا جائے گا کہ ان کے چہرے سیاہ آنکھیں نیلی اور ان کے مینوں پر مہر کر دیجائے گی پس جب وہ دوزخ کے دروازوں کے پاس پہنچیں گے۔

تَستَقبِلُ لَهُمُ الزَّبَانِيَةُ بِاَغلَلٍ وَ السَّلَسِلِ تُوْضَعُ فِیْ فَمِهِمْ وَ تُخْرَجُ مِنْ دُبُرِهِمْ وَتُغَلُّ اَيْدِهِمُ الشَّمَآئِلَ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ وَيُدْخَلُ اَيْدِيَهِمُ الْيَمِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَتُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِمْ تُشَدُّ بِالسَّلَسِلِ وَيُقْرَنُ كُلُّ اٰدَمِیٍّ مَعَ الشَّيْطٰنِ فِیْ سِلْسِلَةٍ وَيُسْحَبُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَ تَضْرِبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَقَامِعَ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْ فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ

marfat.com

تعالی کُلَّمَآ اَرَادُوْ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِی کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ثُمَّ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰه هَلْ تُسَاقُ اُمَّتُکَ کَیْفَ یَدْخُلُوْنَهَا قَالَ بَلٰی یَسُوْقُهُمُ الْمَلٰئِکَةُ وَلَا تَسُوَدُّ وُجُوْهُهُمْ وَلَا تَرْزَقُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا یُخْتَمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَلَا یُقْرَنُوْنَ مَعَ لشَّیٰطِیْنَ وَلَا تُوْضَعُ عَلَیْهِمُ السَّلٰسِلُ الشَّیْخُ وَالْاَغْلَالُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یَقُوْدُهُمُ الْمَلٰئِکَةُ قَالَ فِیْهِمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ الشَّیْخُ الْفَاسِقُ وَالشَّابُ الْعَاصِی وَالْمَرْءَةُ الْفَاجِرَةُ فَامَّا الرِّجَالُ فَیُوْخَذُوْنَ بِاللِّحْیَةِ وَیُقَادُوْنَ وَامَّا النِّسَآءُ فَتُوْخَذُ بِالذَّوآئب وَکَمْ مِنْ شَیْبَةٍ مِنْ

تو عذاب کے فرشتے طوق اور زنجیریں لے کر ان کی طرف بڑھیں گے اور زنجیریں ان کے سینوں پر رکھی جائیں گی اور ان کی شرمگاہوں سے نکالی جائیں گی اور زنجیروں سے ان کے بائیں ہاتھ ان کی گردنوں پر کس دیے جائیں گے اور ان کے دائیں ہاتھ سینوں سے گذار کر ان کے کندھوں کے درمیان پیچھے سے نکالے جائیں گے اور زنجیروں سے باندھ دیا جائے گا اور ہر آدمی کو شیطان کے ساتھ جکڑا جائے گا ایک ہی زنجیر سے اور انہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور فرشتے ان کو لوہے کی گرجوں سے ماریں گے اور جب وہ دکھ کی وجہ سے دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کیا جائے گا کہ اب جلا دینے والا عذاب چکھو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب بھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور

marfat.com

انہیں کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ پھر حضرت فاطمہ نے عرض کی یارسول اللہ آپکی امت بھی ایسے ہی لائی جائیگی جیسے وہ داخل کیئے گئے فرمایا ہاں ملائکہ انہیں چلا کر لائیں گے مگر نہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے نہ آنکھیں نیلی اور نہ ان کے سینوں پر مہر کی جائے گی اور نہ وہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ ان پر زنجیر اور طوق رکھے جائیں پھر حضرت فاطمہ نے کہا تو فرشتے ان کو کیسے لائیں گے۔

فرمایا ان کے تین گروہ ہونگے فاسق بوڑھوں کا اور جوان گنہگاروں کا اور بدکار عورتوں کا تو مردوں کو داڑھی سے پکڑا جائے گا اور کھینچا جائے گا اور عورتوں کو ان گیسوؤں سے اور کتنے میری امت کے سفید ریش انہیں ان کی داڑھی پر سے پکڑا جائے گا۔

اُمتی یُوخذُ ویُقبضُ علی الشّیبِ ویُقادُ اِلی النّارِ و ھُوَ یُنادیٰ وا شیباہ واضُعفاہ و کم مَنْ شابّ یُقبضُ اِلی اللّحیۃِ ویُقادُ اِلی النّارِ و ھُوَ یُنادیٰ وَ اشباباً وَ احُسنِ صُوْرتاہ وَ کم مِنْ مَرءۃٍ مِنْ اُمتیٖ تُوخذُ علی نا صیتِھا وتُقادُ اِلی النّارِ وھِیَ تُنادیٰ وافضُحتاہ وھتک حُرمتاہ واستراہ حتّی بھِمُ انتھی اِلی مالکٍ فاِذا نظرَ ما لک'' الیھِمْ یقُولُ لِلْملٰئکۃِ مَنْ ھؤُلاءِ فما وردَ علی الْاَشقیاءِ اعجب مِنْ ھؤُلاءِ مِنْ ھؤُلاءِ لم تسوَدُّ وُجُوھُھُم ولَمْ تُوضعِ السّلسلُ والاغللُ فِیْ اعناقھِمْ فیقُولُ الْملٰئکۃُ ھکذا اُمِرنا نا تیٖ بھِمْ علی ھذہِ الحالۃِ فیقُولُ الْمالکُ یا معشرَ الْاشقیآءِ مَنْ انتُم

marfat.com

يَقُولُونَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرىٰ فَلَمَّا قَادَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ فَلَمَّا رَاوْ مَالِكاً نَسُوْ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَيْبَةِ الْمَالِكِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ مَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مِمَّنْ اُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ مِمَّنْ يَصُوْمُوْنَ رَمَضَانَ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ مَا اُنْزِلَ الْقُرْآنُ

اور فریاد کرے گا ہائے میری سفید ریش ہائے میرا بڑھاپا اور کتنے ہی جوان داڑھی پرسے پکڑے جائیں گے اور دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے اور وہ فریاد کرے گا ہائے میری جوانی اور ہائے میری حسین صورت اور کتنی ہی میری امت سے (فاجرہ) عورتیں انہیں ان کے ماتھے کے بالوں سے پکڑا جائے گا اور جہنم کی طرف چلائی جائیں گی اور کہتی ہونگی ہائے میری رسوائی اور ہائے میری ہتک اور ہائے میرا پردہ یہاں تک کہ وہ سب مالک فرشتہ کے پاس آئیں گے تو جب مالک ان کی طرف دیکھے گا تو فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ کون ہیں پس نہ وارد ہوا اشتقیاء کا ان سے عجیب تر حال نہ ان کے چہرے سیاہ ہوئے اور نہ ان کی گردنوں پر زنجیر اور طوق رکھے گئے تو فرشتے کہیں گے ہمیں ان کو اس حال پر لانے کا حکم دیا گیا پھر مالک فرشتہ انہیں کہے گا اے گروہ اشتقیا تم کون ہو وہ کہیں گے ہم محمد ﷺ کی امت سے ہیں اور ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب فرشتے انہیں چلا کر لائیں گے تو وہ فریاد کریں گے یا محمد پس جب وہ مالک فرشتے کو دیکھیں گے تو اسم محمد ﷺ بھول جائیں گے اس کے خوف سے مالک انہیں پوچھے گا کہ تم کون ہو تو وہ کہیں گے ہم اس امت سے ہیں جن پر قرآن اترا اور جنہوں

marfat.com

نے رمضان کے روزے رکھے پس مالک کہے گا قرآن تو نہ اترا

اَلا علی مُحمدٍ فلمّا سمعُوْ اسمِ مُحمدَ صلّی اللّٰہُ علیْہِ وَ آلِہٖ وسلّم صاحُوْ باجْمعِهِمْ وقالُوْا نحْنُ منْ اُمّةِ مُحمّدٍ صلّی اللّٰہُ علیْہِ وَ آلِہٖ وسلّم فیقوْلُ لهُمْ اُلْمالکُ ما کان لکُمْ فیْ الْقران زجْرٌ عنْ مَعاصی اللّه تعالی فاذا وقفوْا علی شفیْرة جهنّم ونظرُوْا الی النّار والی الزّبانیةِ یقُوْلُوْن یامالکُ ائْذنْ لَناساعة حتّی تبْکیْ علی انْفسنا فیأْذنْ لهُمْ فیبْکُوْنَ حتّی لمْ یبْق الدّمُوْع فیبْکُوْن دماً فیقوْلُ الْمالکُ لهُمْ مَا احْسنَ هذاالْبکاء فلوْکان هذا فیْ الدّنْیا منْ خشْیة اللّه تعالی لمنعکُمُ الْیوْم منْ النّار باب'' فیْ ذِکْرِ الزّبانیةِ قال منْصُوْرُ بْنُ عمّارٍ بلغنیْ عن النّبی صلّی اللّٰہُ علیْہِ وَ آلِہٖ وسلّم انّ لمالکِ النّار ایْدیًا وَّ ارْجُلا بعدد اهْل النّار و مع کُل رجل ید'' تقیْمه'' وتقْعدُهٗ وتغُلّهٗ و تسْلسلُهٗ فاذا نظر الْمالکُ الی النّار تاکُل بعْضُها ببعْضٍ مَنْ خوْف الْمالک وحُرُوْفُ الْبسْملةِ تسْعة عشر حرْ فاوَعدَدُ الزّبانیة کذلک فمنْ قال بسْم اللّه الرّحْمنِ الرّحیْم صدْقاً مَنْ قلْبِهِ الْخالص اخْلصهُ اللّٰہُ تعالی یوْم الْقیمة من الزّ بانیة

مگر محمد ﷺ پر تو جب وہ اسم محمد ﷺ سنیں گے تو سب فریاد کریں گے کہ ہم امت محمد ﷺ سے ہیں تو ان سے مالک کہے گا کہ تمہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر وعید نہ تھی

marfat.com

پھر جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے ہو کر آگ اور عذاب کے فرشتوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے اے مالک ہمیں ایک گھڑی اجازت دو تا کہ ہم اپنی جانوں پر رولیں پس وہ انہیں اجازت دیگا تو وہ اس قدر روئیں گے کہ انسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو بہائیں گے۔ پس مالک فرشتہ ان سے کہے گا کہ یہ رونا کیا ہی اچھا ہے تو اگر یہ رونا دنیا میں اللہ کے خوف سے ہوتا تو تمہیں آج آگ میں نہ جانے دیتا۔ باب نمبر ۳۷ **عذاب کے فرشتے کے بیان میں** حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مجھے نبی ﷺ سے روایت پہنچی ہے فرمایا کہ بے شک مالک کے لئے دوزخیوں کی تعداد برابر ہاتھ اور پاؤں ہیں اور ہر شخص کے ساتھ اس کا ایک ہاتھ رہتا ہے جس سے اسے وہ اٹھاتا اور بیٹھاتا اور اسے طوق اور زنجیر پہناتا ہے پس جب مالک فرشتہ آگ کی جانب دیکھتا ہے تو بعض اس کا بعض کو کھاتا ہے مالک کے ڈر سے

(بسم اللہ شریف کی برکت) اور بسم اللہ کے انیس حروف ہیں اسی طرح عذاب کے فرشتے بھی انیس ہیں تو جس نے اخلاص کے ساتھ سچے دل سے بسم اللہ شریف کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عذاب کے فرشتوں سے خلاصی دے گا اس کی برکت سے

ببركتہٖ و انما سُمُّوا الزَّبانية زبانية لَانَّهُمْ يعْمَلُوْن بارْجُلهم كما يعْملُوْن بايْديْهِمْ فياْخُذُ واحدٌ منْهُمْ عشرة الاف مَن الْكُفّار بيد وَاحد وَ عشرة الاف باحْدىٰ رجْليْه و عشرة الافٍ بالْيد الْاُخرىٰ و عشرة الافِ بالرّجُل الْاُخرىٰ فيعذّبُ ارْبعيْن الْف كافر مَرّة

marfat.com

واحدة لما فيه من قوة وشدة احدهم مالک خازن النار و ثمانية عشر مثله و هم رؤساء الملئكة تحت كل منهم من الخزنة ما لا يحصى عدده و اعينهم كالبرق الخاطف و اسنانهم كصياصى اقران البقرة و اشفا ههم تمس اقدامهم و يخرج لهب النار من افواههم ما بين كتفى كل واحدة مسيرة سنة واحدة و لم يخلق الله من الرحمة و الرافة مقدار ذرة و لو مكث احدهم فى بحار النار اربعين سنة لا يضره النار لان الملئكة خلقت من النور و النور اشد من النار نعوذ بالله منها ثم يقول المالک للزبانية القوهم فى النار فاذا القوا جميعهم فى النار نادوا باجمعهم لا اله الا الله محمد رسول الله

اور عذاب کے فرشتوں کا نام زبانیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کام کرتے ہیں جس طرح کہ ہاتھوں سے کرتے ہیں تو ان میں سے ایک دس ہزار کفار کو ایک ہی ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور دس ہزار کو ایک پاؤں سے اور دس ہزار کو دوسرے ہاتھ سے اور دس ہزار کو دوسرے پاؤں سے تو چالیس ہزار کافر کو ایک پکڑ سے ہی عذاب دیتا ہے اس لئے کہ اس میں قوت و سختی ہے۔ ایک ان میں مالک ہے جو کہ خازن دوزخ ہے اور اٹھارہ فرشتے اور اس کی مثل ہیں اور وہ فرشتوں کے سردار ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے نیچے کئی خازن ہیں جن کی گنتی ممکن نہیں اور آنکھیں انکی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح ہیں اور زبان ان کی گائے کے سینگ کی طرح ہے اور ان کے

marfat.com

ہونٹ قدموں کو پہنچے ہونگے اور ان کے منوں سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال چلنے کی مسافت ہوگی ان میں اللہ نے رحمت و مہربانی ایک ذرہ برابر پیدا نہیں کی اور اگر ان سے کوئی فرشتہ آگ کے دریاؤں میں چالیس سال بھی ٹھہرا رہے تو اسے آگ نقصان نہیں دیتی اس لئے کہ فرشتے کو اللہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور نور آگ سے بھی سخت تر ہے۔ ہم لوگ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر مالک فرشتہ عذاب کے فرشتوں سے کہے گا کہ انہیں دوزخ میں ڈالو پس جب وہ ان سب کو آگ میں ڈالیں گے تو سب فریاد کریں گے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فَتَرْجِعُ عَنْهُمُ النَّارُ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ يَا نَارُ خُذِيْهِمْ فَتَقُوْلُ النَّارُ كَيْفَ اٰخُذُهُمْ وَ هُمْ يَقُوْلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ نَعَمْ كَذَآ اَمَرَنِىْ رَبِّىْ فَلَمَّا سَكَتُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَاْخُذُهُمُ النَّارُ فَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى قَدَمَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُ اِلٰى سُرَّتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُ اِلٰى حَلْقِهٖ فَاِذَا قَصَدَتِ النَّارُ اِلَى الْوُجُوْهِ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ لَا تُحْرِقْ وُجُوْهَهُمْ فَطَالَ مَا سَجَدُوْا لِلرَّحْمٰنِ وَ لَا تُحْرِقْ قُلُوْبَهُمْ فَطَالَ مَا عَطِشُوْا مِنْ شِدَّةِ رَمَضَانَ فَيَبْقَوْنَ فِيْهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بَابٌ فِىْ ذِكْرِ اَهْلِ النَّارِ وَ طَعَامِهِمْ وَ شَرَابِهِمْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ مُسْوَدَّةٌ الْوُجُوْهِ مُظْلِمَةٌ

marfat.com

الْاَبْصَار مُذْهِبَةُ الْعُقُوْل مُزْرِقَةُ الْعُيُوْن رُؤُسُهُمْ كَالْجِبَال اَبْدَانُهُمْ كَالْفَخَار وَ عُيُوْنُهُمْ كَالطَّوْد وَ شُعُوْرُهُمْ كَاَجَام الْقَصَب لَا مَوْتَ يَمُوْتُوْن وَ لَا حَيٰوةَ يَحْيُوْن وَ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْن جِلْدَةً وَ مِنْ جِلْدٍ اِلٰى جِلْدٍ سَبْعُوْن طَبَقًا مِّنَ النَّار وَ فِیْ اَجْوَافِهِمْ حَيَّاتٌ وَ عَقَارِبُ مِنَ النَّار يَسْمَعُ صَوْتُهُمَا كَصَوْت

پس آگ انہیں چھوڑ دی گی پھر مالک کہے گا کہ اے آگ انہیں پکڑ لے آگ کہے گی میں ان کو کیسے پکڑوں وہ تو پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس مالک کہے گا ہاں ایسے ہی مجھے حکم دیا ہے میرے رب نے تو جب وہ کلمہ پڑھنے سے خاموش ہو جائیں گے تو آگ انہیں چمٹ جائے گی ان میں کسی کو ٹخنوں تک چمٹے گی اور کسی کو گھٹنوں تک اور کسی کو ناف تک اور کسی کو گلے تک پس جب آگ چہرہ تک جانا چاہے گی تو مالک فرشتہ کہے گا کہ ان کے چہرے نہ جلا پس انہوں نے بہت سجدے کئے ہیں اللہ کو اور ان کے دلوں کو نہ جلا یہ بہت پیاسے رہے رمضان میں تو باقی رہیں گے اتنی مدت آگ میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے۔ باب نمبر ۳۸ (اہل دوزخ اور ان کے کھانے پینے کے بیان میں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کے چہرہ سیاہ تاریک آنکھیں اور عقلیں زائل نیلی آنکھیں اور سر ان کے پہاڑوں کی مانند اور بدن ان کے ٹھیکریوں کی مانند بجتے ہونگے اور آنکھیں ان کی طود کی طرح اور بال ان کے بانس کے جھاڑ کی طرح اور نہ ان کے لئے موت کہ وہ مریں اور نہ حیات کہ وہ جئیں اور ان میں ہر ایک کی ستر کھالیں ہوں گی اور ایک کھال سے دوسری تک ستر طبق آگ ہونگے اور ان کے

marfat.com

پیٹوں میں آگ سے سانپ اور بچھو ہونگے انکی آوازیں وحشیوں اور گدھوں کی آواز کی طرح سنیں گا۔

الْوُحُوْشِ وَالْحمِیرِ وَالسَّلٰسِلِ وَالْاَغْلٰلِ یُغَلُّوْنَ وَ یُقطَعُوْنَ بِالْکَلَالِیبِ وَ یُضْرِبُوْنَ بِالْمَقَامِعِ وَ یُضْرِبُوْنَ عَلَی الْوَجْهِ وَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ یُنَادُوْنَ یَارَبَّاهُ اَحَاطَ بِنَا الْعَذَابُ فَوَجَدْنَاهُ مُضَیِّقَةً لَا نُسْحَبُوْنَهَا مَغْلُوْلَةً بَاغْلَالِهَا وَاِنْ شَکَوْا لَمْ یُرْحَمُوْا وَاِنْ صَبَرُوْا لَمْ یَجِدُوْا فَرَحًا وَّ اِنْ نَّا دَوْا لَمْ یُجَابُوْا وَ یُنَادُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَ فِی الْاَصْفَادِ مُقَرَّنِیْنَ وَ فِیْ سُجُوْنِ النَّارِ مُخَلَّدُوْنَ خُلُوْدًا وَّ یُنَادُوْنَ مِنْ طُوْلِ الْعَذَابِ وَ ضِیْقِ مَدْخَلِهِمْ وَسَآئِلٌ صَدِیْدُ هُمْ وَ مَکْشُوْفٌ عَوْرَاتُهُمْ وَ مُغْبَرَةٌ اَلْوَانُهُمْ وَ الْاَشْقِیَآءُ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ کُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ. فَخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اَنَا مُؤْمِنُوْنَ قَالَ سَاکِنُوْا اَهْلِ النَّارِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَبَلًا وَّ یُقَالُ لَهُمْ اُصْعُدُوْا عَلَیْهِ فَیَصْعَدُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ بِاَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰی صَارُوْا عَلٰی رَأْسِ الْجَبَلِ ثُمَّ یَنْفُضُهُمُ الْجَبَلُ نَفْضَةً فَیَرُدُّهُمْ اِلٰی قَعْرِهَا خَاسِرِیْنَ وَقَالَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ یَسْتَغِیْثُوْنَ بِالْمَطَرِ فَیُرْفَعُ سَحَابَةٌ فِی النَّارِ سَوْدَآءَ فَیَقُوْلُوْنَ

اور انہیں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے اور آروں سے چیرے جائیں گے اور گرزوں

marfat.com

سے ماریں جائیں گے اوران کی چہروں پر مارا جائے گا اور آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اہل دوزخ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں عذاب نے گھیر لیا پس ہم نے اسے بہت تنگ پایا ہمیں اس میں طوق ڈال کر گھسیٹا نہ جائے اور اگر وہ شکایت کریں تو ان پر رحم نہ کیا جائے گا اور اگر صبر کریں سکون نہ پائیں گے اور اگر وہ فریاد کریں سنی نہ جائے گی لیکن وہ عذاب اور ہلاکت کو ہی آوازیں دیں گئے اور زنجیروں میں جکڑے جائیں گے اور وہ جہنم کی قیدوں میں ہمیشہ رہیں گے اور طول عذاب اور تنگی کا مکان کے سبب فریاد کریں گے اور ان سے پیپ بہتی ہوگی اور ان کی شرمگاہیں برہنہ ہونگی اور رنگ متغیر ہونگے اور وہ بد بخت کہیں گے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم بہکے ہوئے لوگ تھے پس ہم سے ایک دن عذاب میں تخفیف فرما بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم والوں کے لئے ایک پہاڑ پیدا کیا ہے وہ اس پر چڑھائے جائیں گے پس وہ اس پر ہزار برس تک منہ کے بل چڑھتے رہیں گے یہاں تک کہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے پھر پہاڑ ان کے نیچے سے کھسک جائے گا اور وہ نامراد ہو کر اس کی گہرائی میں گر جائیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل نار بارش مانگیں گے تو دوزخ میں سیاہ بادل نمودار ہوگا پس کہیں گے کہ

اَلْغَیْثُ مِنَ الرَّحمۃِ فَیُمْطَرُ عَلَیھِمْ حجارۃٌ مِّنَ النَّارِ وَ تَقَعُ عَلٰی رُؤُسِھِمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ حَیَّاتٌ" وَ عقاربُ ثُمَّ یَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ تعالٰی اَلْفَ سَنَۃٍ اَنْ یَّرْزُقَھُمُ الْغَیْثَ فَیَظْھَرُ سَحابۃٌ" اُخْریٰ سَوْدَآءُ فَیَقُوْلُوْنَ

marfat.com

هٰذِہٖ سَحَابَةُ الْمَطَرِ فَيُرْسَلُ عَلَيْهِمْ حَيَاتٌ كَامْثَالِ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ فَلَمَّا عَضَّتْ وَ نَهَشَتْ لَا يَذْهَبُ وَجْعُهَا اَلْفَ سَنَةٍ وَّ هٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ وَ قَالَ سَكَنُوْا اَهْلَ النَّارِ يُنَادُوْنَ مَالِكًا سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَلَا يَرُدُّ الْمَالِكُ عَلَى الْاَشْقِيَآءِ جَوَابًا فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ مَا اَجَابَنَا الْمَالِكُ فَيَقُوْلُوْنَ يَامَالِكُ اسْقِ لَنَا شَرْبَةً مِّنْ مَّآءِ التَّسْنِيْمِ فَقَدْ اَكَلَتِ النَّارُ عِظَامَنَا وَ قَطَعَتِ النَّارُ قُلُوْبَنَا فَيَسْقِيْهِمْ شَرْبَةً مِّنْ مَّآءِ الْجَحِيْمِ فَاِذَا تَنَاوَلُوْا بِالْيَدَيْنِ يَسْقُطُ الْاَصَابِعُ وَاِذَا بَلَغَتِ الْوُجُوْهَ تَتَنَاثَرُ الْوُجُوْهُ وَالْعُيُوْنُ وَالْجُلُوْدُ وَاِذَا دَخَلَتْ فِى الْبُطُوْنِ قَطَعَتِ الْاَمْعَآءَ وَالْكَبِدَ قَالَ اِنَّ سَاكِنِىْ اَهْلِ النَّارِ اِذَا اسْتَغَاثُوْا بِطَعَامِهِمْ يُجِیْءُ بِالزَّقُّوْمِ فَاِذَا اَكَلُوْا الزَّقُّوْمَ يُغْلٰى مَافِىْ بُطُوْنِهِمْ وَ يُغْلٰى دِمَاغُهُمْ وَ اَفْرَاسُهُمْ وَ يَخْرُجُ لَهَبُ النَّارِ مِنْ

رحمت کی بارش ہے تو وہ ان پر آگ کے پتھر برسائے گا اوران کے سروں پران پر اوپر سے سانپ اور بچھو گریں گے پھر ہزار سال تک بارش مانگتے رہیں گے تو ایک سیاہ بادل نمودار ہوگا تو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ بارش کا بادل ہے تو وہ ان پر اونٹ کے گردن کے برابر سانپ برسائے گا تو ہزار برس تک ان کا درد نہ جائے گا اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی کہ ہم ان کے عذاب پر عذاب زیادہ کریں گے بسبب اس کے کہ تھے وہ فساد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم مالک فرشتے کو ستر ہزار سال فریاد

marfat.com

کرتے رہیں گے اور وہ ان بدبختوں کو کچھ جواب نہ دے گا پس جہنمی کہیں گے اے ہمارے پروردگار مالک نے ہمیں کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کہیں گے اے مالک ہمیں چشمہ تسنیم سے پانی دے دو ہماری تو آگ نے ہڈیاں کھالیں اور ہمارے دل آگ نے قطع کر دیئے تو وہ انہیں جہنم کا کھولتا پانی دے گا جب وہ اسے ہاتھوں میں لیں گے تو ان کی انگلیاں گر جائیں گی اور جب پانی منہوں کو لگائیں گے تو ان کے منہ آنکھیں اور کھالیں جل جائیں گے اور جب پیٹوں میں داخل ہوگا تو ان کی انتڑیاں اور جگر کٹ جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل دوزخ کھانے کا سوال کریں گے تو انہیں جہنم کے درخت زقوم سے کھانے کو دیا جائے پس جب وہ زقوم کھالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔

فمهمْ وَ تسْقُطُ احْشآؤُهُمْ مَنْ اقْدامهِمْ قالَ اِنَّ ساكنىْ اهْلِ النَّار يلْبسُوْن منْ قطرانٍ فاذا وَ ضعُوا على الْاَبْدانِ انْ سلخت الْجُلوْدُ وَ انَّ الْاَشْقيآءَ فِى النَّارِ عُمْى'' لَا يُبْصرُوْن بُكْم'' لَا يَنْطِقُوْنَ صُمّ'' لَا يسْمعُوْنَ وَ كُلُّ جآئعٍ يَشْتهى الطَّعام اِلَّا اهْلُ النَّارِ وَ كُلُّ ميِّتٍ يَشْتهى الْحيوةَ اِلَّا اهْلُ النَّار فانَّهُمْ يتمنَّوْن الْموْة ولا يمُوْتُوْن باب'' فِىْ ذكْرِ الْوانِ الْعذابِ على قدْرِ اعْمالِهِمْ قالَ النَّبىُّ صلَّى اللّٰهُ عليْه وَ آله وسلَّم ينْجُوْا اُمَّةُ مُحمَّد صلَّى اللّٰهُ عليْه و آله وسلَّم من النَّار منْ بعْد ستيْن الْف سنةٍ وَ هؤُلآءِ قوْم'' مَنْ اُمتىْ سامنُوْن من اللُّحُوْم الْحرامِ مهْزُوْلُوْن من الدَّيْن

marfat.com

كاسون من الثياب عارون عن الطاعات عالمون لا يعملون بالعلم يعلمون ظاهرا من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غفلون، جاهلون من اهل السوق يكسبون من اى مال شآئوا و لا يبالون من اى باب يدخلون فى النار قال الله تعالى يموسى لورايت ناقض العهد والامانة يسحبان على وجوههما الى النار و اذا طرحا فى جهنم

اور ان کی انتڑیاں پگھل کر ان کے قدموں سے نکلیں گی اور فرمایا کہ اہل نار کو تانبے کا لباس پہنایا جائے گا جب اسے بدنوں پر رکھیں گے تو ان کی کھالیں اتر جائیں گی اور وہ بد بخت جہنم میں اندھے ہوں گے کہ کچھ نہ دیکھیں گے اور گنگے ہوں گے کہ کچھ نہ بولیں گے بہرے ہونگے کہ کچھ نہ سنیں گے اور اہل دوزخ کے سوا ہر بھوکا کھانا چاہتا ہے اور ہر مرنے والا زندگی چاہتا ہے لیکن اہل جہنم موت چاہیں گے مگر وہ مریں گے نہیں باب نمبر ۳۹ (**بقدر اعمال عذاب کی اقسام کے بیان میں**) نبی کریم ﷺ نے فرمایا امت محمد ﷺ کے لوگ ساٹھ ہزار سال بعد آگ سے نجات پائیں گے اور میری امت سے یہ وہ گروہ ہے۔ جو حرام گوشت سے فربہ ہوئے اور دین میں لاغر اور لباس پہنے مگر طاعت سے عاری رہے، عالم تھے لیکن علم پر عمل نہ کیا انہوں نے ظاہر دنیاوی زندگی سمجھی حالانکہ وہ آخرت سے کماتے تھے اور وہ اہل بازار میں سے غافل جاہل تھے بے دھڑک جو چاہتے مال حاصل کر لیتے اس کا خوف نہ کرتے کہ وہ دوزخ کے کونسے دروازے سے آگ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو عہد

marfat.com

توڑنے اور خیانت کرنے والے کو دیکھے کہ جب وہ منہ کے بل گھسیٹ کر آگ کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

صار کل عضو منهما فی مکان و کل عرق فی مکان و قلبهما فی مکان و ویل لکل ناقض العهد والامانة و تراهما مصلوبین علی شجرة الزقوم والنار تدخل فی دبرهما و تخرج من فمهما و اذنیهما و اعینهما و یقارن معهما الشیطن فی السلسل والاغلل معلقین باسنانهما ولسانهما ویسیل دماغهما من منخریهما ولا یجدان راحة طرفة عین وان الکافرین یطلبون الامان من عذاب ناقض العهد والامانة و ناقض العهد والامانة یطلب الامان من عذاب تارک الصلوة وتارک الصلوة یطلب الامان من عذاب الزانی والزانی یطلب الامان من عذاب اکل الربوا وناقض العهد والامانة والزانی واکل الربوا وتارک الصلوة یعذبون فی النار حقبا الی اربعین الف سنه قال النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم لو کان ماء البحار مدادا والاشجار اقلاما والانس والجن یکتبون نفدت البحار کلها ثم جاؤا مثلها سبعون الف ضعف فینفد ذلک کله و فنت الانس والجن قبل ان یکتب اعداد حقب جهنم و ذلک قوله تعالی

ان کا ہر عضو اپنی جگہ سے جدا ہوگا اور ہر رگ اپنی جگہ سے جدا اور دل ان کا جدا اور ہلاکت ہے

marfat.com

عہد توڑنے اور خیانت کرنے والے کے لئے اور تو ان دونوں کو زقوم کے درخت پر سولی چڑھے دیکھے گا اور آگ ان کی شرمگاہوں سے داخل ہوگی اور کانوں اور آنکھوں سے نکلے گی اور وہ شیطان کے ساتھ زنجیروں سے جکڑے جائیں گے اور طوق ان کے دانتوں سے لٹکائے جائیں گے اور ان کے دماغ پگھل کر ناک کے سراخوں سے بہتے ہونگے اور پلک چھپکنے کا وقت بھی سکون نہیں پائیں گے اور بے شک کفار عہد توڑنے اور خیانت کرنے والے کے عذاب سے پناہ مانگیں گے اور عہد شکندہ اور خائن تارک نماز سے امان مانگیں گے اور تارک نماز زانی کے عذاب سے امان چاہے گا اور زانی سودخور کے عذاب سے پناہ مانگے گا اور عہد شکنی کرنے والا اور خائن اور زانی اور سودخور اور تارک نماز یہ سب جہنم میں چالیس ہزار برس مدت تک عذاب دیئے جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر سمندروں کا پانی سیاہی اور سب درخت قلمیں اور جن وانس لکھنے لگیں تو سمندر ختم ہو جائیں پھر اس کی مثل ستر ہزار اور سیاہی لائی جائے تو وہ سب سیاہی ختم ہو جائے گی اور سب جن وانس دوزخ کے حقب کے عدد لکھنے سے قبل فنا ہو جائیں گے اور یہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

لاَ بِثِيۡنَ فِيۡهَآ اَحۡقَابًا، قَالَ اتعۡلَمُوۡنَ مَا الۡحقبُ قَالُوۡا لاَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلۡحقبُ اَرۡبعَةُ آلاَفِ سَنَةٍ قَالُوا السَّنَةُ كَمۡ شَهۡرٍ قَالَ اَرۡبعَةُ الاَفِ شَهۡرٍ قَالُو الشُّهۡرُ كَمۡ يَوۡمًا قَالَ اَرۡبعَةُ الاَفِ يَوۡمٍ قَالُوا الۡيَوۡمُ كَمۡ سَاعَةً قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم سَبۡعُوۡنَ اَلۡفَ سَاعَةٍ كُلُّ سَاعَةٍ سَنَةٌ مِّنۡ سِنِيۡنَ الدُّنۡيَا وَ رُوِىَ عَنۡ اَبِىۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ يَخۡرُجُ مِنۡ جَهَنَّمَ حَيَّةٌ اِسۡمُهٗ حَرِيۡشٌ وَ يَتَوَلَّدُ

marfat.com

مِنْ جِنْسِ الْعَقْرَبِ وَرَأْسُهٗ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ ذَنْبُهٗ اِلٰی تَحْتَ الثَّرٰی فَیُنَادِیْ کُلَّ سَنَةٍ اَلْفَ مَرَّةٍ اَیْنَ قَاطِعُ الرَّحْمِ وَ اَیْنَ شَارِبُ الْخَمْرِ فَیَقُوْلُ جِبْرَآئِیْلُ مَاتُرِیْدُ یَاحَرِیْشُ فَیَقُوْلُ الْحَرِیْشُ اُرِیْدُ خَمْسَ نَفَرٍ اَیْنَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوةَ وَ اَیْنَ مَنْ مَنَعَ الزَّکٰوةَ وَ اَیْنَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَاَیْنَ مَنْ اَکَلَ الرِّبٰوا وَ اَیْنَ مَنْ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثِ الدُّنْیَا فِی الْمَسَاجِدِ وَانَا اٰکُلُهُمْ وَ اُطْعِمُهُمْ فَیَجْمَعُهُمْ فِیْ فَمِهٖ وَ یَرْجِعُ اِلٰی جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاوَةِ باب'' فِیْ ذِکْرِ شَارِبِ الْخَمْرِ رُوِیَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّهٗ

کہ وہ جہنم میں کئی حقب رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حقب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا حقب چار ہزار سال کا ہے صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا چار ہزار ماہ کا انہوں نے عرض کی دن کتنی ساعت کا ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ستر ہزار ساعت کا اور ہر ساعت دنیا کے سالوں سے ایک سال کی ہوگی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو جہنم سے ایک سانپ نمودار ہوگا جس کا نام حریش ہے اور وہ بچھو کی جنس سے پیدا ہوگا اور اس کا سر ساتویں آسمان تک ہوگا اور اس کی دم ساتویں زمین کے نیچے تک اور وہ ہر سال میں ہزار بار ندا کریگا کہ قطع رحم کرنے والا کہاں ہے اور شراب پینے والا کہاں ہے تو حضرت جبرائیل کہے گا حریش تم کیا چاہتے ہو حریش کہیگا میں پانچ شخصوں کو چاہتا ہوں کہاں ہے جس نے نماز کو چھوڑا اور

marfat.com

کہاں ہے جس نے زکوۃ کو روکا اور کہاں ہے جس نے شراب کو پیا اور کہاں ہے جس نے سود کھایا اور کہاں ہے جو مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرتا میں ان کو کھاؤں گا پس ان سب کو وہ منہ میں لیگا اور جہنم کی طرف چلا جائے گا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بدبختی سے

۔باب نمبر۴۰ (**شرابی کے عذاب کے بیان میں**) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم یُؤْتی شَارِبُ الْخَمْرِ یَوْمَ الْقِیمۃِ وَالْکُوْزُ مُعَلَّقٌ فِیْ عُنُقِہٖ وَالطَّنْبُوْرُ فِیْ کَفِّہٖ حَتّٰی یُصْلَبُ عَلٰی خَشْبَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ مِّنْ مَّوْضِعِ کَذَا وَ یَخْرُجُ رَآئِحَۃُ الْخَمْرِ مِنْ فَمِہٖ وَیَتَاذّٰی اَھْلُ النَّارِ وَ اَھْلُ الْمُوْقِفِ حَتّٰی یَسْتَغِیْثُوْا اِلَی اللّٰہِ مِنْ نَّتْنِ رَآئِحَۃِ فَمِہٖ وَ یَکُوْنُ مَصِیْرُہٗ اِلَی النَّارِ فَاِذَا طُرِحَ فِی النَّارِ یُنَادِیْ اَلْفَ سَنَۃٍ وَّا عَطْشَاہُ ثُمَّ یُنَادِیْ مَالِکًا فَلَا یُجِیْبُہٗ مِقْدَارَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً وَّ یَکُوْنُ عَرَقُہٗ مُنْتِنًا یُّؤْذِیْ جِیْرَانَہٗ فَیُنَادِیْ یَارَبِّ اِرْفَعْ عَنِّی الْعَرَقَ فَلَا یَرْفَعُہٗ ثُمَّ یَجِیْءُ النَّارُ وَ تَاْکُلُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ رَمَادًا ثُمَّ یُعَادُ خَلْقًا جَدِیْدًا ثُمَّ تَجِیْءُ وَ تُحْرِقُہٗ مَغْلُوْلَۃً فَیَبْکِیْ وَ تَاْخُذُہٗ مِنْ رِجْلَیْہِ فَیُسْحَبُ فِیْھَا بِالسَّلَاسِلِ عَلٰی وَجْھِہٖ فَاِذَا اسْتَغَاثَ بِالْمَآءِ جِیْءَ بِالْجَحِیْمِ اِذَا شَرِبَ تَقَطَّعَتْ اَمْعَآؤُھُمْ فَاِذَا اسْتَغَاثَ بِالطَّعَامِ جِیْءَ بِالزَّقُّوْمِ فَیَاْکُلُہٗ وَ یَغْلِیْ مَا فِیْ بَطْنِہٖ وَ مَا فِیْ دِمَاغِہٖ وَ یَخْرُجُ لَھَبُ النَّارِ مِنْ

marfat.com

فمه و تساقطت الاحشآء من قدميه ثم يجعل في تابوت من نار الف عام ثم طول عذابه وضيق مدخله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت شرابی اس طرح لایا جائے گا کہ شراب کا کوزہ اس کی گردن سے لٹکا ہوگا اور طنبور اس کے ہاتھوں میں ہوگا یہاں تک کہ وہ آگ کی سولی دیا جائے گا پھر منادی ندا کرے گا کہ یہ فلاں بن فلاں فلاں جگہ کا رہنے والا ہے اور شراب کی بد بو اس کے منہ سے آتی ہوگی جس سے اہل دوزخ واہل موقف کو اذا پہنچے گی حتی کہ وہ اس کے منہ کی بد بو سے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا تو جب وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا اور ہزار سال وہ پیاس پیاس کی فریاد کرے گا پھر مالک فرشتہ کو پکارے گا تو وہ اسی سال تک اسے جواب نہ دے گا اور پسینہ اس کا اس قدر بد بودار ہوگا کہ ساتھ والے کو بھی تکلیف دے گا وہ فریاد کرے گا کہ اے رب مجھ سے پسینہ دور فرما مگر وہ دور نہ ہوگا پھر آگ لپک کر اسے جلائے گی حتی کہ وہ راکھ ہو جائے گا پھر اصل حالت پر لوٹا دیا جائے گا پھر آگ لپک کر طوق ڈالے کو جلا دے گی تو وہ گریہ زاری کرے گا اور اسے اس کے پاؤں سے پکڑ کر زنجیروں سے جکڑ کر جہنم میں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا تو جب وہ پانی مانگے گا تو اسے کھولتا پانی دیا جائے گا جب پیئے گا تو اس کی انتڑیاں قطع ہو جائیں گی جب کھانے کو مانگے گا تو اسے زقوم درخت دیا جائے گا جب اس کو کھائیگا تو اس کا پیٹ اور دماغ ابلے گا اور اس کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلے گا اور اس کی انتڑیاں گر کر قدموں کی طرف نکلیں گی پھر اسے تنگ جگہ طویل عرصہ عذاب دیا جائے گا۔

marfat.com

وَ تغيرَ الْوانه ثُمَّ يَخْرُجُ من التَّابُوت بَعْدَالْف عام وَ يُجعلُ فِيْ سِجّيْنٍ مِنَ النَّارِ وَيُغلى فيْها ثُمَّ يُنادىْ الْف عام فلا يُرْحم فِيْ السِّجّيْنِ حيَّاتٌ وَ عقارِبُ مثلُ الْبُخت ياخذُوْن بقد ميه فيقْطعُوْنه ثُمَّ يُوْضعُ على راْسه تاجٌ مِنَ النَّار فيُجعلُ فِيْ مفاصله الْحديْدُ و فِيْ عُنُقه السَّلسلُ والْاغلالُ ثُمَّ يخْرُجُ بعْد الْف عام ثُمَّ يُجْعلُ فِيْ وَيْلٍ وَّ هُوَ وادٍ مِنْ اوْدية جهنَّم حرُّها شديْدٌ وَ قعْرُها بعيْدٌ وَّ السَّلسِلُ وَالْاغْلالُ والْعقاربُ والْحيَّاتُ فيْها كثيْرةٌ وَ يُبْقى فِيْ الْوَيْلِ قدْرَ الْف عام ثُمَّ يُنادىْ يا مُحمَّداهُ فيسْمعُ مُحمَّدٌ صوْته وَ يقُوْلُ ياربِّ اسْمعُ صوْت رجُلٍ مِّنْ اُمَّتىْ فيقُوْلُ اللّٰهُ تعالىٰ هذا صوْتُ الرَّجُلِ الَّذىْ شرب الْخمْر فِيْ الدُّنيا وَ مات سكْرانُ فبعثْتُه فِيْ الْمحْشر وهُوَ سكْرانٌ فيقُوْلُ مُحمَّدٌ ياربِّ اُخْرُجْهُ مِنَ النَّار فيخْرُجُ بشفاعة و لمْ يُبْق مُخلَّدًا فِيْ النَّارِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تعالىٰ وَ هبْتُه لَكَ بابٌ فِيْ ذكْرِ الْخرُوْجِ مِنَ النَّارِ عَنْ عبْدِ اللّٰه ابْنِ عبَّاس رضى اللّٰهُ عنْهُما انَّه قال آخرُ منْ يَّخْرُجُ منْ هٰذهِ الْاُمَّة مَنْ يَّبْقى تسْعةُ الافِ سنة فيصيْحُ بعْد اربعة الافِ سنةٍ يَا اللّٰهُ اَلْف سنهٍ ثُمَّ يُنادىْ فيْها ياحنَّانُ

رنگ بدل دیا جائے گا پھر ہزار سال کے بعد اسے تابوت سے نکال کر آگ کی قید میں کر دیا جائے گا اور اس میں اس کو ابالا جائے گا پھر وہ ہزار برس فریاد کرتا رہے گا تو اس

marfat.com

پر رحم نہ کیا جائے گا جہنم کے سانپ اور بچھو ہونگے اونٹ کی مانند وہ اسے پاؤں سے پکڑیں گے اور کاٹیں گے اور اسے آگ کی ٹوپی پہنائی جائے گی اور اس کے جوڑوں میں لوہا رکھا جائے گا اور اس کی گردن میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید سے نکال کر جہنم کی وادی ویل میں ڈالا جائے گا جس کی گرمی سخت اور گہرائی بعید تک ہوگی زنجیر اور طوق اور سانپ و بچھو بہت ہونگے اور وادی میں ہزار سال تک رہے گا پھر فریاد کرے گا یا محمد پس محمد ﷺ اس کی آواز سنیں گے اور عرض کریں گے کہ اے پروردگار میں اپنی امت سے ایک شخص کی پکار سنتا ہوں۔ اللہ تعالی فرمائے گا یہ اس شخص کی آواز ہے جو دنیا میں شراب پیتا تھا اور نشے کی حالت میں مرا تو جب میں نے محشر کو زندہ کیا تو وہ نشے میں تھا تو حضور ﷺ عرض گزار ہوں گے اے میرے رب اسے آگ سے نکال لے پس اللہ اسے آپ کی شفاعت سے نکال لے گا اور وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں اسے آپ کو ھبہ کر دیا

ہے باب نمبر ۱۴۱ **دوزخ سے نکلنے کے بیان میں** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا جو اس امت کا سب سے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص ہوگا جو دوزخ میں نو ہزار سال رہا پھر چار ہزار سال بعد فریاد کی یا اللہ ایک ہزار سال تک پھر پکارا یا حنان ہزار سال اور یا منان ہزار سال

اَلْفَ عَامٍ وَ یَامَنَّانُ اَلْفَ عَامٍ وَ یَاقَیُّوْمُ اَلْفَ عَامٍ وَ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ اَلْفَ عَامٍ فَاِذَا نَفَذَ اللّٰہُ حُکْمَہٗ فِیْھِمْ فَیَقُوْلُ یَاجِبْرَآئِیْلُ مَا فَعَلْتَ

marfat.com

النَّارُ بِالْعَاصِيْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِه وَسَلَّم يَقُوْلُ
اِلٰهِىْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنِّىْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْطَلِقْ وَ انْظُرْ مَا حَالُهُمْ
فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيْلُ اِلَى الْمَالِكِ وَ هُوَ عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنَ النَّارِ فِىْ وَسَطِ
جَهَنَّمَ فَاِذَا نَظَرَ الْمَالِكُ اِلٰى جِبْرَآئِيْلَ قَامَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَ يَقُوْلُ مَآ
اَدْخَلَكَ هٰذَا الْمَوْضِعَ يَقُوْلُ مَا فَعَلْتَ بِالْعُصَاةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّم فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ مَا اَسْوَءَ حَالُهُمْ
وَاَضْيَقَ مَكَانُهُمْ قَدِ احْتَرَقَتِ النَّارُ اَجْسَادَهُمْ وَ اَكَلَتْ لُحُوْمَهُمْ وَ
بَقِيَتْ وُجُوْهُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ يَتَلَأْلَوْ فِيْهِمَا الْاِيْمَانُ فَيَقُوْلُ اِرْفَعِ
الطَّبَقَ عَنْهُمْ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَيَاْمُرُ الْمَالِكُ لِلْخَزَنَةِ فَتَرْفَعُ
الطَّبَقَ عَنْهُمْ فَيَنْظُرُوْنَ جِبْرَآئِيْلَ وَ يَرَوْنَهٗ اَحْسَنَ خَلْقًا فَيَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَلٰئِكَةِ الْعَذَابِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ مَنْ هٰذَا الْعَبْدُ
الَّذِىْ لَمْ تَرَ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ قَطُّ يَقُوْلُ الْمَالِكُ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ
الْكَرِيْمُ اَمِيْنُ اللّٰهِ الَّذِىْ كَانَ يَاْتِىْ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِالْوَحْىِ فَاِذَا سَمِعُوْا
ذِكْرَ مُحَمَّدٍ صَاحُوْا بِاَجْمَعِهِمْ وَ يَبْكُوْنَ وَ

اور ہزار سال یا قیوم اور ہزار سال یا رحمٰن یا رحیم پھر جب اللہ تعالیٰ ان کے بارے اپنے حکم جاری کرے گا تو فرمائے گا اے جبرائیل امت محمد ﷺ کے گنہگاروں کے ساتھ آگ نے کیا معاملہ کیا وہ عرض کرے گا الٰہی تو مجھ سے ان کا حال بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل جا کر دیکھو کہ ان کا کیا حال ہے پس جبرائیل چل کر

marfat.com

مالک فرشتہ کے پاس آئے گا تو وہ تعظیماً کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا آپ کو یہاں کیا چیز لائی جبرائیل کہے گا تو نے امت محمد ﷺ کے گنہگاروں سے کیا معاملہ کیا ہے پس مالک کہے گا کیا ہی برا حال ہے ان کا اور تنگ جگہ تحقیق ان کے جسم آگ نے جلا دیئے اور گوشت کھا لئے اور ان کے چہرے اور دل باقی رہے کہ ان میں ایمان چمکتا ہے تو جبرائیل کہے گا ان سے پردہ اٹھاؤ تاکہ میں انہیں دیکھ لوں پس مالک دوزخ کے خازنوں کو حکم دے گا تو وہ پردہ اٹھا دیں گے تو وہ جبرائیل کو دیکھیں گے اور اسے اچھی صورت میں پائیں گے پس وہ جان لیں گے کہ جبرائیل علیہ السلام عذاب کے فرشتوں میں سے نہیں ہیں تو پوچھیں گے اے مالک یہ شخص کون ہے کہ ان سے زیادہ حسین ہم نے کوئی نہ دیکھا مالک کہے گا یہ جبریل کریم اللہ کا وہ فرشتہ ہے جو محمد ﷺ پر وحی لیکر آتے جب وہ محمد ﷺ کا نام سنیں گے تو سب فریاد کریں گے اور روئیں گے۔

يَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيْلُ اَقْرِءْ مُحَمَّدًا مِنَّا السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُ لِسُوْءِ حَالِنَا وَ قُلْ لَهٗ قَدْ نَسِيْتَنَا وَ تَرَكْتَنَا فِي النَّارِ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْفَ رَاَيْتَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِاَسْوَءِ حَالِهِمْ وَ اَضْيَقِ مَكَانِهِمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ سَالُوْكَ شَيْئًا يَقُوْلُ نَعَمْ يَارَبِّ سَالُوْنِيْ اَنْ اَقْرِءَ نَبِيَّهُمُ السَّلَامَ وَ اُخْبِرَهٗ مِنْ سُوْءِ حَالِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْطَلِقْ اِلَيْهِ وَ بَلِّغْهُ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا لِيُخْبِرَهٗ عَنْ سُوْءِ حَالِهِمْ وَ هُوَ تَحْتَ شَجَرَةِ طُوْبٰى فِيْ خَيْمَةٍ مِّنْ

marfat.com

دُرَّةٍ بَیْضَاءَ وَلَهَا اَرْبَعَةُ الافِ بَابٍ وَ لَهَا مِصْرَاعَانِ مِنَ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ یَقُوْلُ مَا یُبْکِیْکَ یَا جِبْرَائِیْلُ یَقُوْلُ یَامُحَمَّدُ لَوْرَاَیْتَ مَارَاَیْتُ لَبَکَیْتَ مِنْ بُکَائِیْ قَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عُصَاةِ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ النَّارِ وَ هُمْ یَقْرَؤُنَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُوْنَ اَعْلِمْ مَا اَسْوَءَ حَالَنَا وَ اَضْیَقَ مَکَانَنَا وَ یَصِیْحُوْنَ یَا مُحَمَّدَاہُ وَ یُسْمِعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ صِیَاحَهُمْ وَ هُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدَاہُ فَیَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَآ اُمَّتِیْ فَیَقُوْمُ بَاکِیًا

اور کہیں گے اے جبریل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا سلام عرض کرنا اور ان سے ہماری بدحالی بیان کرنا اور کہنا کہ آپ ہمیں بھول گئے ہیں اور ہمیں آگ میں بے مددگار چھوڑ دیا پس جبریل علیہ السلام چلیں گے یہاں تک کہ اللہ کے حضور آ کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالی فرمائے گا اے جبرائیل تو نے امت محمدیہ کو کس حال میں دیکھا تو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو ان کی بدحالی کو خوب جانتا ہے اللہ تعالی فرمائے گا کیا انہوں نے تجھ سے کچھ سوال کیا وہ کہے گا ہاں انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا سلام کہوں اور آپ سے ان کا برا حال بیان کروں تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ اس طرف جاؤ اور ان کا پیغام دو پس جبرائیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتے ہوئے آئیں گے اور آپ سے ان کا برا حال بیان کریں گے اور آپ اس وقت بلند درخت کے نیچے سفید موتی کے خیمہ میں تشریف فرما ہونگے جس کے چار ہزار

marfat.com

دروازے ہیں اور اس کی دو جانب سرخ سونا ہے ہیں آپ پوچھیں گے اے جبرائیل
آپ کو کس بات نے رولا دیا وہ عرض کریں گے حضور آپ دیکھتے جو کچھ میں نے دیکھا
تو آپ بھی ضرور میری طرح روتے میں نے آپ کی گنہگار امت کے پاس سے آیا
ہوں انہیں آگ میں عذاب دیا جا رہا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ انہیں ہمارا برا حال اور تنگ مکان بتانا اور فریاد کرتے تھے کہ یا محمد اور اللہ نے ان
اس وقت آپ کو سنا دیگا کی فریادوں کو سنا تو نبی ﷺ فرمائیں گے لبیک لبیک اے میر
ی امت پھر حضور روتے ہوئے اٹھیں گے

فیاتیٰ عند العرش و الانبیآءِ علیھمُ السَّلامُ فیخرُّ ساجدًا للّٰہ و یُثنیہ
بمالمْ یثنِ احدٌ مثلہٗ فیقوْلُ اللّٰہ تعالٰی ارْفعْ راْسک سلْ تُعط و
اشْفعْ تُشفَّعْ یقُوْلُ یاربِّ اشْقیآءُ اُمّتی قدْ انفذْت حُکمک فیْھمْ
و شفعْت فاشْفعْنی فیْھمْ فیقوْلُ اللّٰہ تعالٰی قبلْتُ شفاعتک فیْھمْ
وانْطلقْ و اقْرءْ علیْھمُ السَّلامُ و اخْرِجْ منْھا کُلَّ منْ کانَ قال لآ الٰہ
الآ اللّٰہُ مُحمّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فینْطلِقُ النَّبیُّ صلَّی اللّٰہُ علیْہِ و آلہٖ
وسلَّم مع الانْبیآءِ علیْھِمُ السَّلامُ الی جھنَّم فاذا نظر الْمالکُ
الی مُحمَّد صلَّی اللّٰہُ علیْہِ و آلہٖ وسلَّم یقُوْمُ تعْظیْماً لَّہٗ فیقُوْلُ
للْمالکِ ماحالُ اُمَّتی الْاشْقیآءِ یقُوْلُ الْمالکُ اسْوءُ حالُھُمْ و
اضْیقُ مکانُھُمْ فیقُوْلُ النَّبیُّ صلَّی اللّٰہُ علیْہِ و آلِہٖ وسلَّم افْتح الْبابَ
وارْفعِ الطَّبقَ فاذا نظر اھْلُ النَّارِ الی مُحمَّدٍ صاحُوْا باجْمعِھمْ یا

marfat.com

مُحَمَّدَاهُ قَدْ اَحرَقَتِ النَّارُ جُلوُدنا وَ لُحُومَنا وَ قَدْتر كتنا فِى النَار وَ نسِيتَنَا فيَعْتذِ رُمنهُمْ وَ يَقُولُ مَا علمتُ حَالكُمْ فيُخرِجهُمْ منها جَمِيعًا وَ قَدْ صَارُوْا فَحماً اكَلتهُمُ النَّارُ فَينطَلِقُ بهِم الى بَاب الْجَنَّةِ عِنْد

اورعرش کے پاس آئیں گے اور دوسرے انبیاء بھی تو آنحضورﷺ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ کی وہ ثناء کریں گے جو کسی نہ کی تو اللہ تعالی فرمائے گا اے محبوب اپنا سر اٹھالو اور مانگو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی عرض کریں گے اے پروردگار میری کچھ بد بخت امت جن میں تو نے اپنا حکم جاری کر دیا میں شفاعت کرتا ہوں پس ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما تو اللہ تعالی فرمائے گا میں نے ان کے بارے میں شفاعت قبول کی اور اب جاؤ اور ان کو میرا سلام دو اور دوزخ سے ان کو نکال لو جس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس نبی کریم مع الانبیاء علیھم السلام جہنم کی جانب چلیں گے تو مالک فرشتہ حضورﷺ کو دیکھ کر تعظیماً کھڑا ہو جائے گا تو آپ مالک فرشتہ سے پوچھیں گے میری امت کے اشقیاء کا کیا حال ہے مالک عرض کریں گے ان کا برا حال اور تنگ جگہ ہے تب فرمائیں گے نبی کریمﷺ کہ جہنم کا دروازہ کھولوان سے پردہ اٹھاؤ پس جب اہل دوزخ حضور کو دیکھیں گے تو سب فریاد کریں گے یا محمدﷺ آگ نے ہماری کھالیں جلا ڈالیں اور ہمارے گوشت اور آپ ہمیں آگ میں بے یارو مددگار چھوڑ کر بھول گئے تو آپ ان سے معذرت چاہیں گے اور فرمائیں گے مجھے تمہارا حال معلوم نہ تھا پس آپ ان سب

marfat.com

کو دوزخ سے نکال لیں گے اور تحقیق آگ انہیں جلا کر کوئلہ کر دیا ہوگا پس آپ انہیں ساتھ لیکر باب جنت کی طرف نہر حیات کے پاس آئیں گے۔

نهر الحیوان فیغتسلون فیه و یخرجون منه شابًا جردًا مردًا مکحلین فیصیر وجوههم کالقمر لیلة البدر و علی جباههم مکتوب" هؤلاء جهنمیون عتقاء الرحمن من النار فیدخلون الجنة و یعبرون بذلک فیدعون الله تعالی ان یمحومنهم فیمحوا الله تعالی ذلک عن جباههم و اذا رای الکفار ان المسلمین قد خرجوا من النار قالوا یلیتنا کنا مسلمین فنحن ایضا نخرج من النار وذلک قوله تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین و روی عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال یؤتی الموت کانه کبش" املح و یقال لاهل الجنة اتعرفون الموت فینظرونه و یعرفونه ویقال لاهل النار یاهل النار اتعرفون الموة فینظرونه و یعرفونه فیذبح بین الجنة والنار ثم یقال یاهل الجنة خلود" لاموت فیها و یاهل النار خلود" لا موة فیها فذلک قوله تعالی و انذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر وفی الخبر اذا جیء بجهنم یوم القیمة تزفرت زفرة حتی صارت کل امة جاثیة علی رکبهم من

تو وہ سب اس میں نہائیں گے اس سے جوان ستھرے بدن بے شک ریش سرمیلی

marfat.com

آنکھیں ہو کر نکلیں گے اور ان کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہونگے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں رحمن نے آگ سے آزاد کر دیا جب وہ جنت میں جائیں گے تو اس سے شرم محسوس کریں گے۔ پھر اللہ تعالی سے دعا کریں گے کہ لکھا ہوا ان سے مٹادے پس اللہ تعالی اسے انکی پیشانیوں سے محو فرمادے گا اور جب کفار دیکھیں گے کہ تحقیق مسلمان جہنم سے نجات پا چکے ہیں تو کہیں گے کاشکہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی آگ سے نجات پاتے اور یہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ کافر تمنا کریں گے کاشکہ ہم بھی مسلمان ہوتے اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا موت کو سفید کلیجی رنگ دنبے کی مانند لایا جائے گا اور اہل جنت سے پوچھا جائے گا کیا تم اس موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور اسے پہچانیں گے اور دوزخیوں سے پوچھا جائے گا اے اہل دوزخ تم موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور پہچانے گے پھر اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے اہل جنت یہ ہمیشہ کا گھر ہے جس میں موت نہیں اور اے اہل دوزخ ہمیشہ رہو اس میں موت نہیں ہے تو یہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے اے محبوب انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا اور حدیث میں ہے کہ روز قیامت جب جہنم کو لایا جائے گا تو آواز کرے گی اور آواز کرنا یہاں تک کہ ہر گروہ اس کے خوف سے زانو بل اپنے رب کے سامنے آئے گا

هَوْلِهَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى و ترى كُلَّ اُمَّةٍ تُدْعٰى الى كِتَابِهَا اَلْيَوْم تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَاِذَا نَظَرُوْا الٰى جَهَنَّم وَ يَسْمَعُوْنَ زَفِيْرَهَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَمِعُوْلَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا مَّنْ مَّيْسَرَةِ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَفْسِى نَفْسِىْ حَتَّى الْخَلِيْلُ وَالْكَلِيْمُ اِلَّا الْحَبِيْبَ يَقُوْلُ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَاِذَا قَرُبَتِ النَّارُ يَقُوْلُ يَانَارُ بِحَقِّ الْمُصَلِّيْنَ وَ بِحَقِّ الْمُصَدِّقِيْنَ وَ الْخَاشِعِيْنَ وَالصَّآئِمِيْنَ ارْجِعِىْ فَلَا

marfat.com

تـرجـعُ الـنَّـارُ فَيقُولُ جبْـرآئيـلُ يـا مُـحـمَّدُ قُلْ لَّها بحقِ التَّآئبِيْنَ ودمُوعهـمْ وبُـكـآئهِـمْ عنِ الذُّنُوبِ ارْجعِيْ فيقُولُ النَّبيُّ صلَّى اللّٰهُ علـيْـه والـه وسلَّم فيرْجعُ النَّارُ ويجيْئُ جبرآئِيلُ بدمُوْعِ الْعُصاة و يـرُشُّ علـيْهـا فتـطْفئُ النَّارَ كنارِ الدُّنيا تطْفئُ بالْمآءِ والتُّراب وفيْ الـخـبـرِ اذا كـانَ يـوْمُ الْـقيـٰمة يـحْشُرُ اللّٰهُ تعالى الْخلاق فيْ وادِيْ الْمحْشرِ يجيْءُ جهنّمُ مُفْتُوْحة ابوابُها وتاْخُذُ اهْلَ الْمحْشرِ النَّارُ مِنْ تـحْتهـمْ و عـنْ ايْـمـا نهِمْ و عنْ شمآئلِهمْ فيسْتغثُوْنَ الِى النَّبيِّ صلَّى اللّٰهُ عليْهِ و آله وسلَّم فيسْتغيثُ النَّبيُّ الى

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جہنم دیکھیں گے اور اس کی سخت آواز سنیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا سنیں گے اس کی غضب ناک بھڑکنے کی آواز پانچ سو سال کی مسافت سے ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا حتی کہ خلیل وکلیم مگر حبیب امتی امتی کہے گا پس جب آگ قریب آئے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ اے آگ نمازیوں کے واسطے اور روزہ داروں کے واسطے لوٹ جا پس آگ نہ ہٹے گی تو جبریل کہیں گے اے اللہ کے رسول اسے کہو توبہ کرنے والوں اور ان کے آنسوؤں اور گناہوں پر رونے کے واسطے پس لوٹ جا تو نبی کریم ﷺ یہی فرمائیں گے پس آگ واپس ہو جائے گی اور جبریل علیہ السلام گنہگاروں کے آنسو لائیں گے اور آگ دوزخ پر چھڑک دیں گے تو وہ

marfat.com

بجھ جائے گی جس طرح دنیا کی آگ پانی ومٹی سے بجھتی ہے اور حدیث میں ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ وادی محشر میں مخلوق کو جمع کرے گا اور ان کے پاس جہنم لائے گا کہ اس کے دروازے کھلے ہونگے اور اہل محشر کو آگ پکڑے گی ان کے نیچے سے اور ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے تو نبی ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور نبی ﷺ جبریل کو آواز دیں گے۔

جبرآئیل فَیَقُوْلُ لا تخف والفُضْ غُبار راسک فَیَنْفُضُ غُبار راسه فَیَبْسُطُ اللّٰهُ مِنْ غُبارِ راسِه سحابا مَثَل سحاب الْمطر فیقفُ علٰی رؤُسِ الْمُؤْمِنِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ علَیْهِ وسَلَّمَ اُنْفُضْ غُبار لِحْیَتِکَ فَیَنْفُضُ فَیَجْعَلُ اَللّٰهُ غبارَ لِحْیَتِه سَتْرًا ا بَیْنَهُمْ وبَیْنَ النَّار ثُمَّ یَاْمُرُه''اَنْ یَّنْفُضَ مِنْ نَّفْسِه فَیَنْفُضُ فیصِیْرُ مِنْ غُبار نفْسِه بساط'' تَحْتَ اَقْدَامِهِمْ وَیَمْنَعُ مِنْهُمْ نارُ جهنَّم ببر کته وفِیْ الْخَبَرِ اذ کان یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یُوْتیٰ بِعَبْدٍ فتَرْجحُ سیِّاٰتُهٗ فیُوْمَرُ لهٗ اِلی النَّارِ فتکلَّم شَعْر'' مَنْ شَعْرَاةِ عَیْنِه وَیَقُوْلُ یارَبِّ رَسُوْلُکَ مُحَمَّد'' قال مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ تِلْکَ الْعَیْنَ علی النَّار ولَوْ بَکٰی بِقَدْرِ اَنْ یَّبِلَّ شَعْرَة'' وَّاحِدَه'' غفر اللّٰهُ لهٗ ببر کته فاِنِّیْ بَبَیْتُ مِنْ خَشْیَتِکَ فَا نْزِعْنِیْ عَنْها وَیُقالُ فاتْرُکْنِیْ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لهٗ وَیُخْلِصُهٗ مِنَ النَّارِ ببر کَةِ شَعْرَةٍ وَّاحَدةٍ کانَتْ بکتْ مِنْ خشیة اللّٰه تعالٰی فِیْ الدُّنیا ثُمَّ یُنادیٰ نجی فُلانُ بْنُ فُلان ببر کة شعرةٍ واحدةٍ باب'' فی

marfat.com

ذکر الجنان قال وھب

تو جبریل عرض کریں گے حضور آپ خوف نہ کیجئے اور اپنے سر سے غبار جھاڑئے پس آپ ﷺ اپنے سر سے غبار کو جھاڑیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سر کے غبار کو بادل کی صورت میں بدل دے گا جس طرح کہ ابر باراں پس وہ بادل مومنوں کے سروں پر ٹھہریگا پھر جبریل علیہ السلام حضور ﷺ سے داڑھی مبارک سے گرد جھاڑنے کو عرض کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے غبار کو مومنین اور آگ کے درمیان پردہ بنا دے گا۔ پھر آپ کو بدن کا غبار جھاڑنے کو کہا جائے پس آپ جھاڑیں گے تو آپ کے بدن مبارک کا غبار ان کے پاؤں کے نیچے فرش بن جائے گا اور اس کی برکت سے جہنم کی آگ انہیں تکلیف نہ دے سکے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا جس کی بدیاں نیکیوں پر غالب ہونگی اور اسے آگ میں لیجانے کا حکم دیا جائے گا اور اس کی آنکھوں کے بالوں سے ایک بال کلام کرے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار تیرے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے خوف سے رویا اللہ اس کی آنکھوں کو آگ پر جلانا حرام کر دیتا ہے۔ اگر چہ بقدر ایک بال بھیگنے کے روئے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے بخش دیتا ہے پس میں تیرے خوف سے رویا ہوں تو اب مجھے آگ سے بچا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا مجھے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کی برکت سے آگ سے نجات دے گا کیونکہ وہ دنیا میں اللہ کے خوف سے رویا تھا پھر ندا دی جائے گی کہ فلاں بن فلاں ایک بال کی برکت سے نجات پا گیا۔ باب نمبر ۴۲ (جنت کے بیان

marfat.com

میں)

رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ خلق الْجنَّہ یوْم خلقھا عرْضھا کَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْن وامَّا طوْلُھَا فَلا یَعْلَمُہٗ احد'' الاَّ اللّٰہُ وَاِذ کَان یَوْمُ الْقِیٰمہِ وَ بَطلت الْاَرْضُوْن و السَّمٰوٰتُ وسعھا اللّٰہُ تَعالٰی اِلٰی حَدٍّ یَتَّسَعُ اَھْلُ الْجنَّۃ و الجنانُ کُلُّھا مائۃُ درجۃٍوَّما بیْن درجۃٍ میْسرۃَ خمسمِائۃ عامٍ وَّفیْھا انْھار'' مُّطھَّرۃ'' جاریۃ'' وَّثما رُھا مُتَدَانیۃ'' مُتَدالِیَۃ'' علٰی ما تَشْتَھِی الْاَنْفُسُ و فیْھَآ ازْواج'' مُطَھَّرۃ'' مِّنْ حُوْرِ الْعِیْن خلقھُنَّ اللّٰہُ مِنْ انْوار کاَنَّھُنَّ الْیاقُوْتُ وَالْمرْجانُ قَامراتُ الطَّرْف لا یَنْظُرْنَ غَیْرا ازْواجھنَّ لَمْ یَطْمثْھُنَّ اِنْس'' قَبْلَھُمْ وَّلاجآن'' کُلَّمآ اصابھازَوْجُھا وجدھا عذْرآء وعلیْھا سبْعُوْن حُلَّۃَ مُّخْتَلَفۃُ الْاَلْوان وحمْلُھا علیْھآ اخفُّ مِنْ شعْرۃٍ وَّاحدۃٍ فِیْ بدنِھا ویُرٰی ساقَیْھا مِنْ وَّرآءِ لَحْمِھا وعظْمِھاوجلْدِھا وحُللِھا کَما تریَ الشَّرابُ الْاَحْمرُ مِنَ الزَّجاجِ الْاَبْیَض وقُرُوْنُھنَّ مُکلَّۃ'' مُّرصَّعۃ'' بالدُّرِّ وَالْیَواقیْتِ اللّٰھُمَّ ارْزُقْنا آمِیْن باب'' فِیْ ذِکْر

ابْوابِ الْجنانِ قالَ

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تخلیق کے دن اس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر تھی۔ اور بر حال لمبائی اس

marfat.com

کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جب قیامت کا دن آئے گا تو سب آسمانوں و زمین فنا ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسے اور کشادہ کر دے گا اس حد تک کہ اہل جنت اس میں سمائیں اور جنت کے کل سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال چلنے کی راہ اور اس میں پاکیزہ نہریں جاری ہیں اور میوے اس کے قریب و مسلسل ملیں گے جو دل چاہیں اور اس میں پاکیزہ بیبیاں حور العین سے ہونگی انہیں اللہ نے انوار سے پیدا فرمایا گویا کہ وہ یاقوت و مرجان ہیں نظریں نیچیں رکھنے والیاں جو اپنے خاوند کے سوا غیر کو نہ دیکھیں گی خاوندوں سے پہلے ان کو کسی انس و جن نے نہ چھوا ہوگا جب بھی خاونداس کے پاس آئے اسے کنواری پائے گا اور اس کے بدن پر ستر مختلف رنگوں کے لباس ہونگے اور وزن ان لباسوں کا اس پر اس کے بدن کے ایک بال سے بھی کم ہوگا اور اس کی پنڈلیوں کی چربی کی چمک اسکے گوشت و ہڈیوں اور کھال اور لباسوں کی دوسری طرف سے دکھائی دیتی ہوگی جس طرح کہ سرخ شراب سفید شیشہ سے اور ان کے گیسو موتیوں اور یاقوت سے مرصعہ ہونگے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا کر آمین۔

باب نمبر ۴۲ (جنت کے دروازوں کے بیان میں)

ابنُ عباسؓ لِلْجِنانِ ثمانیۃُ ابوابٍ مِنَ الذّھبِ الْمُرَصّعِ بِالْجواھِرِ ومکتوبٌ'' علیٰ بابِ الْجنۃِ الْاوّلِ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمّدٌ'' رَسُوْلُ اللّٰہِ وھوَ بابُ الْانبیاءِ وَالْمُرْسلِیْنَ والْعُلَمآءِ والشُّھدآءِ والْاَسْخیاءِ والْبابُ الثّانی بابُ الْمُصَلِّیْنَ بِکَمالِھا وَ وُضُوْءِ ھاوَ ارْکانِھا والْبابُ الثّالثُ بابُ الْمزکّیْنَ بِطِیْبِ اَنْفُسِھِمْ والْبابُ الرّابِعُ

marfat.com

بَاب ''الَا مِرِیْنَ بَالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھِیْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ بَابُ مَنْ نَھٰے نَفْسَهُ عَنِ الشَّھوت وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحُجَاجِ وَالْمُعْتَمِرِیْنَ وَالْبَابُ السَّابِعُ بَابُ الْمُجَاھِدِیْنَ وَالْبَابُ الثَّامِنُ بَابُ الْمُوَحِّدِیْنَ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَبْصَارَھُمْ عَنِ الْمَحَارِمِ وَیَعْمَلُوْنَ الْخَیْرَاتِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَصِلَةِ الرَّحْمِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَاَسْمَاءُ الْجِنَانِ ثَمَانِیَة'' اَوَّلُھَا دَارُ الْجِنَانِ وَھِیَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الْبَیْضَآءِ وَثَانِیْھَا دَارُ السَّلَامِ وَھِیَ مِنْ یَاقُوْتٍ حَمْرَآءِ وَثَالِثُھَا جَنَّةُ الْمَاوٰی وَھِیَ مِنْ زَبَرْ جَدٍ خَضْرَآءِ وَرَابِعُھَا جَنَّةُ الْخُلْدِ وَھِیَ مِنْ مَرْجَانَةٍ صَفْرَآءِ وَخَامِسُھَا جَنَّةُ االنَّعِیْمِ وَھِیَ مِنْ فِضَّةٍ بَیْضَآءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ باب ہیں جو جواہرات سے مرصعہ ہیں اور بہشت اول کے دروازے پر لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور وہ انبیاء و مرسلین او علماء و شہداء و اسخیاء کا دروازہ ہے اور دوسرا دروازہ نمازیوں کا ہے جو کامل وضو اور پورے ارکان کے ساتھ اسے پڑھتے تھے اور تیسرا دروازہ خوش دلی سے زکوۃ دینے والوں کا ہے اور چوتھا دروازہ بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنے والوں کے لئے اور پانچواں دروازہ ان کا ہے جنہوں نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا چھٹا حج و عمرہ ادا کرنے والوں کے لئے ساتواں مجاہدین کے لئے آٹھواں دروازہ توحید پر استقامت کرنے اور محارم سے

marfat.com

نظریں بچانے اور نیکی کرنے والوں اور والدین سے صلہ رحمی وغیرہ کا ہے اور جنت کے نام آٹھ ہیں اور اول کا نام دار الجنان اور وہ سفید موتیوں سے ہے دوسری کا نام دارالسلام اور وہ سرخ یاقوت سے ہے تیسری جنت الماوی اور وہ سبز زبرجد سے ہے اور چوتھی جنۃ الخلد اور وہ زرد مرجان سے ہے اور پانچویں جنۃ النعیم اور وہ سفید چاندی سے ہے۔

وَسَادِسُهَا جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَهِيَ مِنْ ذَهَبٍ حَمْرَآءَ وَسَابِعُهَا جَنَّةُ عَدْنٍ وَهِيَ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَآءَ وَهِيَ مُشْرِفَةٌ عَلَى الْجِنَانِ كُلِّهَا وَثَامِنُهَا جَنَّةُ الْفِضَّةِ وَهِيَ اَعْلَى الْجِنَانِ كُلِّهَا وَلَهُ بَابَانِ وَمِصْرَاعَانِ مِنَ الذَّهَبِ كُلُّ مِصْرَاعٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْاُخْرٰى كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَمَّا بِنَآءُ هَا فَلَبِنَةٌ مِنْ لَذَّهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنَ الْفِضَّةِ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الْعَنْبَرُ وَالزَّعْفَرَانُ وَقُصُوْرُ هَا مِنَ اللُّؤْلُوءِ وَغُرُفَاتُهَا مِنَ الْيَوَاقِيْتِ وَاَبْوَابُهَا مِنَ الْجَوَاهِرِ وَفِيْهَا اَنْهَارٌ مِنْ مَآءِ الرَّحْمَةِ وَهِيَ تَجْرِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْجِنَانِ وَحَصَاتُهَا وَاَحْجَارُهَا اللَّالِئُ وَمَآؤُهَا اَشَدُّ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَفِيْهَا نَهْرُ الْكَوْثَرِ وَهُوَ نَهْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَشْجَارُهَا الدُّرُّ وَالْيَاقُوْتُ وَفِيْهَا نَهْرُ الْكَافُوْرِ وَفِيْهَا نَهْرُ التَّسْنِيْمِ وَفِيْهَا نَهْرُ السَّلْسَبِيْلِ وَفِيْهَا نَهْرُ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَمِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ اَنْهَارٌ كَثِيْرَةٌ لَا يُحْصٰى

marfat.com

عدذها وفِی الْخبرِ عنِ النّبیْ صلّی اللّٰہُ علیْہ و آلہ وسلّم انّہٗ قال لیْلۃ الْمِعْراجِ اُسْرِیَ بیْ اِلی السّمآء

اور چھٹی جنۃ الفردوس ہے اور وہ سرخ سونا سے ہے اور ساتویں جنۃ عدن ہے اور وہ سفید موتی سے ہے اور یہ سب جنتوں سے اعلیٰ ہے اور اس کے دو دروازے ہیں ہر دروازہ کے دو کواڑے سونے کے ہیں اور ایک کواڑے سے دوسرے تک کی مسافت بقدر آسمان و زمین کے درمیان کے ہے اور بر حال بناء اس کی یوں ایک سونے سے اینٹ اور دوسری چاندی سے اور گارہ اس کا کستوری سے اور مٹی اس کی عنبر و زعفران ہے اور محلات اس کے موتیوں سے اور الماریاں یاقوت سے اور دروازے اس کے جواہرات سے نہریں اس میں آب رحمت کی ہیں اور وہ سب موتیوں سے ہیں اور پانی اس کا برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے اور اس میں ایک نہر کوثر ہے اور وہ محمد ﷺ کی نہر ہے اور اس کے درخت موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس میں ایک نہر کافوری ہے اور ایک نہر اس میں تسنیم ہے اور ایک اس میں سلسبیل ہے اور ایک نہر اس میں رحیق المختوم ہے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی نہریں ہیں جس کا شمار ممکن نہیں جنت کی نہروں کا بیان اور نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارک میں آیا ہے کہ فرمایا معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔

وعُرض علیَّ جمِیعُ الْجنان فرایْتُ فیْھا اَرْبعۃَ اَنْھارِ نھر'' منْ مّآءٍ منْ لّبنٍ وّنھر'' منْ خمرٍ وّنھر'' منْ عسل کما قال اللّٰہُ تعالٰی اَنْھار'' منْ مّآءٍ غیْرِ اٰسِنٍ واَنْھار'' منْ لّبنٍ لّمْ یتغیّرْ طعْمُہٗ واَنْھار'' منْ خمرٍ

marfat.com

لَذَۃ لِلشّٰرِبِیۡن وانْهار "مِنْ عسل مصفّٰی فقُلْتُ لجبْرائیل مِنْ ایْن یجیءُ هٰذه الا نْهرُ والی این تذْهبُ قال جبْریلُ یذْهبُ الی الْحوْض الْکوْثر ولَآ ادْریْ منْ این یجیءُ فاسْئلْ منَ اللّٰه تعالی انْ یُعلّمک اوْیُرک فدعا ربّهٗ فجآء ملکٌ" وسلّم علی النّبیِّ صلّی اللّٰهُ علیه وآله وسلّم وقال یا محمّدُ غمّضْ عیْنیْک فغمضْتُ عیْنیَّ ثُمّ قال افْتحْ عیْنیْک فاذا انا عنْد شجرةٍ وّرایْتُ فیْه قُبّةً مّنْ دُرّةٍ بیْضآء ولها باب" مّنْ یاقُوْتٍ اخْضر وقُفْلُها من الذّهب الْاحْمر ولوْ انّ جمیْع ما فی الدّنْیا من الْجنّ والْانْس وُضعُوْا علی تلْک الْقُبّة لکانُوْا مثْل طآئرٍ جالسٍ علی الْجبلِ وکُوْزةً علی الْقُبّة فرایْتُ هذه الْانْهر الْاربعة تجْریْ منْ تحْت هذه الْقُبّة فلمّا اردْتُ انْ ارْجع قال لی الْملکُ لم لا تدْخلْ فی الْقُبّة

اور تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں اور میں نے جنت میں چار نہریں دیکھیں ایک پانی کی ایک نہر دودھ کی اور ایک شراب طہور کی اور ایک شہد کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اس میں جنت میں پانی کی نہریں ہیں کہ بدبودار و بدمزہ نہ ہوں گی اور دودھ کی نہریں ان کا ذائقہ کہ نہ بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں کہ پینے والوں کو لذیذ لگیں گی اور شہد مصفّٰی کی نہریں ہیں حضور فرماتے ہیں میں نے جبریل کو کہا یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں اور کہاں جاتی ہیں جبریل نے کہا یہ حوض کوثر کو جاتی ہیں اور یہ میں نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہیں پس آپ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں کہ آپ کو بتادے یا آپ کو دکھا

marfat.com

دے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور عرض کی حضور آپ اپنی آنکھیں بند کریں اور میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر کہا پس اب اپنی آنکھیں کھولو پس جبھی میں ایک درخت کے پاس تھا اور وہاں میں نے ایک قبہ دیکھا اور اس کا دروازہ سبز یاقوت کا تھا اور تالا اس کا سرخ سونے کا اور اگر دنیا کے تمام جن و انس اس قبہ پر رکھ دیئے جائیں تو یوں لگیں جیسے پہاڑ پر پرندہ بیٹھا ہو یا قبہ پر کوزہ رکھا ہو تو پس میں نے ان چاروں نہروں کو دیکھا کہ اس قبہ کے نیچے سے جاری ہیں تو جب میں نے وہاں سے واپس ہونے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھے کہا آپ اس قبہ میں کیوں نہیں داخل ہوتے۔

قُلْتُ كَيفَ اَدْخُلُ وَعلى بَابِها قُفلٌ'' قال لِیْ افْتَحْ قُلْتُ كَيفَ افْتَحُهُ وَلا مِفْتَاح لَهُ قَالَ مِفْتَاحُهُ فِیْ يدك افْتَحْهُ قُلْتُ يا ملكُ اَيْن مِفْتَاحُهُ قَالَ مِفْتَاحُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْم فلمّا دَنَوْتُ من الْقُفلِ قُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْم فتح الْقُفْلُ و دخلْتُ فِیْ الْقُبَةِ فَرَايتُ هٰذِهِ الْاَنْهار الْاَرْبَعَة تجْرِیْ اَرْبعة اَرْكان الْقُبَةِ فلمّا اَرَدْتُ الْخُرُوْج عَنِ الْقُبَةِ قَالَ لِیْ الْملكُ هَلْ نظرْتَ ورايتَ قُلْتُ نعمْ قَالَ انْظُرْ ثَانِياً اِلٰی اَرْكنها فلمّا نظرْتُ رَايتُ مكْتُوْبا علی اَرْبعة اَرْكان الْقُبة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْم ورَايْتُ نهْر الْمآء يخْرُجُ مِنْ مَيم بِسْمِ اللّٰهِ ونَهْرُ اللَّبَنِ يخْرُجُ مِنْ هاء اللّٰه ونهْرُ الْخمْر يخْرُجُ مِنْ مِيم الرَّحْمٰنِ ونَهْرُ الْعسل يخْرُجُ مِنْ مَيم الرَّحِيْم فعلِمْتُ اَنَّ

marfat.com

اصل ھذہ الانہار الاربعۃ من البسملۃ فقال اللہ تعالی یا محمد من ذکرنی بھذہ الاسماء من امتک وقال بقلب خالص بسم اللہ الرحمن الرحیم سقیتہ من ھذہ الانہار الاربۃ یسقون یوم السبت ماوھا ویوم الاحد یشربون

میں نے کہا کیسے داخل ہوں حالانکہ اس کا دروازہ مقفل ہے اس نے مجھے کہا کہ اسے کھول دو میں نے کہا اسے کیسے کھولوں اس کی چابی نہیں اس نے کہا اس کی چابی تو آپ کے ہاتھ میں ہے میں نے کہا اے فرشتے اس کی چابی میرے ہاتھ میں کہاں ہے؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ اس کی چابی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے پھر جب میں اس تالا کے قریب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا تو تالا کھل گیا اور میں قبہ میں داخل ہوا تو ان چاروں نہروں کو دیکھا کہ وہ قبہ کے چاروں گوشوں سے جاری ہیں پھر جب میں نے قبہ سے نکلنے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھ سے کہا کیا آپ نے اپنی نظر کی اور دیکھا میں نے کہا ہاں اس نے کہا پھر دوبارہ اس کے گوشوں کو دیکھو پس جب میں نے نظر کی اور دیکھا کہ قبہ کی چاروں طرفوں بسم اللہ شریف لکھی ہے اور میں نے پانی کی نہر کو دیکھا وہ بسم اللہ کی میم سے نکلتی ہے اور دودھ کی نہر کو دیکھا کہ وہ اللہ کی ھاء سے نکلتی ہے اور شراب طہور کی نہر رحمن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے پس میں جان گیا کہ بلاشبہ ان چار نہروں کی اصل بسم اللہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد آپ کی امت میں سے جس نے مجھے ان ناموں سے یاد کیا اور خالص دل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا میں اسے ان چار نہروں سے پلاؤں گا اور شنبہ کو پانی پئیں گے اور ایک شنبہ کو شہد پئیں گے اور

marfat.com

دوشنبہ کو دودھ اور تین شنبہ کو شراب طہور

عسلھاویوم الاثنین یسقون لبنھا ویوم الثلثآء یشربون خمرھا فاذا شربوھا سکروا واذاسکروا اطاروا الف عام حتی انتھوا الی جبل عظیم من مسک اذفر فیخرج السلسبیل من تحتہ فیشربون و ذلک یوم الاربعآء ثم یطیرون الف عام حتی انتھو الی قصر فیقفون وفیھا سرر'' مرفوعۃ'' واکواب'' موضوعۃ''و نمارق مصفوفۃ'' وزرابی مبثوثۃ''ط فیجلس کلو احد منھم علی سریر فینزل علیھم شراب الزنجبیل فیشربون و ذلک یوم الخمیس ثم یمطر اللہ علیھم من غیم ابیض الذی خلق اللہ تعالی من عنبر الف عام حلاحتی الف عام جواھرا فتعلق بکل جوھر حور'' ثم یطیرون الف عام حتی انتھوا الی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وذلک یوم الجمعۃ فیقعدون علی مآئدۃ الخلد وینزل علیھم الرحیق المختوم من مسک فیشربونہ وقال وھم الذین یعملون الصلحت ویجتنبون عن المعاصی قال کعب'' سالت رسول

پس جب اسے پئیں گے تو مست ہو جائیں گے اور جب مست ہو جائیں گے تو ہزار سال اڑ ئیں گے حتی کہ خالص کستوری کے ایک بڑے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے پس اس کے نیچے سے چشمہ سلسبیل نکلتا ہوگا تو وہ اس سے پئیں گے اور وہ چارشنبہ ہوگا، پھر

marfat.com

وہ ہزار برس اڑیں گے یہاں تک ایک محل تک پہنچیں گے پس وہ یہاں ٹھہر جائیں گے اور اس میں بلند تخت ہوں گے اور کوزے رکھے ہونگے اور نمارق ایک دوسرے کے برابر اور نفیس فرش بچھے ہوئے پس ان کا ہر ایک تخت پر بیٹھے گا تو ان پر شراب زنجبیل اترے گی تو وہ پئیں گے اور وہ پانچ شنبہ کا دن ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان پر سفید بادل سے بارش کرے گا وہ بادل جسے اللہ نے عنبر سے پیدا کیا ہزار سال حلے برسائے گا اور پھر ہزار سال جواہر اور ہر جوہر سے حور معلق ہوگی پھر وہ ہزار سال اڑیں گے یہاں تک نشست گاہ صدق بادشاہ قوی اللہ کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور وہ جمعہ کا دن ہوگا پس وہ ہمیشہ کے دستر خوان پر بیٹھیں گے اور اترے گی ان پر کستوری کے ڈنٹ سے مہر کی ہوئی شراب تو وہ اسے پئیں گے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک عمل کئے اور برائی سے بچے اور حضرت کعب نے کہا میں نے رسول اللہ

اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیْہِ والہٖ وسلّم عنْ اشْجارِ الْجنّة فقال لا ییْبسُ اغْصانُها ولا یتساقطُ اوْراقُها ولا یفْنیْ ثمارُها واِنّ اکْبر اشْجار الْجنّة شجرة'' طُوْبیٰ اصْلُها منْ درّة بیْضآء واعْلاها منْ ذهب ووسطُها منْ فضّة واغْصانُها منْ زبرْجد واوْراقُها من السُّنْدُوْس وعلیْها سبْعُوْن الْف غُصْنٍ واغْصانُها مُلْحقة'' بساق الْعرْش وادْنیٰ اغْصانُها فی السّمآء ولیْس فی الْجنّة غُرْفة'' ولا قُبّة'' ولا حُجْرة'' وفیْها غُصْن'' فیظلُّ علیْها وفیْها من الثّمار ما تشْتهیْه الْانْفُسُ فنظیْرُها فی الدّنْیا شمْس'' اصْلُهافی السّمآءِ وقدْ یضیْءُ ضوْءُ ها

marfat.com

فِیْ کُلِّ دَرَجَۃٍ وَّ کُلِّ مَکَانٍ وَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّ اَشْجَارَ الْجَنَّۃِ تَکُوْنُ مِنَ الْفِضَّۃِ وَ اَوْرَاقُھَا بَعْضُھَا مِنْ فِضَّۃٍ وَ بَعْضُھَا مِنْ ذَھَبٍ اِنْ کَانَ اَصْلُ الشَّجَرِ مِنْ ذَھَبٍ تَکُوْنُ اَغْصَانُھَا مِنْ فِضَّۃٍ وَاِنْ کَانَ اَصْلُھَا مِنْ فِضَّۃٍ تَکُوْنُ اَغْصَانُھَا مِنْ ذَھَبٍ وَاَشْجَارُ الدُّنْیَا تَکُوْنُ اَصْلُھَا فِی الْاَرْضِ وَفُرُوْعُھَافِی الْھَوَآءِ لِاَنَّھَادَارُ التَّکْلِیْفِ وَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے درختوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا نہ ان کی ٹہنیاں خشک ہوں اور نہ ان کے پتے گریں اور نہ ان کا پھل ختم ہو اور بے شک جنت کے درختوں میں سب سے بڑا شجرہ طوبیٰ اس کی جڑیں سفید موتی کی اور اس کا بالائی حصہ سونے اور اس کا وسط چاندی سے اور شاخیں زبرجد سے اور پتے ان کے سندس سے اور اس پر ستر ہزار شاخیں ہیں اور اس کی شاخیں عرش کے کنارے پہنچی ہوئی ہیں۔ اور ادنی شاخ اس کی آسمان تک ہے اور جنت میں نہ کوٹھری ہے نہ قبہ اور نہ حجرہ اور اس میں طوبیٰ درخت کی شاخ ہے جو اس میں سایہ کیئے ہوئے ہے اور اس میں میوے ہیں جو دل چاہیں اور طوبیٰ کی مثال دنیا میں آفتاب ہے کہ اس کی اصل آسمان میں ہے مگر روشنی اس کی ہر جگہ ہر مکان میں ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے درخت چاندی سے ہیں اور پتے اس کے بعض چاندی سے اور بعض سونے سے اگر درخت طوبیٰ کی جڑیں سونا کی ہیں شاخیں اس کی چاندی سے ہیں اور اگر جڑیں اس کی چاندی سے ہیں تو شاخیں اس کی سونا کی ہیں اور دنیا کے درختوں کی جڑیں زمین میں ہوتی ہیں اور ٹہنیاں اس کی فضاء میں یہ اس لئے کہ دنیا تکلیف کی جگہ ہے اور

marfat.com

لَیس کذلک اشجارُ الجنۃفانَ اصلھا فی لھوآء واغصا نھا فی الارض کما قال اللّٰہ تعالی قُطُوفُھا دانیۃ''ای ثمارُ ھا قریبۃ'' وَتُرابُ ارضھا مسک'' وَ عنبر'' وَکا فور'' وَانھا رُ ھا ماء'' وَولَبن'' وَ عسل'' وَ خمر'' وَ اذا ھبت الریح فی الجنۃ وتضربُ الاوراق بعضھا ببعض یُسمعُ منہ صوت'' مَاسمع مثلہُ فی الحسن والملئکۃُ فی الجنۃ یبنُونَ القصُور ویغرسُوْن الغرس لاھل الجنۃ اذا اشتغلوا با لتسبیح والاستغفار وذکر اللّٰہ وقرآءۃ القرآن اشتغلنا با البُنیان و غیرذلک ببرکۃ ذکر اللّٰہ عزّوجلّ فلمّا کفُّوا عنْ ذکر اللّٰہ تعالی کففنا عن بُنیانہ و فی الخبر ما من عبد یَصُوْمُ شھر رمضان الاّ یزوّجہُ اللّٰہ من حُورِ العین فی خیمۃ مَن دُرۃ مُجوفۃ بیضآء کماقال اللّٰہ تعالی حُورٌ'' مَقصُورات'' فی الخیام لکلِّ امراہ مّنھنّ سبعُوْن سریرًا من یا قُوت حمرآء علی کُلِ سریر سبعُوْن فراشاً الف ولکلّ امرءۃ منھُنَّ الفُ وصیفۃٍ ومع کُلّ وصیفۃ مَن ذھب وَیُعطی زوجھا

جنتی درخت اس طرح نہیں ہیں پس بے شک اس کی جڑیں فضا میں اور شاخیں اس کی زمین میں ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے میوے قریب ہیں اور جنتی زمین کی مٹی کستوری وعنبر وکافور ہے اور نہریں اس کی پانی ودودھ وشہد اور شراب طہور کی ہیں اور جب جنت میں ہوا چلتی ہے تو بعض پتے اس کے بعض سے ٹکراتے ہیں جس

marfat.com

سے آواز پیدا ہوتی ہے کہ حسن میں اس سے کوئی آواز اچھی نہ سنی گئی اور ملائکہ جنت میں محلات بناتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں جنتیوں کے لئے اور جب وہ تسبیح اور استغفار اور اللہ کے ذکر اور قرأت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم تعمیرات مکانات وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اللہ عزوجل کے ذکر کی برکت سے جب ملائکہ اللہ کے ذکر سے رک جاتے ہیں تو ہم تعمیرات سے رک جاتے ہیں **(ماہ رمضان کے روزہ کی فضیلت)** اور حدیث میں ہے کہ نہیں کوئی بندہ جو ماہ رمضان کے روزے رکھے مگر اللہ اس کا نکاح حور العین سے کر دیتا ہے کشادہ سفید موتی کے خیمہ میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حوریں خیموں میں بند ہیں اور ان میں ہر حور کے لئے ستر تخت ہیں سرخ یاقوت سے اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ان میں ہر حور کے لئے ہزار خدمت گار ہیں اور ہر خدمتگار کے پاس سونا ہے جو اس کے شوہر کو دیا جائے گا۔

مِثْلُ ذٰلِکَ وَھٰذَ کُلُّہٗ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ سِوٰی مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ بَابٌ فِیْ ذِکْرِ اَھْلِ الْجَنَّةِ فِی الْخَبْرِاَنَّ وَرَآءَ الصِّرَاطِ صَحَارِیْ فِیْھَآ اَشْجَارٌ طَیِّبَةٌ وَ تَحْتَ کُلِّ شَجَرَةٍ عَیْنَانِ مَآؤُھُمَا انْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّةِ اِحْدٰھُمَا عَنِ الْیَمِیْنِ وَالْاُخْرٰی عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُجَوِّزُوْنَ مِنَ الصِّرَاطِ وَقَدْ قَامُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ وَقَامُوْا فِی الْحِسَابِ وَ قِفُوْا فِیْ حَرِّ الشَّمْسِ فَیَجِیُؤْنَ وَیَشْرَبُوْنَ مِنْ اِحْدٰی الْعَیْنَیْنِ فَاِذَا اَبْلَغَ الْمَآءُ صُدُوْرَ ھُمْ یَزُوْلُ مِنْہُ کُلُّ مَا کَانَ فِیْھَا مِنْ غِلٍّ وَّخِیَانَةٍ وَ حَسَدٍ وَّاِذَ اَبْلَغَ الْمَآءُ فِیْ بُطُوْنِھِمْ یَزُوْلُ مِنْہُ کُلُّ مِنْہُ

marfat.com

كُلُّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ قَذَرٍ وَدَمٍ وَبَوْلٍ فَيَطْهُرُ ظَاهِرُهُمْ وَبَاطِنُهُمْ ثُمَّ يَجِيئُونَ إِلَى حَوْضٍ آخَرَ فَيَغْسِلُونَ فِيهِ رُؤُوسَهُمْ وَنُفُوسَهُمْ فَيَصِيرُ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَلِينُ نُفُوسُهُمْ كَالْحَرِيرِ وَتَطِيبُ أَجْسَادُهُمْ كَالْمِسْكِ فَيَنْتَهُونَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَإِذَا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ لِلْجَنَّةِ حَلْقَةً مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فَيَضْرِبُونَهَا بِصَفْقَتِهِمْ فَيَسْمَعُ مِنْهُ الطَّنِينُ فَبَلَغَ كُلَّ حُورٍ أَنَّ

اور یہ سب ہر اس کو عطا کیا جائے گا جو رمضان کے روزے رکھے سوائے اس کے جو باقی نیک عمل کے لئے باب نمبر ۴۴ (**اہل جنت کے بیان میں**) حدیث میں ہے کہ پل صراط کے پیچھے صحرائیں ہیں جس میں اشجار کثیرہ پاکیزہ ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو پانی کے چشمے ہیں۔ جو جنت سے جاری ہیں ایک جنت کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں جانب سے اور مومنین گزریں گے صراط سے اور تحقیق کھڑے ہوئے وہ قبروں سے اور کھڑے ہوئے وہ حساب میں اور رکے وہ سورج کی گرمی میں تو جب وہ آئیں گے اور پئیں گے وہ دو چشموں میں ایک سے پس جب پانی ان کے سینوں تک پہنچے گا زائل ہو جائے گا سب جو اس میں کھوٹ خیانت اور حسد تھا اور جب پانی ان کے پیٹوں میں پہنچے گا تو خارج ہو جائے گا سب جو اس میں قذر اور خون اور پیشاب تھا پس پاک ہو جائے گا ان کا ظاہر و باطن پھر دوسرے چشمے کے پاس آئیں گے تو اس میں اپنے سر اور بدن دھوئیں گے تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو جائیں گے اور بدن ان کے ریشم کی طرح اور ان کے اجساد کی خوشبو

marfat.com

کستوری کی مانند ہوگئی پھر جب وہ باب جنت کے پاس آئیں گے اور مومنین جب دیکھیں گے کہ جنت کے لئے سرخ یاقوت سے حلقہ ہے تو اسے وہ اپنی ہتھیلیوں سے ماریں گے پس اس حلقہ سے باریک آواز سنیں گے تو وہ آواز ہر حور کو پہنچے گی جس سے وہ جان لیگی کہ اس کا شوہر آیا ہے۔

زَوْجَها قَدْ اَقْبَلَ فَيَخْرُجُ الْحُوْرُ وتُعانقُ زوْجها وتقوْلُ له انْت حَبِيْبِىْ وانا راضِية" عنْک لا اسْخط ابد وَيدْ خلوْن فِىْ الْجنَة بيْتهُما وكَان فِىْ الْبيْتِ سبْعُوْن سريْرا وَعلى كُلِّ سريْر سبْعُوْن فِراشًا وَعلى كُلِّ فِراشٍ سبْعُوْن زوْجةً وَعلى كُلِّ زوْجة سبْعُوْن حُلَّةً يُرى مُخَّ ساقَيْها مِنْ وَرآء الْحُلل وفِىْ الْخبْر لوْ انّ شعْرة مِّنْ شعْرات نسآء اهْلِ الْجنَة سقطتْ الى الْا رْض لا ضاءتْ اهْل الْا رْض وَقال النّبِىُّ صلّى اللّهُ عليْه وآله وسلّم الْجنَة بيْضآء يتلالؤُ لا ينامُ اهْلُها ولا شمْس ولا قمر ولا يوْم ولالَيْلة ولا نوْم فيْها لانّ النّوْم اخُ الْموْتِ وورآءُ الْجنة سبْعُ حوائط مُحيْطة" بالْجنان كلّها فالْاوّلُ منْ فِضّةٍ وَالثّانِىْ مِنْ ذهب وَالثالثُ مِنْ يَاقُوْت والرّابعُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَالْخامسُ مِنْ دُرٍ وَالسّادسُ منْ زبرْ جد وَالسّابعُ مِنْ نّوْر يتلالو وما بيْن كُلِّ حَائطيْن مسيْرةُ خمْسمائة عام وَامّا اهْلُ الْجنة فجُرْد" مُرْد" مكْحُوْلُوْن وللرّجال شوارب خضْرآء وهُو املح مايكُوْنُ على

تو حور نکل کر اپنے شوہر سے بغلگیر ہوگئی اور اسے کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں اور کبھی غصہ نہیں کروں گی اور وہ جنت میں اپنے گھر داخل ہو جائیں گے جس گھر میں ستر تخت اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ہر بچھونے پر ستر بیبیاں اور ہر بی بی پر ستر لباس اور ان کی پنڈلی کی چمک لباسوں سے پار دکھائی دے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر جنتی عورتوں کے بالوں سے ایک بال زمین پر گر جائے تو تمام زمین روشن ہو جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت سفید روشن ہے اور اہل جنت سوئیں گے نہیں اور نہ اس میں آفتاب و ماہتاب اور نہ رات و دن اور نہ اس میں نیند کیونکہ نیند موت کی بہن ہے اور جنت کے پیچھے سات دیواریں ہیں کہ سب جنتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں پس پہلی دیوار چاندی سے ہے اور دوسری سونے سے اور تیسری یاقوت سے اور چوتھی مروارید سے اور پانچویں موتیوں سے اور چھٹی زبرجد سے اور ساتویں درخشاں نور سے اور ہر دو دیواروں کے درمیان پانچسو سال چلنے کی راہ ہے اور بہر حال اہل جنت بے ریش سرمیلی آنکھوں والے اور مردوں کے لئے ابروئیں ہوں گی سبز رنگ کی اور وہ گلابی رنگ ہے جو کہ بے ریش کو ہوتی ہیں۔

الاُمرد وذلک لتمیز الرجال من النسآء وفی الْخبرِ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انّ اہل الْجنۃ یکُوْنُ علی کُلّ واحدٍ سبْعُوْن حُلۃ ینقلبُ کُلُّ حُلۃ فی کُلّ ساعۃ سبْعُوْن لوْناً وّیری وجْہہ فی وجْہہا وصدرہا وساقیہا وتری وجْہہا فیْ وجْہہ وصدرہ وساقیہ ولا یبْزقُوْن ولا یمْخطُوْن ولا یکُوْنُ لہُمْ شعْرٌ الا

marfat.com

بُـطِ والْعـانۃ الَّا الْـحـاجِبَیْنِ وشعْرُ الرَّاسِ والْعَیْنِ ثُمَّ یزْداُ دُوْن كُلِّ یـوْمٍ جـمـالاً وَّحُسْـنا كمایزْداْدُوْن كُلُّ یوْمٍ هُو ما فِیْ الدَّنْیا ویُعْطی لِـلـرَّجُـلِ قُوَّۃُ مائۃ رَجُلٍ فِیْ الْا كْلِ والْشُرْبِ والْجِماع ویُجامِعُوْن كما یُجا مِعُ اهْلُ الدَّنْیا مِنَ الرَّجُلِ والْمرْاۃالْحُقْبا وَالْحُقْبُ ثمانُوْن سَنۃً وَّلا نَـمْلَ وَلا قَمَّلۃَ علٰی ذٰلک الْفِراش فاذا جامِعَ فِیْ كُلِّ یوْمٍ وَّجـدَهـا عـذْرَ آءَ وَقـالَ ابْنُ عبَّاسٍ ما سُمِع مثْلُها فِیْ الْحُسْنِ و عنْ عَـلِـيٍّ انَّـهُ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیْهِ وَآله وَسَلَّم انَّ فِیْ الْجنۃ شَجرۃ'' تَخْرُجُ اَعْلاها الْحُللُ و مِنْ اسْفلِها الْخیْلُ ذواتُ اجْنحۃ

اور یہ سبز ابرو عورتوں سے مردوں کے امتیاز کے لئے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ بلاشبہ اہل جنت میں ہر ایک پر ستر لباس ہونگے اور ہر لباس ہر گھڑی رنگ بدلے گا اور شوہر اپنا چہرہ اس کے چہرہ اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گا اور زوجہ اپنا چہرہ شوہر کے چہرے اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گی اور نہ جنتیوں کو آب دھن آئے اور نہ آب ناک اور نہ ان کی بغلوں کے بال اور نہ زیر ناف بال سوائے ابرو اور سر کے اور آنکھوں کے بالوں کے پھر ہر دن ان کا حسن و جمال بڑھتا رہے گا جس طرح کہ زیادہ ہوتے ہیں ہر دن دنیا میں اور ہر جنتی کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت دی جائے گی کھانے پینے اور جماع کرنے میں اور جنتی بیویوں سے جماع کریں گے جیسے کہ اہل دنیا عورتوں سے جماع کرتے ہیں ایک حقب اور حقب ایک سال کا ہوگا اور اس بستر پر نہ چونٹی اور نہ جوں ہوگی جب ہر دن اس سے جماع کرے گا اسے

marfat.com

کنواری پائے گا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حور کی مثل حسن کبھی نہیں
سنا گیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما
کہ بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے بالائی حصہ میں حلہ جات اور زیرین
حصہ سے پروں والے گھوڑے اور ان کی زینیں مرصع ہیں موتیوں اور یاقوت سے

سُرُجُهَا مُرَصَّعَةٌ مُكَلَّلَةٌ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ وَلَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ فَيَرْكَبُ عَلَيْهَا اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ فَتَطِيْرُ بِهِمْ فِى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَلَ مِنْهُمْ يَارَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هٰؤُلَاءِ بِهٰذِهِ الْكَرَامَةِ يَقُوْلُ لَهُمْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَاَنْتُمْ تُفْطِرُوْنَ وَاَنَّهُمْ كَانُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْتُمْ تُمْسِكُوْنَ وَ تَبْخَلُوْنَ وَ كَانُوْا يُجَاهِدُوْنَ وَاَنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ وَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَنَظِيْرُهُ فِى الدُّنْيَا الْوَقْتُ الَّذِىْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِهَا اِلٰى اَنْ يَدْخُلَ سَوَادُ الَّيْلِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ يَعْنِىْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِهَا وَرُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ سَاعَةً هِىَ اَشْبَهُ بِسَاعَاتِ الْجَنَّةِ وَهِىَ السَّاعَةُ الَّتِىْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِ ظِلُّهَا دَائِمٌ"

تو نہ وہ گھوڑے لید کریں گے اور نہ پیشاب کریں ان پر اولیاء اللہ سوار ہوں گے تو وہ انہیں

marfat.com

لیکر جنت میں اتریں گے پس کہیں گے وہ جوان سے نیچے ہونگے اے پروردگار کس سبب سے تیرے ان بندوں نے یہ کرامت پائی اللہ فرمائے گا تحقیق تم سوتے تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے اور پیتے تھے اور بے شک وہ اپنے مال خرچ کرتے تھے اور تم روکے رکھتے اور بخل کرتے تھے اور وہ جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا جنت میں درخت ہے کہ اگر سوار اس کے سایہ میں سو سال بھی سیر کرتا رہے پھر بھی اس کا سایہ عبور نہ کر پائے۔ اللہ تعالی نے فرمایا سایہ پھیلا ہوا ہے اور اس کی مثال دنیا میں وہ وقت جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی سیاہی آنے تک اللہ تعالی نے فرمایا کیا آپ نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے سایہ کس طرح پھیلا دیا یعنی طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب کے بعد۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ کیا میں تمہیں وہ وقت نہ بتاؤں جو جنت کے وقتوں کے مشابہ ہے اور وہ وقت طلوع آفتاب سے پہلے کا اور اس کے غروب سے بعد کا کہ اس وقت میں سایہ مسلسل ہوتا ہے۔

وَرَاحَتُهَا بَاسِطَةٌ'' وَبَرَكَتُهَا كَثِيرَةٌ''وَرُوِيَ اَيضًا اَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ'' ثَمَرُهَا اَلْيَنُ مِنَ الزَّبَدِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَلَا يَاْكُلُهَا اِلَّا لْمُصَلُّوْنَ بَاب'' فِيْ ذِكْرِ حُوْرِ الْعِيْنِ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ وَجْهَ الْحُوْرِ مِنْ اَرْبَعَةِ اَلْوَانٍ اَبْيَضَ وَاَخْضَرَ وَاَصْفَرَ وَاَحْمَرَ وَ خَلَقَ بَدَنَهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ وَالْكَافُوْرِ وَخَلَقَ شُعُوْرَ هُنَّ مِنْ

marfat.com

الْقرنفل ومن اصابعِ رِجْلها الی رُکبتیها من الزّعفران الا طیب ومن رُکبتها الی ثریيها من الْمسک ومن ثریيها الْعنبر ومن عُنقها الی راسها من الکافُور ولوْ برقتْ بزْقة فی الدُّنیا لصارتْ کلّها مسکا مَکْتُوب'' علی صدْرها اسم زوْجها واسْمُ اللّٰه تعالی وما بیْن منکبیْها فرْسخ وَ فیْ کُلّ ید مَنْ یدیْها عشرةُ اسْورة مَنْ ذهب وَفیْ اصابعها عشرة'' خواتیم وفیْ رجْلیْها عشرْ خلْخال مَنَ الْجواهر واللُّوْ لوْ ورْوی

اور راحت اس کی فراخ ہے اور برکت اس کی بہت ہے اور اسی طرح مروی ہے کہ بے شک جنت میں درخت ہے کہ پھل اس کا مکھن سے نرم تر شہد سے میٹھا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار اور اسے نمازیوں کے سوا کوئی نہ کھائے گا باب نمبر ۴۵ حورالعین کے بیان میں ۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ چار رنگوں میں بنایا سفید سبز زرد اور سرخ اور اس کا جسم زعفران کستوری عنبر اور کافور سے پیدا کیا اور ان کے بال قرنفل سے اور ان کے پاؤں کی انگلیوں سے گٹنوں تک خوشبودار زعفران سے اور ان کے گٹنوں سے پستانوں تک کستوری سے اور پستانوں سے گردنوں تک عنبر سے اور گردنوں سے ان کے سروں تک کافور سے پیدا کیا اور حور دنیا میں لعاب دھن پھینک دے تو سب دنیا خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے سینہ پر اس کے شوہر کا نام اور اللہ کے ناموں سے ایک نامہ لکھا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں میں سے ہر ہاتھ میں دس سونے کے کنگن ہونگے اور ان کی انگلیوں

marfat.com

میں دس انگوٹھیاں اور اس کے پاؤں میں دس پازیباں جواہرات اور موتیوں سے ہونگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔

عَنُ ابُنِ عبّاسٍ انَہٗ قال قال رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم اِنّ فِیْ الْجنَّۃِ حُوْرًا یُقَالُ لَھَا لُعبۃ خلقھا اللّٰہُ تعالی مِنْ اربعۃ اشیآء مِنَ الْمسْکِ وَالْکَافُوْرِ وَالْعنبر والزّاعفران وعُجنتْ طیْنھا بماء الْحیْوان و جمیْع الْحُوْرآء لھا عُشَاق وَلوْبزقتْ فیْ الْبحْر بزْقۃ لَعذب مآءُ الْبحْرِ مِنْ رَیْقھا مکْتوْب علی صدرھا منْ احبّ انْ یّکوْنَ لہٗ مثْلی فلْیعْملْ بطاعۃ ربّیْ وروی عنْ ابْن مسْعوْدٍ انہ قال قال رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیْہ و آلہ وسلّم انّ اللّٰہ تعالی لمّا خلق جنّاتِ عدْنٍ دعا جبْرآئیْل وقال لہٗ انْطلقْ وانْظرْ الی ما ذا خلقْتُ لِعبادی وَاوْلیادیْ فذھب جبْر آئیْلُ وطاف فیْ ذلک الْجنان فاشْرفتْ الیْہِ جاریۃ مّنْ حُوْر الْعیْن منْ بعْض تلْک الْقُصُوْر وَتبسّمتْ اِلی جبْرِیْلَ علیْہِ السّلامُ فصارتْ جنّاتُ عدْنٍ مّنْ ضوْء ثنایا ھا منوّرۃً فخرّ جبْرآئیْلُ ساجدًا رّبّہٗ وظنّ انّہ منْ نُوْر ربّ الْعزّۃ فنادتِ الْجاریۃُ یا امیْنَ اللّٰہِ ارْفعْ رأْسک فرفع رأسہٗ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں حور ہے۔ اسے لعبہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے چار چیزوں سے پیدا کیا ہے کستوری وکافور وعنبر اور زعفران سے اور اس کی مٹی آبحیات سے خمیرہ کی گئی ہے اور تمام حوریں اس کی عشاق ہیں اور اگر وہ سمندر

marfat.com

میں تھوک ڈال دے تو اس کی تھوک سے سمندر کا سب پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینہ پر لکھا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کے پاس میری مثل ہو پس اسے چاہیے کہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا کیا تو جبریل کو بلایا اور اسے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو جو میں نے نیک بندوں اور اپنے ولیوں کے لئے پیدا کیا پس جبریل گئے اور اس جنت میں گھومے تو جنتی محلات سے حورالعین میں سے ایک نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو سب جنت عدن اس کے دانتوں کی روشنی سے روشن ہو گئی پس جبریل علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے اور گمان کیا کہ یہ نور رب العزت کے نور سے ہے تب حور نے آواز دی کہ اے اللہ کے امین اپنا سر اٹھا پھر جبریل نے اپنا سر اٹھایا۔

وَنَظَرَ اِلَيْهَا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ فَنَادَتِ الْجَارِيَةُ يَآ اَمِيْنَ اللّٰه اَتَدْرِیْ لِمَنْ خُلِقْتُ قَالَ لَا فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِیْ لِمَنْ اٰثَرَ رِضَآءَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی هَوَا نَفْسِهٖ وَعَلٰی هٰذَآ جَآءَ فِیْ الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ فِیْ الْجَنَّةِ مَلٰٓئِكَةً يَّبْنُوْنَ قَصْرًا لَبِنَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةً مِّنْ فِضَّةٍ وَّيَبْنُوْنَ كَذٰلِكَ فَاِذَا فَوْا عَنْ لَبِنَآءٍ فَقُلْتُ لَهُمْ لِمَ كَفَفْتُمْ عَنِ الْبِنَآءِ قَالُوْا قَدْ تَمَّتْ نَفَقَتُنَا قُلْتُ مَا نَفَقَتُكُمْ قَالُوْا اَنَّ صَاحِبَ الْقَصْرِ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی فَلَمَّا كَفَّ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ كَفَفْنَا عَنْ بِنَائِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِذَا اَكَلَ وَلِیُّ اللّٰهِ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ مَا شَآءَ يَشْتَاقُ اِلَی الطَّعَامِ فَيَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ يُّقَدِّمُوْا صَحْفَةَ اِلَيْهِ الطَّعَامَ فَيَاْتُوْنَ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ وَصِيْفٍ اَلْفَ مَائِدَةٍ مِّنْ دُرٍّ وَّ

marfat.com

یا قوتٍ وَعلی کُلِّ مآئدَةٍ اُلفُ صحفة مِنْ ذھب کما قال اللہ تعالی وَیُطافُ علیھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذھبٍ وَّاکوابٍ وَّفیھا ما

اور اس کی طرف دیکھا اور کہا پاکی ہے اس ذات کو جس نے تجھے پیدا کیا تو حور نے کہا اے اللہ کے امین کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کس کے لئے پیدا کی گئی جبرائیل علیہ اسلام نے کہا نہیں پس حور بولی بے شک اللہ نے مجھے اس شخص کے لئے پیدا کیا جس نے اپنی نفسانی خواہشوں پر اللہ تعالی کی رضا کو اختیار کیا اور اسی بناء پر نبی ﷺ سے حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ فرمایا میں نے جنت میں ملائکہ کو محلات بناتے دیکھا کہ سونے کی اینٹ کے ساتھ چاندی کی اینٹ لگاتے ہیں اور ایسے ہی وہ بناتے رہے پس اچانک تعمیر سے رک گئے تو میں نے انہیں کہا تم تعمیر سے کیوں رکے وہ بولے ہمارا خرچہ ختم ہو گیا ہے میں نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خرچہ ہے وہ بولے بے شک صاحب محل اللہ تعالی کا ذکر کرتا رہا تھا جب وہ اللہ کے ذکر سے رکا تو ہم اس کی تعمیر سے رک گئے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ کا ولی اپنی تمنا بھر جنتی میوے کھائے گا اور پھر طعام کا مشتاق ہوگا تو اللہ تعالی حکم دے گا کہ اس کے سامنے کھانا پیش کرو تو اس کے پاس ستر ہزار خدمتگار آئیں گے اور ہر خدمت گار کے پاس ستر ہزار دستر خوان ہونگے۔ موتی اور یاقوت سے اور ہر دستر خوان پر ایک ہزار سونے کے بڑے پیالے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان پر سونے کے پیالوں اور جاموں کا دور چلے گا اور اس میں ملیگا جو تمہارا جی چاہے اور آنکھیں لذت پائیں۔

تَشْتَھِیہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیھَا خٰلِدُوْنَ وَفِی کُلِّ صُحْفَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفَ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ لَمْ تَنَلْهُ النَّارُ وَلَمْ یَطْبُخْهُ الطَّبَّاخُ وَلَمْ یَغْلِ فِیْ قِدْرِ نُحَاسٍ وَّلَا غَیْرِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ بِلَا تَعَبٍ فَیَاْکُلُ وَلِیُّ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْکَ الصِّحَافِ مَا یَشَآءُ وَزَوْجَتُهٗ مَعَهٗ فَاِذَا شَبِعَا تَنْزِلُ طُیُوْرٌ'' مِّنْ طُیُوْرِ جَنَّةٍ عِظْمُھَا

marfat.com

كعظم البخت فتقفون باجنحتهم على راس ولي الله تعالى وتقول كل لحمي طريا يا ولي الله انا طائر " كذا وكذا وشربت من ماء السلسبيل والكافور كذا وكذا وارتعت من رياض الجنة واكلت منها فيشتاق ولي الله الى تلك الطيور فيامر الله تعالى لها ان يقع على المائدة من اى لون شاء فيكون مشوية فيا كل ولي الله ما شاء من لحومها ثم يرجع الطاهر باذن الله تعالى ولا ينفد طعام الجنة وان اكل منها لا ينقص شيء " ونظيره في الدنيا القرآن يتعلمه الناس و

اورتم اس میں ہمیشہ رہو گے اور پیالہ میں ستر ہزار ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جیسے نہ آگ نے چھوا اور نہ باورچی نے پکایا اور نہ تانبے وغیرہ کی دیگ میں جوش دلایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا ہو جا تو وہ بلا مشقت ہو گیا۔ پس اللہ کا ولی ان پیالوں سے جو چاہے کھائے گا اور اس کی زوجہ بھی اس کے ساتھ تو جب دونوں سیر ہو جائینگے پرندے اتریں گے جنتی پرندوں سے ان کا عظم اونٹ کے برابر ہوگا پس وہ اپنے پروں کے ساتھ ولی اللہ کے سر پر ٹھہر جائیں گے اور ہر پرندہ کہے گا اے اللہ کے ولی میرا تازہ گوشت کھا کہ میں ایسا ایسا پرندہ ہوں اور میں نے سلسبیل کے چشمہ اور کافور سے پانی پیا ہے اور میں جنت کے باغوں سے اور اس سے کھایا ہے پس اللہ کا ولی کھانے کا مشتاق ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے حکم دیگا کہ واقع ہوان کے دسترخوان پر کہ جس قسم ورنگ میں وہ چاہتا ہے پس وہ ہو جائے گا بھنا ہوا تو اللہ کا ولی جس قدر چاہے گا اس کا گوشت کھائے گا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پرندہ لوٹ جائے گا اور جنتی کھانا ختم نہ ہوگا اگرچہ اس میں سے کوئی جتنا چاہے کھائے اس سے کچھ کم نہ ہوگا اور اس کی مثال دنیا میں قرآن ہے کہ لوگ اسے سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

يعلمون الغير وهو على حاله لا ينقص منه شيء " وقال رسول الله

marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْ کُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَتَفَکَّھُوْنَ لَذَّۃً ثُمَّ یَصِیْرُ طَعَامُھُمْ وَشَرَابُھُمْ رِیْحًا کَرِیْحِ الْمِسْکِ وَالْکَافُوْرِ وَنَظِیْرُہٗ'' فِی الدُّنْیَا اَلْوَلَدُ فِیْ بَطْنِ الْاُمِّ لَایَبُوْلُ وَلَا یَتَغَوَّطُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

اور وہ اپنے حال پر ہے کہ اس سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اہل جنت کھائیں اور پئیں گے اور برائے لذت میوے کھائیں گے پھر ان کا کھانا پینا خوشبو ہو جائے گا کستوری کی خوشبو کے مانند اور اس کی مثال دنیا میں ماں پیٹ میں بچہ ہے کہ وہ پیشاب کرے اور نہ پاخانہ اے خدا ہمیں بھی بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پاک کے صدقے عطا فرما آمین والحمد للہ رب العالمین

بفضلہٖ تعالیٰ کتاب مستطاب دقائق الاخبار للامام ابوالحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ قرۃ الابصار اختتام کو پہنچا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

بِحُرْمَةِ رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ الْاَمِیْنِ ؁

تاریخ اختتام ۱۶، ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق یکم مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک

فقیر محمد محبت علی قادری

marfat.com

ترغیب الاذکار

المعروف بہ

فضائلِ ذکر

تصنیف

عبدِ مصطفےٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

از خدام سید السادات سند الصلحا پیر طریقت رہبر شریعت

سید اعجاز علی شاہ گیلانی

زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

ناشر:

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

marfat.com

مصنف کی دیگر تصانیف

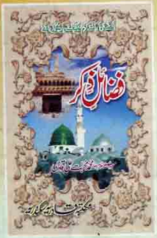

الکوکبۃ الشہابیۃ

غیر مقلد وہابیہ کے رد میں ایک مسکت تحریر

الدلائل القاطعۃ

غیر مقلدوں کی طرف سے اہل سنت پر اعتراضات کا علمی وتحقیقی محاسبہ

الریحانین

امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین کی مخالفت کا ثبوت

ملنے کا پتہ **مکتبہ قادریہ سکندریہ**

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور